تاریخ بارہ گانواں

و

مضافات

بہار شریف، ضلع نالندہ سے شیخپورہ، ضلع مونگیر تک کی
تاریخ ساز بستیوں کی ایک جھلک

ڈاکٹر مجیب الرحمٰن ایم، اے، پی، ایچ، ڈی
ڈبلو، بی، ای۔ ایس
پروفیسر کلکتہ یونیورسٹی

——— (★) ———

تاریخ ۱۲ بارہ گانواں

و

(مضافات)

بہار شریف، ضلع نالندہ سے شیخپورہ، ضلع مونگیر تک کی تاریخ ساز بستیوں کی ایک جھلک

ڈاکٹر مجیب الرحمٰن ایم اے، پی ایچ ڈی
ڈبلو، بی، ای، ایس
پروفیسر کلکتہ یونیورسٹی

مُصنِّف

فارسی اشعار میں تلمیحات (انگریزی) • تاریخ مدرسہ ایجوکیشن و مدرسہ عالیہ کلکتہ (انگریزی) • پرشین ریٹورک اینڈ پروسوڈی (انگریزی) • علم بیان و علم عروض (اردو) بہار اردو اکیڈیمی سے انعام یافتہ • موڈرن پرشین گرامر • موڈرن پرشین ریڈر، حصہ اول، دوم • موڈرن پرشین ٹرانسلیشن اوّل • نیو میتھڈ انگلش ٹرانسلیشن اول • نیو میتھڈ انگلش ٹرانسلیشن حصۂ دوم • نظام سلطنت ہند • گلزار مضامین اول • نئے مضامین حصہ اول، دوم وغیرہ

پبلشر

ڈاکٹر رفیق انور اینڈ برادرس

۴۲/B آئرن گیٹ روڈ کلکتہ ۲۴

سال اشاعت :- مئی ۱۹۷۸ء

قیمت :- دس روپے

★

کتابت
عبدالمجید صدیقی سنبھاروی
۱۳ تالتلہ بازار اسٹریٹ کلکتہ ۱۴

مطبوعہ
فوٹو آفسٹ پرنٹرس
۱۰/۳ تال بگان لین کلکتہ ۱۷

ملنے کا پتہ

انوار بک ڈپو۔ ۹۹/۱۸ رابندر اسرانی (لوئر چیت پور روڈ) کلکتہ ۱
نشاط اسٹور۔ ۳۳ فیرس لین کلکتہ ۷۳

پیش لفظ :- ڈاکٹر مجیب الرحمٰن صاحب کی زیر نظر تصنیف "تاریخ بارہ گانواں" ان کے اپنے سفر مواضعات، نالندہ و مونگیر کے تاثرات کا ایک مرقعہ ہے جس میں انہوں نے بہار شریف سے نعایت شیخپورہ، تمام اہم بستیوں کی بھرپور معلومات بہم پہونچانے کی کوشش کی ہے۔ علاوہ ازیں "نوع انسانی" اور "رشتہ ازدواج" کے موضوعات نے کتاب کو بیحد دلچسپ اور معلومات افزا بنا دیا ہے۔ ہر بستی کے بزرگان دین، بارہ گانواں و مضافات کی تاریخ میں اہم عنصر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کتاب کو بغور مطالعہ کرنے کا مجھے موقعہ ملا۔ میں پورے اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ تصنیف بہمہ جہت، اس جوار کے لوگوں کے لئے نیز وہ حضرات جو بزرگان دین کے سوانح حیات سے دلچسپی رکھتے ہیں دونوں کے واسطے نہایت مفید اور کارآمد ہے۔

ڈاکٹر موصوف ایک تجربہ کار اُستاد ہیں، متعدد کتابوں کے مصنف ہیں اور اپنے موضوع پر گہری نظر رکھتے ہیں ان کے تجربے اور قوت مشاہدہ نے کتاب کی افادیت بڑھادی ہے اردو میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی کتاب ہے جو مختصر ہوتے ہوئے بھی مفصل اور مبسوط ہے اور اشارتی اطلاعات کے باعث متنوع ہے، مجیب الرحمٰن صاحب نے اردو ادب کی ایک بڑی خدمت انجام دی ہے جس کے لئے وہ قابل ستائش ہیں۔ مجھے قوی امید ہے کہ یہ کتاب علمی و ادبی حلقوں میں مقبول و منظور ہوگی۔

سید حسن - ایم، اے۔ ڈی، لٹ (تہران)
سابق ڈائرکٹر انسٹی ٹیوٹ آف پوسٹ گریجوٹ اسٹڈیز
اینڈ ریسرچ (عربی و فارسی) پٹنہ
یونیورسٹی پروفیسر و صدر شعبۂ فارسی، پٹنہ یونیورسٹی

مورخہ ۲۰ر اپریل سنہ ۱۹۷۸ء

کتابیات

(۱) آئینہ سعیدی - حسن رضوی، سر بہدی، عظیم آبادی

(۲) اتھنولوجی آف بنگال ۱۸۷۲ - کرنل، ای، ٹی، ڈالٹن جسکے نام پر ڈالٹن گنج موسوم ہے - فوق کرامی سے (انہوں نے اتفاق رائے کیا ہے)

(۳) بہارستان سخن - مولوی امداد امام (کرائے بر سرائے) سید محمد ابراہیم سے متعلق اسمیں ذکر ہے -

(۴) بہار میں ابو العلائی فیضان - فقیر حسین الدین احمد منعمی ابو العلائی - قومی پریس پٹنہ - ابو العلائی سلسلہ کے بزرگوں کا تذکرہ ہے -

(۵) بیاض بہادر علی خاں (قلمی) بہادر علی خاں کا خود نوشتہ - جس سے علاقہ کی تاریخ پر روشنی پڑتی ہے

(۶) تاریخ حسن (فارسی) سید محمد جواد حسین گیا، آصفی پریس کانپور ۱۹۱۲ء جسمیں سید احمد جاجنیری کا تذکرہ ہے

(۷) تاریخ بارہ گانواں (۱۶ صفحہ کی) سید سلیمان ندوی، ملکوں کے متعلق کچھ باتیں درج ہیں -

(۸) تاریخ صوبہ بہار و اڑیسہ - سید اولاد حیدر فوق بلگرامی - جسمیں مرقوم ہے کہ سید ابراہیم نے محمد تغلق کے عہد میں جھارکھنڈ پر سنہ ۷۴۱ھ میں قبضہ کیا -

(۹) تاریخ ملک (۱۶ صفحہ کی) ملک امیر صفدر، وکیل جموئی - جس میں مذکور ہے کہ ملوک ترکی النسل ہیں

(۱۰) تاریخ ملک صوبہ بہار - ملک عبد الحلیم گیاوی حلیمی پریس کلکتہ، ملکوں کی تاریخ پر سیر حاصل بحث ہے

(۱۱) تاریخ رمضانپور (۱۶ صفحہ کی) عبد الغفور کوسند جسمیں موضع رمضانپور، کوسند کا مختصر ذکر ہے - یہ بھی لکھا ہے کہ جمال الدین افغانی نے مسلم انسٹی ٹیوٹ کلکتہ میں عوام سے خطاب کیا تھا اور عبد الغفور صاحب (مصنف) اس جلسہ میں موجود تھے -

(۱۲) تاریخ مگدھ - از فصیح الدین بلخی، انجمن ترقی اردو سنہ ۱۹۲۴ء

(۱۳) تاریخ سلسلہ فردوسیہ - معین الدین دردائی - جسمیں فردوسیہ سلسلہ کے صوفیائے کرام کا ذکر ہے۔

(۱۴) تحفہ بہار - حاجی مفتی محمد عبد المتین بہاری آزاد پریس پٹنہ جسمیں بہار شریف کے نو اولیا کا ذکر ہے -

(۱۵) حیات و شاعری حکیم سید عبد الحی ہاتف - مقالہ تحقیقی پروفیسر رفعت آرا بیگم رانچی اسمیں ہاتف کا شجرہ ہے

(۱۶) ریاض النعیم - ملک محمد نعیم جہاں آبادی گیاوی - اسمیں ملک بیو کے بڑے لڑکے ملک داؤد کا نسب نامہ درج ہے -

(۱۷) شجرہ۔ سجادہ نشین ظفرآباد، جونپور۔ اس میں صدر الدین چراغ ہند ظفرآبادی کا ذکر ہے ان کی پہلی شادی لال بی بی سے، دوسری بی بی منہیا بنت ملک بیّو سے ہوئی تھی۔

(۱۸) شجرہ اول۔ مرتبہ شاہ نصیر الدین احمد اسمٰعیل شاہ امین الدین پھلنوی کا نسب نامہ ہے۔

(۱۹) شجرہ (دوم) مرتبہ شاہ محمد جنید شیعبی۔ اس میں نسب نامہ اہالیان پچنہ ہے۔

(۲۰) فرمان شاہی جہانگیر۔ بنام چودھری ملک بہار۔ بابت جاگیر پرگنہ راجگیر (نالندہ)

(۲۱) فرمان شاہی عالمگیر بادشاہ دہلی۔ بنام سید مرتضیٰ ولد سید مصطفےٰ جو ملک بیّو کے خاندان کے تھے چالیس بیگہ چک بستہ جاگیر نز د موضع بھربھوا (جہان آباد) ان کو دیگئی تھی۔

(۲۲) فرمان شاہی محمد شاہ بادشاہ دہلی۔ بنام ملا محمد نواز ابن ملک بدر السّلام جو ملک بیّو کے نواسوں میں تھے۔

(۲۳) مناقب الاصفیا۔ حضرت شیخ شعیب بن جلال شیخپوردی یہ مخدوم الملک بہاریؒ کے حالات کا اولین معتبر مآخذ ہے۔

(۲۴) مناقب شعیب۔ عبدالواسع صدیقی فردوسی۔ (اس میں حضرت شعیب شیخپوروی ؒ کے مفصل حالات ہیں۔

(۲۵) نسب نامہ سادات و ملوک دیسنہ مرتبہ سید نجم الہدیٰ ندوی دیسنوی۔ اس میں دیسنہ کے سادات و ملوک کا مکمل نسب نامہ ہے۔ طبع اعظم گڈھ ۱۹۶۰ء

(۲۶) نسب نامہ۔ مرتبہ مولانا شاہ ظہور الحق (۱۲۸۳ھ) اس میں خلفائے عرب و اسلام کا تذکرہ، تاریخ و نسب سب مذکور ہے۔

(۲۷) گنج ارشدی (قلمی) حضرت شاہ ارشد جونپوری (ملفوظات) اس میں ملک بیّو کی اولاد اور مزار کا ذکر ہے۔

(۲۸) ولی گجراتی۔ ظہیر الدین علوی۔ دہلی یونیورسٹی۔ اس میں مہوئی کی درگاہ کے بزرگ شیخ شہاب الدین گجراتی کے حالات ہیں۔

فہرست

غلام ہمت آن ناظرین با کرمم ★ کہ یک تواب بہ بینند وصد خطا پوشند

۷۸۶
اَلسَّعیُ مِنّی وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللہِ

رہتا قلم سے نام قیامت تلک ہے ذوقؔ   اولاد سے تو بس یہی دو پشت چار پشت

تمہید

خاندانی اعزاز، اعلیٰ نسبتی اور شرافت نسلی کوئی طرۂ امتیاز نہیں۔ فخر و مباہات فرومایہ کے سرمایہ ہیں۔ اعلیٰ وہ ہیں جن کے کردار اعلیٰ ہیں۔ بڑے وہ ہیں، جو اخلاق کے بڑے ہیں۔ لیکن خاندانی وقار اور شرافت کا حال جاننا، اسلاف کے حالات سے واقفیت حاصل کرنا ہے۔ شادی بیاہ کے تعلقات، صلۂ رحمی کے نیک احساس کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ حسب و نسب کی تاریخ ہماری تہذیب اور ثقافت کا ایک اہم عنصر ہے۔ ہر شخص اعلیٰ اخلاق و اعلیٰ کردار کا حامل بننا چاہتا ہے۔ لیکن اعلیٰ بننے کے لیے جو شرائط و لوازم ہیں اس سے فرار چاہتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ صحت مند ماحول پیدا کرے۔ صحتمند ماحول کے لئے بھی چند لاحقے ہیں۔ پیسہ چاہیئے، علم چاہیئے، اچھی غذا، صاف پوشاک، صاف ستھرا مکان، اچھا ماحول، اور اچھی سوسائٹی۔ ظاہر ہے کہ ایسے ماحول میں جو بچے پرورش پائیں گے وہ شریف اور اعلیٰ اخلاق کے مالک ہوں گے۔ ہر ماں کی آغوش اچھی سوسائٹی کا گہوارہ بن جائے گی۔ والدین اگر موافق اور یکساں ماحول کے پروردہ ہیں تو ان کی اولاد کے مزاج میں بھی ہم آہنگی طبع ہوگی۔ لوگ صالح مزاج اور بلند کردار ہوں گے۔ نسلاً وہ کسی برادری سے تعلق رکھتے ہوں یہ قانون فطرت ہے اور قانون فطرت کا دائرہ نہ کہیں محدود، اور نہ کسی کے لئے مخصوص ہے۔

اللہ کے سامنے ہر انسان برابر ہے۔ سب حضرت آدم کی اولاد ہیں۔ زمین و

آسمان، سورج چاند، دھوپ ہوا قدرت کی طرف سے عام عطیہ ہے، سر، دھڑ، دماغ عقل، فہم و ادراک، اور ذہن و فطن کے خزانے ہر فرد بشر کو عطا ہوئے ہیں۔ یہ ہمارا کام ہے کہ اس سے کام لیں یا معطل چھوڑ دیں۔ جیسے کاشتکار کی زمین۔ اگر محنت کرے تو یہ کشت زعفران ہو جائے اور بیکار چھوڑ دے تو شورے پھوٹنے لگیں۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی صلاحیتوں سے کام لیں۔ غیر محدود قدرتی وسائل ہماری نظروں کے سامنے ہیں۔ اس کو بروئے کار لائیں اور اپنی اولاد، اپنے ہمسایہ، اپنے گاؤں اور اپنے جوار کے مستقبل کو زیادہ شاندار اور مثبت اقدار کا حامل بنانے کی حتی الوسع کوشش کریں۔ نسبی برتری اور نسلی اقدار، دل و دماغ کی غیر ضروری ورزش ہے، سماجی عدم مساوات اور مذہبی مساوات کے مابین فرق ہے۔ وہ دن دور نہیں جب دنیا ایک سماج اور ایک مذہب کی اہمیت محسوس کرے گی۔ اور وہ دن تاریخ کا زرین دن ہوگا۔

ہم آج کی گفتگو کر رہے ہیں اور آئندہ کی بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن کل جو گذر گیا اس کی لکیریں ہمارے لئے نشان راہ ہیں۔ ایک زمانہ تھا جبکہ "سادات کا بارہ گانواں" "ملکوں کا بارہ گانواں" اور "شیخوں کا بارہ گانواں" مشہور تھا۔ یہ بارہ گانواں مختلف ضلعوں اور دور دراز بستیوں پر مشتمل تھا۔ مرور زمانہ کے ساتھ چند ہی لوگ ہوں گے جو ان گاؤں کے گردپنگ " کی نشاندہی کر سکیں شہروں کی تاریخیں لکھی گیئں۔ گزٹ مرتب کرنے والے قصبات تک آئے اور وہیں سے کچہری کے ریکارڈ کو ذخیرہ معلومات قرار دیتے ہوئے نوٹ لے کر چلے گئے۔ کوئی ایسی کتاب جو گاؤں کے غریب باشیوں پر روشنی ڈال سکے مفقود ہے۔

کتاب زیر نظر میں کوشش کی گئی ہے کہ بہار شریف سے "سارے" اور یہاں سے ایک طرف مہوئی ہوتے ہوئے اگانواں تک اور دوسری طرف سارے سے گیلانی اور وہاں سے طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے بازید پور، شیخپورہ، بچینہ، چکندرہ

وغیرہ کا مختصر جائزہ لیتے ہوئے اس "جوار" کی ایک جھلک لوگوں کے سامنے آجائے۔ یہ کوشش نقش اول کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ ایک خاکہ ہے۔ نئے فنکار اہل قلم اس میں مزید رنگ بھریں گے۔ ضرورت ہے کہ دیہی ترقیاتی منصوبہ پر زیادہ توجہ دی جائے۔ اور خود دیہات کے لوگ اپنی ضروریات کو حکام کے گوش گذار کرائیں۔ اور اخبار کو وسیلہ اظہار بنائیں۔

خدا کا شکر ہے بعض علاقہ میں سڑکوں کی حالت سدھری ہے۔ بس ٹیکسی اور لاریاں چلنے لگی ہیں۔ بجلی کی لائن بھی گاؤں تک جا چکی ہے۔ چھوٹی موٹی مشین کے کارخانے، آٹا کل، تیل کل اور دھان کاٹنے کوٹنے کی مشین بھی چلنے لگی ہیں۔ مگر ابھی بہت کچھ اور باقی ہے۔ آمد ورفت کی سہولت ہی کے باعث راقم الحروف نے گذشتہ دسمبر میں کئی بستیوں کا دورہ کیا۔ دلسنہ گیا، وہاں مختار النبی صاحب نے ازراہ نوازش تعاون کیا، معلومات فراہم کئے۔ جانا میں مولوی دولار محمد صاحب نے مفید باتیں بتائیں۔ گیلانی کے مولوی مکارم احسن صاحب اور ظفیر الحسن صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس، پی سے معلومات فراہم ہوئے۔ میر غیاث چک میں عبدالسلام صاحب اور پروفیسر ابونصر غزالی نے واقعات پر روشنی ڈالی۔ ہرگانواں کے متعلق عبداللہ صاحب A.D.M ریٹائرڈ سے مختصر معلومات حاصل ہوئے۔ رمضان پور کے حالات عزیزی محمد عذیر رضا مہونی کے ذریعہ دستیاب ہوئے جنہوں نے گوریگمہ کے حاجی مقبول احمد صاحب سے دریافت کرکے مجھے مطلع کیا۔ عزیزی عذیر اس سفر میں ہمارے برابر ساتھ رہے، اور بڑے خلوص اور انہماک سے کام کئے۔ کوننذ کا حال حکیم مولوی محمد ایوب اور ڈاکٹر فضل الرحمن سے معلوم ہوا (دونوں ویاؤں میں مقیم ہیں) قیصں پور کی ابتدائی تاریخ مولوی عبدالقدوس صاحب نے بیان کی۔ چکدین کے بارے میں ماسٹر عبدالرقیب صاحب نے روشنی ڈالی، ڈومرانواں کے حالات مولوی ممتاز کریم صاحب اور سید حسین احمد صاحب

سرپنچ نے بتائے ۔ چردانواں کی روئداد ڈاکٹر برق کے بیان کے مطابق ہے، کوئری بگہ
کے حالات ابوالکلام صاحب اور فضل الرحمن صاحب سے معلوم ہوئے ۔ دیاؤ کے
راوی امیر حسن صاحب ہیں ۔ اگانواں کی تاریخ ڈاکٹر ہاشمی، سید امین الحق صاحب
اور پروفیسر محمد امین صاحب نے فراہم کی، سیخنورہ اور بہار شریف کے بارے میں
متعدد کتابوں سے مواد جمع کئے گئے ہیں ۔ بازید پور کے متعلق مسٹر محمد ہاشم صاحب اور
بچنہ وغیرہ کے حالات پروفیسر شاہ مقبول احمد شعیبی صاحب کے مرہون منت ہیں ۔ ہم
ان تمام حضرات کے بے حد ممنون ہیں ۔

معذرت :- اس کتاب میں ہر بستی کے افراد کے شجرے بھی ہیں ۔ شجروں
کا مرتب کرنا ایک کٹھن کام ہے ۔ اس میں خاندان اور ناموں سے بحث کرنا پڑتی ہے ۔
ازدواجی رشتوں کا پتہ لگانا اور نسلی رشتوں کا سلسلہ ملانا، جوئے شیر لانے سے کم
نہیں ہے ۔ حتی الوسع کوشش کی گئی ہے کہ خاندانی شجرہ صحیح ناموں اور رشتوں کے
ساتھ ضبط قلم ہو ۔ پھر بھی از راہ بشریت ہو سکتا ہے کہیں غلطی سرزد ہو گئی ہو ۔ امید
ہے کہ اہل نظر اسے غیر ارادی سہو پر محمول کرتے ہوئے معاف فرمائیں گے ۔ اور خود
درست کر لیں گے ۔

ناچیز
مجیب الرحمٰن
یکم مارچ ۱۹۷۸ء

بہار شریف

نام نیک رفتگان ضائع مکن ۔ تا بماند نام نیکت برقرار

راجگیر سے اُترا در بختیار پور سے دکھن جانب، تقریباً ان دونوں کے بیچ میں بہار شریف واقع ہے ۔ بہار ایک قدیم اور تاریخی شہر ہے ۔ یہ مسلم عہد میں صوبہ بہار کا پہلا دارالخلافہ تھا ۔ بختیار خلجی سے شیر شاہ سوری تک اسے صوبہ کے صدر مقام کی حیثیت حاصل رہی ۔ اس کے بعد شیر شاہ نے پٹنہ شہر جب آباد کیا اور وہاں ایک قلعہ ۵ لاکھ کے خرچ سے تعمیر کرایا تو ۱۵۴۱ء میں دارالخلافہ بہار شریف سے پٹنہ منتقل ہو گیا ۔ تقریباً چار سو سال تک بہار شریف ہی صوبہ بہار کا دارالسلطنت رہا ۔

۱۶۹۷ء میں اورنگ زیب نے اپنے پوتے شاہزادہ عظیم الشان کو بہار کا گورنر مقرر کیا ۔ اس نے پٹنہ کا نام عظیم آباد رکھا ۔ (ملاحظہ ہو تاریخ مگدھ اور اسٹیٹ آف بہار انگریزی)

مخدوم الملک حضرت شرف الدین احمد بہاریؒ

بہار شہر کو جو شرف حاصل ہے وہ دراصل مخدوم شرف الدین احمد یحییٰ منیری کی ذات بابرکات کے باعث ہے ۔ حیات ثبات کے مؤلف کے مطابق مخدوم الملک کی پیدائش منیر شریف میں ۲۹ر شعبان ۶۶۱ھ اور وفات ۵ر شوال (عید) ۷۸۲ھ شب پنجشنبہ عشا کے وقت بہار خانقاہ میں ہوئی ۔ پیدائش کے وقت دہلی کا بادشاہ ناصر الدین محمود تھا ۔ اور وفات کے وقت سلطان فیروز شاہ تغلق کا زمانہ تھا، آپ کا پدری سلسلہ عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف تک اور مادری سلسلۂ نسب حضرت علی ابن ابی طالب تک جا پہونچتا ہے ۔ آپ کے والد محترم یحییٰ منیری اور والدہ بی بی رضیہ بنت

سید شیخ شہاب الدین سہروردی پیر جگجوت (درگاہ جھوٹلی)، اور پردادا حضرت امام محمد تاج فقیہ تھے (شجرہ کے تحت شجرہ ملاحظہ ہو) آپ کی ابتدائی تعلیم گھر ہی پر ہوئی۔ علوم دینی کی تکمیل علامہ اشرف الدین ابو توامہ بخاری سے کی۔ ابو توامہ علوم ظاہری و باطنی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ غیاث الدین بلبن (A.D. ۱۲۸۱ - ۱۲۲۸ء) کے عہد میں یہ بخارا سے دہلی اور وہاں سے سنارگاؤں (ڈھاکہ) کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں منیر شریف میں مقیم ہوئے۔ چند روز کے دوران قیام میں مخدوم الملک ان کے ایسے گرویدہ ہوئے کہ والدین سے اجازت لے کر سنارگاؤں چلے گئے۔ یہ واقعہ ۶۶۸ھ مطابق ۱۲۷۰ء کا ہے۔ مخدوم الملک وہاں ۲۲ سال تک رہے (خوان پر نعمت میں مخدوم الملک نے خود ذکر کیا ہے۔ مطبوعہ احمدی پریس)۔ ابو توامہ نے اپنے ہونہار شاگرد کے درخشاں مستقبل کو دیکھتے ہوئے اپنی لڑکی بی بی بہو بادام کو ان کی زوجیت میں دیدیا۔ مخدوم الملک سنارگاؤں ہی میں تھے کہ والد محترم مخدوم یحییٰ (۶۹۰ - ۵۷۰) کے وصال کی خبر ملی۔ اپنے خورد سال بچے مخدوم ذکی الدین[1] کو لے کر منیر شریف کے لئے روانہ ہو گئے۔ کچھ ہی دنوں کے بعد عشق الہیٰ کی آگ دل میں بھڑکی اس وقت عمر شریف ۲۹ سال تھی مخدوم ذکی کو اپنی والدہ ماجدہ کی گود میں دے کر طلب الہیٰ کے لئے باہر جانے کی اجازت

---

[1] مخدوم ذکی الدین کا مزار مغربی بنگال کے ضلع بیر بھوم میں ہے۔ انکی شادی حضرت سید حسن کی صاحبزادی سے ہوئی جن سے صرف بی بی بارکہ پیدا ہوئیں۔ میاں بیوی دونوں کا مزار موضع شکر ڈیہہ (سیوڑھی - بیر بھوم) میں ہے۔ جو اب مخدوم نگر کہلاتا ہے۔ بی بی بارکہ ماں کی وفات کے وقت محض شیر خوار تھیں۔ مخدوم الملک کی والدہ (بڑی بوا) نے پرورش و تربیت کی اور انکی شادی وجیہہ الدین ابن علاء الدین جیوڑی سے ہوئی جو خواجہ نجیب الدین کے بھانجے تھے۔ مخدوم الملک کی دو لڑکیاں بھی تھیں (۱) بی بی فاطمہ: شادی شاہ خلیل الدین (مخدوم صاحب کے منجھلے بھائی) کے لڑکے مخدوم

حاشیہ باقی صفحہ پر

طلب کی ۔ آپکی والدہ بی بی رضیہ نے جو خود ولیہ کاملہ تھیں بخوشی لڑکے کو خدا حافظ کہا۔ مخدوم الملک اپنے بڑے بھائی شیخ جلیل الدین کے ہمراہ دہلی پہونچے۔ حضرت نظام الدین اولیا سے ملے اور ارادت و ارشاد کے خواہاں ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ شیخ نجیب الدین فردوسی کے پاس جاؤ۔ تمہاری ارادت ان ہی سے مقدر ہو چکی ہے۔ ۶۹۱ھ میں جب نجیب الدین سے ملے تو نظر پڑتے ہی ان پر دہشت طاری ہوئی اور پسینے چھوٹنے لگے۔ اُنہوں نے کہا۔" درویش آؤ۔ برسوں سے انتظار کر رہا ہوں تاکہ تمہاری امانت تمہارے سپرد کر دوں۔" فوراً بیعت لی، نصیحتیں فرمائیں اور کہا کہ اپنے وطن جاؤ، تمہاری تعلیم بارگاہ نبوی سے ہوگی۔ اپنے کام میں مشغول ہو جاؤ۔ راستہ میں کوئی بُری خبر اگر سنو تو ہرگز واپس نہ ہونا۔ اتفاق کہ دو ہی منزل کے بعد مرشد کے وصال کی خبر ملی۔ واپس ہونے کی ممانعت تھی۔ بہار کی طرف بڑھتے گئے۔ بیہیا کے جنگل (آرہ ضلع شاہ آباد) کے پاس جذب کی کیفیت طاری ہوئی، گریباں چاک کر کے اسی جنگل میں گم ہو گئے۔ مخدوم جلیل نے بہت تلاش کیا مگر ناکام گھر آکر سارا واقعہ ماں سے بیان کیا۔ ان کو افسوس تو بہت ہوا مگر راضی برضا ہو کر صبر کر لیا۔ مخدوم شعیب فردوسی جو چچا زاد بھائی تھے اپنی کتاب مناقب الاصفیا میں فرماتے ہیں کہ ایک روز جبکہ بارش و طوفان کا زور تھا۔ شفقت مادری سے مجبور، مخدوم الملک کی والدہ ان کو یاد کر کے رونے لگیں کہ ایسی بارش میں میرا لال اس سنسان جنگل میں معلوم کس طرح ہوگا۔ خدا کی شان معاً مخدوم الملک صحن میں نمودار ہوئے۔ ماں فرط مسرت سے چیخ اٹھیں۔ پھر بولیں بیٹا

مخدوم اشرف سے ہوئی (۲) بی بی زہرہ کی شادی شاہ قمر الدین ولد میر شمس الدین ماژندرانی سے ہوئی۔ سبھوں کے مزارات منیر شریف میں ہے۔

اندر چلے آؤ، پانی میں کیوں بھیگ رہے ہو۔ بولے "حضرت امی جان میں تو آپ کی یاد بر آگیا۔ پانی کے چھینٹے مجھ سے دور ہیں۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ جو اللہ کا ہو جاتا ہے۔ اس پر اللہ ہر طرح سے مہربان ہوتا ہے۔ جنگل پہاڑ جہاں بھی ہونگا ہر طرح محفوظ اور آرام سے رہوں گا، میری نسبت آپ کبھی تردّد نہ فرمائیں۔"

کچھ روز گھر پر رہے پھر راجگیر کے جنگل میں ریاضت و مجاہدہ میں مشغول ہو گئے۔ پہاڑ اور جنگل میں چالیس سال ریاضت کرتے رہے جس میں ۱۲ برس "بیہیا" میں عبادت بھی شامل ہے۔ جب راجگیر کے جنگل میں قیام کی خبر مشہور ہوئی تو بہت سے معتقدین اس طرف آنے لگے۔ مولانا نظام الدین مدنی جو خدا رسیدہ بزرگ اور سلطان الاولیا کے خلیفہ تھے۔ یہ بھی آپ کی تلاش میں راجگیر کا چکر لگانے لگے۔ ساتھ میں اور بھی شیدائیان مخدوم الملک ہوتے۔ ان کی وارفتگی اور محبت کو دیکھتے ہوئے مخدوم الملک ہفتہ میں ایک بار بہار شریف آنے پر راضی ہو گئے ہر جمعہ کو آتے۔ جامع مسجد بہار میں نماز پڑھتے، وعظ و نصیحت فرماتے پھر جنگل کی طرف چلے جاتے۔ کچھ دنوں بعد مولانا نظام الدین نے ایک جھونپڑی قائم کر دی جہاں بیٹھ کر مخدوم الملک ہر ہفتہ کچھ نصیحتیں فرماتے۔ کبھی ایک دو روز ٹھہر بھی جاتے۔ علمی مذاکرے ہوتے۔ چند احباب کے ساتھ مل کر مولانا نظام الدین نے اس جھونپڑی کو مکان کی شکل میں تبدیل کر دیا اور منت سماجت کر کے مخدوم الملک کو مستقل طور پر رہنے کے لئے راضی کر لیا۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں پر موجودہ خانقاہ معظم ہے۔ عبادت و ریاضت کے ساتھ تبلیغ اسلام اور رشد و ہدایت کا ایسا چشمہ یہاں ابل پڑا کہ سارا علاقہ بارہ گاؤں اور مضافات اس کے آبشار اور پھوار سے سیراب اور سرسبز ہو گیا۔ دور دراز سے لوگ بہار شریف آنے جانے لگے ساری خلقت امنڈ پڑی۔ آپ کے کمال و مقبولیت کا شہرہ ایوان سلطانی میں

گونجنے لگا۔ سلطان محمد تغلق نے دہلی سے اپنے مقطع بہار (گورنر بہار) مجدالملک کو فرمان بھیجا کہ مخدوم الملک شرف الدین بہاری کے لئے پختہ خانقاہ بنوادیں۔ اور اخراجات خانقاہ کے لئے پرگنہ راجگیر نذر کیا جائے۔ دلجوئی کی خاطر مخدوم صاحب نے قبول تو کر لیا لیکن جب فیروز تغلق تخت نشیں ہوا تو دہلی جاکر جاگیرداری کے دستاویز کو افسوس کے ساتھ کہ "دہ داری" ہم فقیروں کی روش کے خلاف ہے۔" واپس کر دیا۔ آتے وقت بادشاہ نے کچھ رقم خرچ سفر کے لئے پیش کی۔ وہاں پر قبول تو کر لی لیکن باہر نکلتے ہی مسکینوں اور غریبوں میں کھڑے کھڑے تقسیم کر دی۔ خالی ہاتھ درویشی صفت سے بہار کو واپس ہوئے اور خانقاہ کے اندر تحریر و تقریر، درس و تدریس کے ذریعہ تقریباً ۶۰ سال تک اللہ کے بندوں کی خدمت کرتے رہے۔

سید شاہ نجم الدین فردوسی سے "حیات ثبات" میں منقول ہے کہ ایک بار سلطان فیروز تغلق خود بہار شریف پہنچا۔ مخدوم الملک سے ملاقات کو بڑی درگاہ (خانقاہ معظم) گیا۔ مخدوم صاحب نے خیر مقدم کیا۔ پذیرائی کے بعد آگے چلنے کو کہا۔ فیروز تغلق نے کہا ؎

در پیش روم طریق حاجب + در پس بروم چنیں است واجب

مخدوم صاحب نے فوراً جواب دیا ؎

گر پیش روی چراغ راہی + در پس روی جہاں پناہی

یہ کہا اور ان کو آگے بڑھا دیا۔

مناقب الاصفیا کے مطابق مخدوم صاحب کے مریدوں کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ اگر آپ چاہتے تو ہزاروں کرامتیں روزانہ مظاہرہ کر سکتے اس لئے کہ ریاضت و مجاہدہ کے باعث علم و فضل ربانی کے اس درجہ پر آپ پہنچ چکے تھے۔ جہاں سے خوارق

کرامات اور معجزوں کے سوتے بہتے ہیں۔ پھر بھی متعدد کرامات ظہور میں آہی جاتے تھے۔ آپ کے زمانہ میں ایک اور بزرگ مخدوم احمد چرمپوش تھے۔ یہ بڑے جلالی تھے ان کا مزار محلہ انبیر میں ہے۔

شیخ عز کاکوی اور احمد بہاری، ہر وقت جذب کے عالم میں رہتے تھے۔ مخدوم الملک سے ان دونوں کو بڑی عقیدت تھی۔ یہ دونوں دہلی پہونچے اور توحید کے راز سربستہ کو اس طرح عریاں طور پر بیان کیا کہ فیروز تغلق کے حکم سے دونوں قتل کر دیئے گئے۔ مخدوم صاحب کو بہت افسوس ہوا۔ زبان سے نکل گیا۔ "جس شہر میں خدا رسیدہ بزرگوں کا قتل ہو اس کا آباد رہنا مشکل ہے۔" فیروز تغلق کے زمانہ سے دہلی کی بربادی شروع ہوئی اور اس طرح مخدوم صاحب کا قول سچا ثابت ہوا۔ حاشیہ بردار خوشامدیوں نے مخدوم صاحب کا جملہ فیروز تغلق کو جا پہنچایا بڑا اخفا ہوا۔ مقطع بہار کو لکھا کہ مخدوم صاحب کو دہلی بھیجو۔ یہ خبر جب بہار پہنچی عقیدتمندان بہت پریشان ہوئے۔ مخدوم صاحب کو کشف کے ذریعہ معلوم ہوا کہ شاہی فرمان منسوخ ہو چکا ہے۔ اپنے جاں نثاروں سے کہا کہ سید جلال الدین بخاری کی مہربانی سے وہ حکم منسوخ ہو چکا ہے آپ لوگ مضطرب نہ ہوں۔

واقعہ یوں ہوا کہ سلطان فیروز تغلق سید جلال کا معتقد تھا۔ ان کا خادم کچھ تبرک لے کر سلطان کے دربار میں پہونچا تو سلطان نے پوچھا کہ حضور مرشد بہت دنوں سے یہاں نہیں آئے کیا بات ہے۔ میں ان کا مشتاق ملاقات ہوں۔ خادم نے جواب دیا کہ ابھی حال میں بہار کے مخدوم صاحب کا ایک خط بنام سید جلال آیا ہے اس کے بعد حضور اعتکاف میں بیٹھ گئے ہیں۔ کسی سے ملتے نہیں ہیں۔ جب فیروز تغلق کو مخدوم صاحب کی اس بلند مقامی کا علم ہوا کہ طلبی کا خط تعیل ہونے سے پہلے ان کو اس کے متن سے واقفیت ہو گئی، تو بہت پریشان ہوا۔ پشیمان ہو کر

دوسرا فرمان بھیجا کہ پہلا حکم منسوخ سمجھا جائے اور اگر پہنچ گیا ہو تو کالعدم قرار دیا جائے۔
مخدوم الملک اور مخدوم سید جلال الدین بخاری کے درمیان جو مراسم تھے وہ اس ایک جملہ سے سمجھ لیں کہ مخدوم جلال اکثر بہار کی طرف منہ کرکے سینہ ملتے اور کہتے کہ "عشق و محبت کی بو بہار سے آتی ہے۔"

مولانا مظفر بلخی جب پہلے پہل مخدوم صاحب سے ملے تو علم و فضل کے نشہ میں چور، مساویانہ انداز میں مناظرہ کرنے لگے۔ دو چار روز کی صحبت ہی میں ان کی برتری کا قلعہ منہدم ہوگیا۔ پھر تو وہ مخدوم صاحب کے ایسے گرویدہ ہوئے کہ زندگی بھر فخر کرتے رہے۔ مولانا زین بدر عربی، زندگی کے شروع میں کثرت شراب کے عادی تھے۔ ایک دن نشہ میں دھت اپنی ماں کے پاس گئے اور کچھ روپے مانگے۔ ماں نے کہا "بیٹا! تمہارا کمایا ہوا کچھ جمع ہے تو لے جاؤ۔" شرمندہ ہوکر پلٹے اور مخدوم صاحب کے یہاں گئے۔ اس وقت وہ جائے نماز پر بیٹھے ہوئے تھے۔ زین بدر کی طرف دیکھا اور کہا ادھر آؤ، جس مقصد سے آئے ہو مجھے معلوم ہے پھر جائے نماز کا ایک کونا اٹھایا اور کہا دو مٹھی بھر کر روپئے لے لو۔ زین بدر عربی کا کہنا ہے کہ جائے نماز کے نیچے بیشمار خزانہ نظر آیا۔ دو مٹھی روپیہ لے کر ماں کے پاس گئے اور پورا واقعہ بیان کیا۔ والدہ نے کہا "بیٹا! ایسے خدا رسیدہ بزرگ سے، خدا کے دشمن کا دست سوال دراز کرنا کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا۔" والدہ کی یہ بات تیر کی طرح دل کو لگی۔ اب انکی دنیا بدل چکی تھی۔ ہاتھ کی نقدی غریبوں میں تقسیم کردی۔ تائب ہوکر مخدوم صاحب کے پاس پہونچے۔ تعلیم و تربیت، رشد و ہدایت کے بعد اللہ والوں میں ہوگئے۔ یہی زین بدر عربی ہیں جو مخدوم صاحب کے خاص مریدوں میں سے تھے اور سارے ملفوظات کو احتیاط سے جمع کرنے کا فخر ان ہی کو حاصل ہے۔

مخدوم صاحب؛ مخلوق الہٰی کی خدمت کو عبادت سمجھتے تھے۔ اسلئے آپ کی

ساری توجہ حق العباد کی ادائے گی اور فیض رسانی کی طرف رہی۔ بزم صوفیا مؤلفہ صباح عبد الرحمٰن میں منقول ہے۔ ملک خضر کو ایک خط میں مخدوم صاحب یوں تلقین فرماتے ہیں:۔

"اس تاریک دنیا میں قلم، زبان، مال اور جاہ سے جہاں تک ممکن ہو محتاجوں کو راحت پہنچاؤ۔ صوم وصلوٰۃ و نوافل اپنی جگہ پر اچھی ضرور ہیں لیکن دلوں کو راحت پہنچانے سے زیادہ سودمند نہیں۔ آپ کے نزدیک شریعت اور طریقت یکساں وزن رکھتے تھے۔ شریعت مذہبی قوانین اور رسومات ہیں۔ طریقت علم دین جسے تصوف کہتے ہیں۔ اسلئے آپ کا قول تھا۔

"باخدا دیوانہ باش وبا شریعت، ہوشیار"۔

ہم عصر بزرگان دین اور علمار کی طرح آپ عبا، جبہ وغیرہ نہیں پہنتے تھے۔ آپ کا لباس مرزئی، کرتہ، تہہ بند، اور چادر تھا۔ سر پر صندلی رنگ کا عمامہ ہوتا۔ سعدی کے اس شعر کے آپ بالکل مرقعہ تھے۔

دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقعہ   خود را ز عملہائے نکوہیدہ بری دار

حاجت بہ کلاہی برکی داشتنت نیست   درویش صفت باش کلاہ تتری دار

غذا میں عموماً خشک روٹی، خشک چاول یا خشک کھچڑی کھایا کرتے تھے سماع (قوالی) کو جائز۔ اور معرفت کے لئے ضروری سمجھتے تھے۔ لیکن اس کے لئے تین شرطیں تھیں (۱) مکان یعنی سماع کی جگہ پاکیزہ، کشادہ، روشن اور مشائخ کی جگہ ہو (۲) اخوان یعنی سماع میں شریک ہونے والے درویش یا ان کے دوست ہوں یا اہل تمیز صحبت یافتہ افراد۔ (۳) زماں یعنی سماع کے وقت دل تمام چیزوں سے پاک ہو۔ آداب سماع کی پابندی یہ ہے کہ شریک ہونیوالے باوضو ہوں، سب دو زانو بیٹھیں، ادھر ادھر نہ دیکھیں۔ آپس میں گفتگو نہ کریں

خوش گوئی کی داد نہ دیں۔ سر کو جھکائے رکھیں، جنبش نہ دیں، مکرر پڑھنے کی فرمائش نہ کریں۔ (مکتوبات سہ صدی)

بہارشنبہ ۵ شوال صبح کی نماز کے بعد ہی سے آپ کا سفر آخرت شروع ہوا۔ ۶ شوال جمعرات کی رات ۷۸۲ھ عشا کی نماز کے وقت داعی اجل کو لبیک کہا۔

شرفا گورڈرا ون نس اندھیاری رات ۔۔ واں نہ پوچھے کوئی تمہاری جات
جی مگن میں ہے کہ آئی ہیں سہانی رتیاں ۔۔ جنکے کارن تھے بہت دن سے بنائی گتیاں

مخدوم صاحب کا مزار بہار شریف محلہ بڑی درگاہ میں ہے اونچی قبر آپ کی اور اس کے پچھم پست قبر آپ کی والدہ ماجدہ کی ہے۔ آپ کے جنازہ کی نماز مخدوم سید سلطان اشرف جہانگیر سمنانی نے پڑھائی تھی جو کچھوچھہ شریف میں آرام فرما ہیں مخدوم صاحب کا عرس ہر سال ۳۔ ۸ شوال تک عید کی طرح بہت دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ ۵ شوال کو ہر سرکاری محکمہ سے مزار مبارک پہ چادریں چڑھائی جاتی ہیں۔

حضرت مخدوم سیّد احمد چرمپوشؒ:۔

تیغ برہنہ بہار کے مشہور اور بڑے مشائخین میں سے ہیں۔ حضرت امام حسینؓ شہید کربلا کی اولاد سے ہیں۔ بڑے جلالی بزرگ ہیں۔ بیعت سہروردیہ سلسلہ سے ہے۔ مخدوم صاحب کے خلیرے بھائی ہیں۔ چار سال ان سے بڑے تھے۔ آپکی پیدائش ہمدان (ایران) میں ۶۵۷ھ میں ہوئی تھی۔ والد کا نام سید سلطان محمد موسیٰ کاظم ہمدانی ولد سید سلطان شارک ہمدانی تھا۔ آپ کے والد بزرگوار شہر ہمدان کے سلطان تھے۔ سلطنت چھوڑ کر فقیری اختیار کی۔ اس کے بعد حضرت چرمپوشؒ کچھ دن ہمدان کے بادشاہ رہے۔ لیکن اللہ کے متوالوں کو قرار کہاں؟ تخت و تاج چھوڑ کر شہر ملتان چلے آئے۔ حضرت مولانا علاء الدین علاء الحق سہروردیؒ جو ان کے پیر تھے

ان کے اشارہ پر لہاسہ (تبت) تشریف لے گئے۔ آپ کے کمالات وکرامات سے متاثر ہوکر وہاں کا راجہ اور دیگر تمام لوگ مسلمان ہوگئے۔ اس کے بعد آپ چھپرہ ضلع کے سیوان سب ڈویژن تشریف لائے۔ یہاں ایک بزرگ حضرت حسن پیارے مدت سے مشتاق دیدار تھے۔ آتے ہی حضرت چرم پوش کے مرید ہوگئے۔ حضرت حسن پیارے کے پاس اس دنبہ کا چمڑا موجود تھا جو حضرت اسمٰعیلؑ کی جگہ قربان ہوا تھا۔ چنانچہ وہ چمڑا انہوں نے حضرت پیارے سے عاجزی کرکے مانگ لیا۔ اس چمڑے کو چاک کرکے آپ نے گردن میں ڈال لیا۔ اسی وقت سے حضرت مخدوم احمد "چرمپوش" کے نام سے مشہور ہوگئے۔ فارسی میں چرم کے معنی چمڑے کے ہیں۔ اب آپ بہار شریف تشریف لائے اور عبادت وریاضت میں مشغول ہوگئے۔

آپ کی بزرگی وکمالات کی شہرت دور دراز ہوگئی۔ مولانا مظفر بلخی کے والد ماجد حضرت شمس الدین بلخی، بلخ کی سلطنت کو ٹھوکر مار کر بہار شریف چلے آئے۔ آکر مخدوم چرمپوش سے مرید ہوگئے۔ یہاں سے بیوی کو لکھا کہ میں نے دنیا ترک کرلی تم بھی اہل وعیال کو لے کر چلی آؤ۔

شمس الدین بلخی کے تین لڑکے تھے۔ مظفر بلخی، معز الدین بلخی۔ اور قمر الدین بلخی اور ایک بیوی۔ یہ سب بہار شریف چلے آئے۔ اور حضرت چرمپوش کے حلقہ ارادت سے منسلک ہوگئے۔ حضرت مظفر بلخی نے صرف، مخدوم الملک شرف الدین سے مرید ہوکر خلافت واجازت پائی۔ مخدوم چرمپوش کے نانا شیخ شہاب الدین سہروردی ہیں جو "پیر جگجوت"، کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کاشغر کے بادشاہ تھے جو ترکستان اور توران کے درمیان واقع ہے۔ بادشاہی چھوڑ کر فقیری اختیار کی۔ پٹنہ کے قریب جیٹھلی شریف میں لب دریا آپکا مزار ہے

آپ اور آپ کی زوجہ خاتون ملکہ دونوں شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ (مصنف عوارف المعارف) کے مرید ہیں۔ شجرہ ملاحظہ ہو۔

شیخ شہاب الدین سہروردی (پیر جگجوت (بادشاہ کا شغر مزار جیٹھلی شریف = خاتون ملکہ

بی بی رضیہ = حضرت مخدوم یحییٰ منیری (۲) بی بی حبیبہ (والدہ مخدوم چرمپوش) (۳) بی بی کمال (۴) بی بی جمال

(۱) شیخ جلیل الدین (۲) شیخ شرف الدین احمد = بنت ابو توامہ (۳) شیخ خلیل الدین (۴) شیخ حبیب الدین

بی بی بہو بادام

(۱) مخدوم ذکی الدین (مزار بیر بھوم) (۲) بی بی فاطمہ = مخدوم اشرف (۳) بی بی زہرہ = شاہ قمر الدین

بی بی حبیبہ بنت پیر جگجوت

(۱) حضرت مخدوم احمد چرمپوش (انبیر درگاہ) (۲) حضرت محمد (مزار ہمدان) (۳) حضرت محمود (مزار ہمدان)

بی بی کمال بنت پیر جگجوت

(۱) مخدوم شاہ عطاء اللہ (۲) بی بی کمال (مزار کاکو "میں ہے)

بی بی جمال بنت پیر جگجوت (مزار جیٹھلی میں نزد والد)

(۱) مخدوم شاہ تیم اللہ سفید باز (مزار بڑی درگاہ بہار شریف۔ دکھن بجوں پر)

حضرت مخدوم چرم پوشؒ کے والد بزرگوار کا مزار انبیر سے اتر ندی کے بعد پورب جانب عماد پور کی طرف جو سڑک گئی ہے، اس سے اتر کھیت کے قریب ہے۔ نشان مٹ چکا ہے۔ حضرت بی بی حبیبہ کا مزار انبیر درگاہ میں پھاٹک کے سامنے، حجرہ کے اندر ہے۔ درگاہ کے صحن میں نمایاں قبر مخدوم چرمپوشؒ کی ہے۔ اس سے بجھم آپ کے بڑے لڑکے شاہ سراج الدین احمد کی قبر ہے۔ ان کے

کے پچھم جانب شاہ سراج الدین احمد کی ماں یعنی مخدوم چرمپوشؒ کی بیوی کی قبر ہے۔ مخدوم صاحب کی قبر سے پورب، چھوٹے لڑکے شاہ تاج الدین احمد اور شاہ تاج کے استاد کی قبر ہے۔ اس کے بعد راستہ ہے۔ راستہ کے پورب شاہ سراج کے فرزند سید عبدالرحمٰن، درگاہ کی مسجد سے پچھم چراغدان کے ساتھ ممتاز قبر، حضرت نصیرالدین شیر دست کی ہے۔

حضرت مخدوم چرمپوشؒ نواسہ پیر جگجوت رح

(۱) سید شاہ تاج الدین احمد
(۲) سید شاہ سراج الدین احمد

سید عبدالرحمٰن

حضرت مخدوم چرمپوش رح کا ۱۱۸ سال کی عمر میں یعنی مخدوم الملکؒ سے چھ سال قبل ۷۷۶ھ میں وصال ہوا۔ ۲۶ر صفر کو آپ کا عرس دھوم دھام سے ہوتا ہے۔ آسیب زدہ لوگ ہندو مسلمان درگاہ میں آتے ہیں۔ کامیاب واپس جاتے ہیں

حضرت شمس الدین بلخی (بلخ کے بادشاہ) = اہلیہ (مرید حضرت چرمپوشؒ)

(۱) مولانا شیخ منظفر بلخی (مرید مخدوم الملکؒ بہاری)
(۲) شیخ معز الدین بلخی (مرید حضرت چرمپوش)
(۳) شیخ قمر الدین بلخی (مرید حضرت چرمپوش رح)

شیخ حسین نوشہ توحید = بنت قمر الدین بلخی
(مرید مخدوم الملک و مرید منظفر بلخی)

شیخ حسن رح (نواسہ قمر الدین بلخی)

حضرت شیخ حسین نوشہ توحیدؒ رح :-

مخدوم الملک بہاری رح کے وصال کے بعد مولانا مظفر بلخی رح صرف چھ سال کے قریب مسند خلافت وسجادگی پر رہے۔ پھر حج کو تشریف لے گئے۔ اپنے بھائی شیخ معز الدین اور ان کے لڑکے شیخ حسین نوشہ توحید کو بھی ساتھ لے گئے۔ شیخ معز الدین مکہ میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ مولانا مظفر بلخی رح نے واپسی میں نوشہ توحید کے ہمراہ عدن میں قیام کیا۔ وہیں ان کا ۷۸۸ھ میں انتقال ہوگیا۔ انتقال سے پہلے، نوشہ توحید کو (جو ان کے بھتیجہ اور خلیفہ بھی تھے اور مخدوم الملک کے مریدوں میں سے تھے) یہ وصیت کی کہ تم میری جگہ پر بہار چلے جاؤ۔ چنانچہ حضرت شیخ حسین نوشہ توحیدؒ بہار میں، مخدوم الملک رح اور مولانا مظفر بلخی کی جگہ پر ۵۶ سال تک عوام کی ہدایت وتربیت کرتے رہے۔ ۸۲۲ھ میں ۲۳ر ذی الحجہ کو آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مزار محلہ بہاڑ پورہ میں ہے جو بڑی درگاہ سے متصل پچھم جانب ہے۔ ان کے بعد حضرت شیخ حسن رح ابن نوشہ توحید سجادہ نشین ہوئے۔ مولانا مظفر بلخی کے چھوٹے بھائی شیخ قمر الدین کے نواسے تھے۔

حضرت پیر بُدر عالم رح

آپ کا اصلی نام حضرت سید جلال الدین گنج رواں ہے۔ لیکن پیر بدر عالم کے نام سے مشہور ہیں۔ مخدوم الملکؒ کے ہمعصر تھے میرٹھ میں قیام تھا مخدوم الملکؒ کے کہنے پر بہار آئے، مگر ان کے یہاں پہونچنے سے قبل ہی مخدوم صاحبؒ کا وصال ہوگیا۔ سنکر بہت غم ہوا۔ اور مخدوم صاحب کے مزار کے پاس چند روز مقیم رہے پھر چاٹگام کی طرف روانہ ہوگئے۔ اس خطہ کو گمراہی وضلالت سے پاک کرنے کے بعد پھر بہار شریف لوٹ آئے۔ اور مستقل طور پر رہنے لگے۔ سلطان فیروز شاہ تغلق ان کا بڑا معتقد تھا۔ اسنے اپنی لڑکی کو ان کی زوجیت میں دیدیا

بڑی درگاہ سے پورب محلہ تکیہ کلاں ہے۔ اس میں ایک خانقاہ ہے جس کو چھوٹی درگاہ کہتے ہیں۔ پیر بدر عالمؒ یہیں آرام فرما ہیں۔ ۲۷ رجب ۸۴۴ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ یہاں بھی سالانہ عرس ہوتا ہے۔ مرد عورت بلا تفریق مذہب مزار پر آتے ہیں اور بامراد جاتے ہیں۔ حضرت نوشہ توحید کا بھی وصال اسی سال میں ہوا مگر پانچ ماہ بعد۔

شہاب الدین کبیر (امام خانہ کعبہ) مکہ سے ہندوستان آئے، میرٹھ میں قیام تھا۔ وہیں وصال ہوا۔

↓

فخر الدین زاہدی (مزار میرٹھ میں)

↓

شیخ شہاب الدین (حق گو، شہید)

↓

شیخ فخر الدین ثانی (مزار دہلی میں)

↓

(۱) شیخ محمد۔ (۲) شہاب الدین (۳) صدر الدین (۴) رکن الدین (۵) بدر الدین حضرت پیر بدر عالمؒ

حضرت سیّد ابراہیمؒ (ملک بیّو) (۱)

آپ بڑے پیر سید عبد القادر جیلانیؒ کے خاندان سے ہیں۔ آپ کے اباؤ اجداد بغداد شریف سے افغانستان آئے تھے۔ اور موضعِ بُت نگر (غزنی) کو وطن مالوف بنایا تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ سید ابراہیم سلطان محمد تغلق کے زمانہ میں ہندوستان آئے صرف دو سال سلطان فیروز تغلق کا زمانہ پایا۔ آپ کے ساتھ کچھ لوگ اور بھی آئے تھے۔ سلطان محمد تغلق کے زمانہ میں جس کی تخت نشینی ۷۲۵ھ میں ہوئی تھی۔ آپ فوج کے سپہ سالار تھے۔ یہ بھی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ بہار تین مرتبہ فتح کیا گیا۔ سب سے پہلے اختیار الدین محمد بن بختیار خلجی نے بہار فتح کیا۔ فتح کرنیکے بعد

یہ سلطان قطب الدین ایبک کے پاس دہلی چلے گئے۔ قطب الدین نے جب ان کو بہار کا صوبہ دار بنا کر بھیجا تو صوبہ بنگال مفتوح ہوا۔

سید ابراہیم نے بہار پر دوم رتبہ چڑھائی کی۔ تاریخ شری مہوری گیان (مؤلفہ شری رام گیانی) مطبوعہ نولکشور پریس لکھنو جو بھاکا زبان میں ہے) نے لکھا ہے کہ متھرا کے مہوری ہندو سوداگران پر بہار کے صوبہ دار شری بٹھل نے بڑا ظلم کیا تھا ان کا تجارتی مال ریشمی کپڑا، اونی شال دوشالے، انگوٹھی، جواہرات اور گھوڑے وغیرہ صوبہ دار کے لوگوں نے خریداری کے بہانہ لے لیا اور قیمت دینے سے مکر گئے۔ ان سوداگروں نے سلطان محمد تغلق کے پاس دہلی جاکر شکایت کی، بادشاہ نے اپنے سپہ سالار سید ابراہیم کو کچھ فوج کے ساتھ روانہ کیا کہ صوبہ دار کو سمجھا بجھا کر سوداگروں کو مال کی قیمت دلوادیں۔ اگر نہیں مانیں تو مناسب طور پر گوشمالی کریں۔ صوبہ دار کسی طرح راضی نہ ہوا۔ دونوں کی فوجوں میں جنگ ہوئی۔ صوبہ دار مارا گیا۔ سید ابراہیم نے مال غنیمت سے، اسباب کی قیمت ادا کردی۔ مہوری قوم ان کے سلوک سے بہت خوش ہوئی اور بہار ہی میں مقیم ہوگئی۔

سید ابراہیم نے بہار پر دوسری بار جو چڑھائی کی، اس کے پیچھے بھی ایک واقعہ ہے۔ محمد تغلق کے زمانہ میں بہار کا راجہ ہنس کمار تھا اس کا پایہ تخت رہتاس گڑھ تھا۔ یہ راجہ متعصب اور ظالم تھا۔ اس کے خلاف شکایتیں برابر دہلی پہونچنے لگیں۔ جب ظلم نقطۂ عروج پر پہونچ گیا۔ تو بادشاہ نے سید ابراہیم کو اس کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ دونوں طرف سے تلوار بجلی کی طرح چمکنے لگی۔ راجہ جنگ کرتا ہوا مارا گیا۔ رہتاس گڑھ کا قلعہ فتح ہوگیا۔ سید ابراہیم خطرات سے مطمئن ہوکر قلعہ سے باہر آرہے تھے کہ چند چھپے ہوئے لوگوں نے ان پر حملہ کرکے شہید کردیا۔ یہ واقعہ ۱۳ ذی الحجہ ۷۵۳ھ اتوار کو وقوع میں آیا۔

لاش بہار لائی گئی۔ شہر کے پچھم ایک میل دور پہاڑ پر آپ مدفون ہیں۔ بادشاہ نے ایک عظیم الشان گنبد آپ کی قبر پر تعمیر کرادیا جو فن تعمیر کا اعلےٰ نمونہ ہے۔ چھ سو سال سے ادپر کا عرصہ گذر چکا ہے لیکن آج بھی عمارت نئی معلوم ہو رہی ہے اور روضہ کی اینٹوں سے خوشبو نکلتی ہے۔ سید ابراہیم کے مقرہ کا سنگ بنیاد حضرت مخدوم الملک بہاری رح مخدوم سید احمد چرمپوش اور مخدوم شاہ احمد سیستانی (مزار کاغذی محلہ زیر گنبد) نے رکھا ہے۔ اس کا ذکر حضرت شاہ ارشد جونپوری کے قلمی ملفوظات "گنج ارشدی قلمی" میں ہے۔

ملک بیّو بؒ مَلِک ایک خطاب ہے جو اگلے زمانہ میں بادشاہوں کی طرف سے امرا کو ملا کرتا تھا۔ لفظ بیّو دراصل "بیا" کی بگڑی ہوئی شکل ہے جس کے معنی ہیں "آؤ" سلطان محمد تغلق، بہار کی فتح کے بعد سید ابراہیم سپہ سالار سے بہت خوش ہوا۔ دربار میں جب یہ حاضر ہوئے تو بادشاہ نے مسرت کے ساتھ کہا "ملک بیا بہ نشیں"

جملہ کو مختصر کرکے "مَلِک بیا" زبان زد ہوگیا اور رفتہ رفتہ "بیا" سے "بیّو" ہوگیا اور سید ابراہیم اسی نام سے پکارے جانے لگے۔ آپ کا شجرہ ملاحظہ ہو۔

مورث اعلےٰ[۱]۔ (۱) سید عبدالقادر جیلانی پدر سید[۲] عبدالوہاب (۳) پدر سید ابو منصور عبدالسلام پدر سید محمد فا[۴]روق پدر سید قاسم عبد[۵]اللہ سید[۶] ابوبکر پدر سید ابراہیم۔

---

[۱] ملک عبدالحلیم گیاوی۔ تاریخ ملک صوبہ بہار۔ حلیمی پریس کلکتہ

حضرت سید ابراہیم "ملک بیا"

(۱) ملک داؤد (۲) ملک محمد الیاس (۳) ملک بدر الدین (۴) ملک صدر الدین

(۵) ملک محمد محسن (۶) ملک عثمان (۷) ملک سلیمان (۸) بی بی منہیا (۹) ایک اور لڑکی

ملک بیا کے روضہ کے اندر دیگر دس قبریں ہیں۔ ملک داؤد، ملک بدر الدین۔ ملک صدر الدین، ملک محمد محسن کی ہیں، اور ایک بیٹی کی ایک داماد کی، ایک بھائی کی، ایک بھتیجہ کی، ایک پوتے کی۔ ایک بیوی کی۔ گنبد کے باہر آپ کے دو بیٹے ملک سلیمان اور ملک الیاس کی قبریں ہیں۔ ملک عثمان کی قبر جلال آباد (کابل) میں ہے۔ ملک بیا کی ایک سیدھی تلوار دو دھار والی بطور تبرک چودھری ظہور الحق مرحوم (اسلامپور پٹنہ) کے مکان میں ہے۔ ایک قرآن مجید اور ایک مصلیٰ موضع اجنورہ متصل بہار شریف میں تھے جو آتش زدگی میں معدوم ہو گئے۔ پیر پہاڑی:۔ "ملک بیا" کے مقبرہ سے پورب اتر ایک اور بزرگ آرام فرما ہیں۔ ان کا نام سید احمدؒ ہے جو پیر پہاڑی کے نام سے مشہور ہیں ان کا وصال حضرت "ملک بیا" سے پیشتر ہوا ہے۔ ملک بیا کی شہادت کے بعد ۱۳ ذی الحجہ کو ان کی برسی اور عرس دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ بہار کے مہوری قوم کے لوگ بھی اس میں شریک ہوتے ہیں۔

قبل ذکر ہو چکا ہے کہ ملک بیوؔ بغداد سے افغانستان آئے اور بت نگر (غزنی کے علاقہ) میں بس گئے۔ وہاں سے پھر ہندوستان آئے۔ ان کے ساتھ سادات کے دیگر بزرگان بھی تھے۔ چنانچہ منیر شریف (ضلع پٹنہ) کے حضرت امام محمد تاج فقیہ کے نسب نامہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت شاہ جلیل الدین بن مخدوم

۔یحییٰ منیری کے ایک فرزند شاہ کمال الدین لاولد تھے۔ اور ایک لڑکی بی بی رقیہ جو حضرت ملک بیّو (سیّد ابراہیم) کے ساتھ غزنی سے آئی تھیں سید احمد سے بیاہی گئیں ان کی اولاد "اترالادی" اور "کھرانٹھ" (صوبہ بہار) میں چل رہی ہے۔ دوسری توجیہ بیّو کے لغوی معنی "عروس" کے ہیں یعنی سب سے بہتر اور افضل۔ اسی لحاظ سے دولہا دلہن کو عروس کہتے ہیں۔ پھول کو عروسان چمن اور مکہ کو عروس عرب، سپہ سالاروں پر چونکہ سید ابراہیم کو فضیلت حاصل تھی اس لیے ان کو "ملک" کے علاوہ "بیّو" کا بھی خطاب دیا گیا۔ ورنہ وہ توحسنی اور حسینی سید تھے اور غوث پاک کی اولاد میں سے تھے۔ لیکن ملک بیو کی اولاد اور دیگر تذکرہ نویسوں کے نزدیک "ملک بیا" کی بگاڑ "ملک بیّو" ہے جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے۔ نسب نامہ تاج فقیہ منیری میں، مولوی علی محمد شاد عظیم آبادی کی کتاب "تاریخ بہار مطبوعہ ۱۸۸۰ء ص ۲۱۹) اور مسٹر ڈلٹن نے بھی اپنی کتاب اتھنولوجی آف بنگال (مطبوعہ ۱۸۷۲ء) میں بھی سید ابراہیم عرف "ملک بیا" لکھا ہے۔

ملک محمد نعیم لوہنڈوی نے اپنی کتاب ریاض النعیم میں ملکوں کا نسب نامہ لکھا ہے جس میں ملک بیّو کے بڑے لڑکے ملک داؤد کی نسل کا پتہ چلتا ہے۔ باقی چھ بیٹوں کا نسب نامہ ابتک معلوم نہ ہوسکا۔ ذیل میں ملک داؤد سے سلسلہ وار بیٹوں کا نام ملاحظہ ہو۔

(۱) ملک داؤد (۲) علاء الملک (۳) خطاب الملک (۴) ملک گدن (۵) اللہ داد (سید باگھ)

نوٹ = بی بی منہیا کی شادی حاجی الحرمین حضرت مخدوم صدر الدین چراغ ہند ظفر آبادی جونپور سے اور دوسری لڑکی کا نکاح ملک مبارک سے ہوا تھا جو ملک بیّو کے بھتیجہ تھے۔ بیٹوں کی شادی کہاں کہاں ہوئی تھی، پتہ نہیں چلا۔

(۶) محمد اسمٰعیل (۷) بہاء الدین (۸) ملک تاتار (تارڈ) (۹) احمد اللہ (۱۰) ملک ستدا (۱۱) ملک معصوم (۱۲) غلام بنی (۱۳) غلام حیدر (۱۴) ملک بخت (۱۵) جمال الدین (۱۶) طفیل اللہ (۱۷) ناصر علی (۱۸) امام بخش (۱۹) عبدالکریم (۲۰) ملک محمد نعیم لوہنڈوی۔

ملکوں میں بڑے بڑے ذی حیثیت، ذی وقار، مجاہد، عالم و فاضل لوگ گذرے ہیں۔ صوبہ دار (گورنر) اور جاگیر داروں کی فہرست تو بڑی لمبی ہے۔ ان میں بعض شیخ الشیوخ اور قاضی القضاۃ کے درجہ پر بھی فائض ہوئے ہیں۔ قاضی مولوی ملک محب اللہ بہاری ابن ملک عبدالشکور جو موضع "کڑا" متعلقہ محب علی پور (بہار) ملک خاندان کے ایک ممتاز گھرانے کے فرد تھے۔ فضل و کمال میں ایسے افضل مقام پر پہونچے کہ بہار اس مایۂ ناز ہستی پر ہمیشہ فخر کرتا رہے گا عالمگیر کے زمانہ میں یکے بعد دیگرے وہ لکھنو اور حیدر آباد کے قاضی (جج) مقرر ہوئے۔ ۱۱۱۸ھ میں شاہ عالم نے ان کو تمام ہندوستان کی صدارت عدالت (چیف جسٹس آف انڈیا) کا عہدہ سپرد کیا۔ ۱۱۱۵ھ مطابق ۱۷۰۷ء میں فاضل خاں کے خطاب سے نوازا۔ ملک محب اللہ بہاری کی وفات ۱۱۱۹ھ میں واقع ہوئی۔ بہار شریف محلہ چاند پورہ میں حضرت شاہ فریدالدین طویلہ بخش کے مزار کے احاطہ میں سپرد خاک ہوئے۔ آپ کی دو کتابیں "سلم العلوم اور مسلم الثبوت" معروف جہاں ہیں۔[۱]

موجودہ بہار شریف ملک کی آزادی کے بعد بہار شریف روبہ ترقی

---

[۱] طبقات العظام، مصنفہ مولوی محمد ابوظفر فرفرہ شریف (ہگلی)۔ ماہنامہ "اشارہ" پٹنہ، از عبدالواسع ضیا جالوی۔

ہے اور ضلع نالندہ کا صدر مقام بن گیا ہے۔ کورٹ کچہری، تھانہ، ریل اسٹیشن تو قبل بھی تھے۔ آزادی کے بعد ہر شعبہ میں کافی ترقی ہوئی ہے۔ نئی تعمیرات کے ساتھ، بینک، بس اسٹینڈ، تجارتی منڈی، نیو مارکیٹ نے شہر کی رونق بڑھا دی ہے۔ آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ ہر طرف چہل پہل نظر آتی ہے۔ اسکول، کالج متعدد کھل گئے ہیں۔ قدیم درسگاہوں میں صغریٰ ہائی اسکول، مدرسہ عزیزیہ جیبن بی بی کا عربی مدرسہ صغریٰ اسٹیٹ کے تحت چل رہے ہیں۔ مزید معلومات صغریٰ اسٹیٹ وغیرہ "موضع مہونی" کی تاریخ میں درج ہے۔

بہار شریف کے بزرگانِ دین اور عرس کی تاریخ

(تاریخ عرس (بیادگار وفات)

۱۔ حضرت مخدوم جمال الدینؒ۔ ہلسہ، بہار شریف ضلع نالندہ	۱۵ر محرم الحرام
۲۔ حضرت محمد اسحاق مغربیؒ۔ مٹوکھر (ضلع مونگیر) "	۱۵ر صفر
۳۔ حضرت مخدوم چرم پوشؒ۔ انبیر بہار شریف ضلع نالندہ۔	۲۶ر صفر
۴۔ حضرت شاہ امین الدین احمدؒ۔ خانقاہ " "	۴ر جمادی الثانی
۵۔ حضرت مخدوم فریدالدین، طویلہ بخشؒ۔ چاندپورہ، بہار شریف	۵ر " "
۶۔ حضرت شاہ فضل الرحمٰن عرف گسائیںؒ۔ دائرہ بہار شریف نالندہ	۶ر " "
۷۔ حضرت سید شاہ فدا حسین رح۔ چھوٹی تکیہ " "	۱ر رجب
۸۔ حضرت مخدوم پیر بدر عالمؒ۔ تکیہ، بہار شریف "	۲۷ر رجب
۹۔ حضرت مخدوم شرف الدین احمدؒ۔ بڑی درگاہ " "	۵ر شوال
۱۰۔ حضرت قادر بخش رح قلعہ " "	۱۱ر شوال

۱۱۔ حضرت شاہ بینوا رح بینوا تکیہ بہار شریف ضلع نالندہ ۱۲/شوال
۱۲۔ حضرت مخدوم شاہ محمد حیات شطاریؒ بنولیا ،، ،، ۱۳/شوال
۱۳۔ حضرت دیوان عبدالوہاب رح چھوٹی تکیہ ،، ،، ۱۴/شوال
۱۴۔ حضرت خواجہ ہارون۔ بیلچھی شریف ،، ،، ۱۵/شوال
۱۵۔ حضرت قطب الدین مجفں رح سکونت ریلوے لائن ،، ،، ۱۸/شوال
۱۶۔ حضرت بایزید بستانی رح کاغذی محلہ ،، ،، ۱۹/شوال
۱۷۔ حضرت سید شاہ غلام حسین رح چھوٹی تکیہ ،، ،، ۲۰/شوال
۱۸۔ حضرت شاہ اکبر شہید رح بنولیا ،، ،، ۹/ذی الحجہ
۱۹۔ حضرت یوسف گنج رواں رح بنولیا ،، ،، ۱۰/ذی الحجہ

بیلچھی شریف :۔ بہار شریف سے پورب استھانواں سے دکھن ایک بہت پرانی اور مشہور مسلمانوں کی بستی ہے۔ یہاں ایک بزرگ حضرت خواجہ ہارون کی درگاہ ہے۔ سالانہ عرس ہوتا ہے۔ بڑے بڑے علماء فضلا اس گاؤں میں گذرے ہیں۔ اس وقت بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کی تعداد کافی ہے۔ زیادہ تر ملازمت بیشہ شہروں میں رہتے ہیں۔ کاشتکار اور غربا بستی کو آباد کئے ہوئے ہیں۔

معافی :۔ بیلچھی کے قریب ہی موضع معافی ہے۔ با اثر اور بیدار بستیوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ مقتدر ہستیاں یہاں کی خاک سے نمودار ہوئیں اور صفحہ ہستی پر اپنے نقوش چھوڑ گیئں فی الحال لوگ تعلیم سے آراستہ مرفہ حال بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ بستی روبہ ترقی ہے۔ اعلیٰ تعلیم میں یہاں کے لوگوں نے کافی ترقی کی ہے۔

کیلا :۔ جانا کے بعد پن کے پار یہ گاؤں آباد ہے۔ ہندوں کی آبادی ہے۔ کاشتکار، اہل حرفہ، بڑھی، بیلدار زیادہ ہیں۔ اونچی ذات کے لوگ کم ہیں

راستہ میں چند دکانیں بھی ہیں۔ لوگ بڑے ملنسار ہیں۔ پختہ چہار دیواری کے اندر ایک پختہ تالاب بی بی صغریٰ کے فیض کی نشانی ابتک باقی ہے۔ عوام اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

بہادی بگہ :- کیلا کے قریب ایک گاؤں بہادی بگہ ہے پہلے یہاں بڑے بڑے متمول اور تعلیم یافتہ لوگ رہتے تھے۔ انقلابات زمانہ کے باعث آہستہ آہستہ وہاں سے لوگ کھسکنے لگے کچھ شہروں میں منتقل ہو گئے اور کچھ قرب و جوار کے گاؤں میں مقیم ہو گئے۔ غریب کاشتکار، مزدور بستی کو آباد کئے ہوئے ہیں۔

بنار :- کیلا کے بعد بنار واقع ہے۔ یہ اس وقت ایک ترقی پذیر گاؤں ہے۔ راستہ میں چہل پہل ہے، اور دکانیں اس طرح قائم ہو گئیں ہیں کہ شہر کے بازار کا دھوکہ ہوتا ہے۔ اعلیٰ ذات کے ہندو، بابھن، کرمی، بیلدار، بڑھی، سب ہی برادری کے لوگ صلح و آشتی سے زندگی گذار رہے ہیں۔ خاص پیشہ کاشتکاری اور موسمی صنعت کاری ہے۔

سارے :- بہار شریف اور بربگہ کے درمیان "سارے" کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سے وارث علی گنج جانے کے لئے ایک پختہ سڑک مہونی۔ کوتند۔ جگدین، ویاؤ ہوتے ہوئے نکلتی ہے اور یہیں ہو کر گاڑیاں بربگہ ہوتے ہوئے شیخپورہ کو جاتی ہیں۔ یہاں پر ٹرافک اس قدر ہے کہ سڑک کے دونوں کنارے دکانیں قائم ہو گئیں ہیں جن سے مسافروں کو کافی آرام ہے۔ تیل اور آٹا پینے کی مشین بھی ہیں۔ "سارے" کو قدیم زمانہ سے ایک ممتاز پوزیشن حاصل ہے۔ اگلے زمانہ میں یہ بستی بڑے کروفر کی مالک تھی۔ سکن سادہ ایک بہت بڑے زمیندار، شاہانہ مزاج اور ٹھاٹ باٹ کے علمبردار تھے۔

ان کا محل ایسا عظیم الشان تھا کہ تقریبات میں ہزاروں مہمان ہندو اور مسلمان صرف ایک ہال میں بیٹھ سکتے تھے۔ دروازہ اسقدر بلند کہ ہاتھی معہ سوار اندر داخل ہوجاتا۔ ان کے ہاں چند ہاتھی برابر دروازے پر جھومتے رہتے۔ شادی بیاہ میں عند الطلب سبھوں کو بلا تفریق عنایت کرتے۔ ابھی ان کے خاندان کے لوگ ہیں۔ ان کا مفصل حال معلوم نہیں ہوسکا۔ بستی کافی بڑی ہے۔ بھابھن زیادہ ہیں۔ معزز اور ملنسار ہیں۔ کُرمی، گوالے، پاسبان اور دیگر قوم کے لوگ بھی ہیں۔ چند سال پیشتر ایک ہائی اسکول قائم ہوا ہے۔ جوار کے لڑکے اس سے فیضیاب ہورہے ہیں۔ محمد کریم صاحب ولد احمد کریم مہوئی ان دنوں ہیڈ ماسٹر ہیں۔

بہادرپور:۔ سارے سے پورب دکھن اور مہوئی سے پورب ایک باوقار بستی بہادرپور نام کی ہے۔ یہاں کے لوگ امن پسند، ذی لیاقت اور اخلاق مند ہیں۔ کوئی شدید قسم کی واردات اس گاؤں کے متعلق کبھی نہیں سنی گئی۔ پیدل چلنے والے دن رات اس گاؤں سے ہوتے ہوئے ہرگانواں اور بربگہہ آمد رفت کرتے ہیں۔ سامنے میں آم کا بہت بڑا باغ ہے۔ کنواں ہے اس پر ڈول رسّی سے بندھا ہوا موجود رہتا ہے۔ مسافر اس سے پانی نکال کر پی سکتے ہیں۔ یہ بستی بھی اعلےٰ ذات کے ہندوؤں کی ہے۔ دیگر قوم کے لوگ بھی ہیں۔ محنت مزدوری کرتے ہیں۔ بستی میں رہنے والے کاشتکاری اور باہر رہنے والے سرکاری نوکری یا تجارت میں لگے ہوئے ہیں۔

بربگہہ:۔ بہار شریف سے ۱۲ میل پورب اور شیخپورہ سے ۸ میل اتر بربگہہ واقع ہے۔ یہ رفتہ رفتہ شہر بنتا جارہا ہے۔ پختہ مکانات کی بھرمار ہے گلیوں کی چہل پہل، سڑکوں پر بازار کچھ ایسا سماں پیش کرتے ہیں کہ کچھ دیر کیلئے

انسان بھول جاتا ہے کہ وہ بربگہ میں کھڑا ہے یا بہار میں۔ شیخپورہ کے بازار سے
بھا ہمی یہاں زیادہ ہے۔ اور ضرورت کی ساری چیزیں دستیاب ہیں۔ پانچ کوس کے
دائرہ سے لوگ سودا سلف کے لئے یہیں آتے ہیں۔ ہفتہ میں ایک روز یہاں جانوروں
کا ہاٹ بھی لگتا ہے۔ خرید و فروخت کا بازار گرم رہتا ہے۔ پوسٹ آفس، بینک،
اسکول۔ کالج۔ مکتب۔ مدرسہ، پاٹھ شالہ، مسجد۔ مندر۔ درگاہ۔ خانقاہ۔
کل۔ کارخانہ، فیکٹری، پھل وغیرہ رکھنے کے لئے ٹھنڈا گھر، بس، ٹیکسی اسٹینڈ، پٹرول
پمپ۔ غرض ساری چیزیں ہیں جو ایک متعدد بہ علاقہ کی زندگی کے لئے ضروری
ہیں۔ چونکہ یہاں کی آبادی کثیر ہے اور جو اربھی بہت بڑا ہے۔ ایک نہایت ہی اعلیٰ
شان دار تھانہ ہے جہاں کے عملے ہر وقت چوکس رہتے ہیں۔

ماؤر۔ بربگہہ سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر، دکھن پورب جانب
سڑک کے سامنے ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جسے "ماؤر" کہتے ہیں۔ کہنے کو چھوٹا ہے
لیکن بڑی شان کا مالک ہے۔ سابق چیف منسٹر بہار، سری کرشن سنہا اسی
گاؤں کے تھے۔ دور ہی سے ان کا پختہ مکان اور بستی نظر آتی ہے۔ سری کرشن
بہار کے بہت ہی ہر دلعزیز لیڈر تھے۔ ان کو اپنے گاؤں سے اس قدر محبت
تھی کہ پٹنہ سے ہر روز گاؤں آتے اور صبح کو ناشتہ کرکے پھر وہاں جاتے۔ علاقہ
کے ضرورت مندوں کا ان کے گھر میں مجمع رہتا۔ سبھوں سے ملاقات کرتے اور حتی الوسع
سبھوں کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتے۔

فریدپور۔ اسی سڑک پر شیخپورہ کی طرف آگے بڑھئے تو ۲ میل کی
دوری پر دایئں جانب "فریدپور" نظر آتا ہے۔ یہ بابھن اور گوالوں کی بستی ہے
کاشتکاروں اور مزدوروں کی اکثریت ہے۔ گاؤں مختصر ہے مگر ترقی پذیر ہے۔

بازیدپور۔ اسی راستہ میں تقریباً تین میل کے فاصلہ پر پچھم جانب پہاڑ

کے دامن میں بازید پور آباد ہے۔ گاؤں کے باہر دور ہی سے مسجد نظر آتی ہے یہ بستی بہت پرانی ہے۔ رمضان پور کوٹھا کی یہاں برادری ہے بہت سے زمیندار وکیل، مختار اور سرکاری عہدہ دار اس بستی نے پیدا کئے ہیں، کچھ گذر گئے اور کچھ ابھی ہیں۔ اس کے بعد ہی شیخپورہ ہے۔

سارے سے وارث علی گنج والی سڑک پر آیئے۔ کونند سے ایک کچی سڑک رمضان پور ہوتے ہوئے پورب کی طرف جاتی ہے۔ رمضان پور سے ایک میل کے فاصلہ پر "سامس" ایک موضع ہے۔ بڑا ہی جاندار ہے۔ یہ بھی بہت پرانی بستی ہے اس کی بلندی بتا رہی ہے کہ کئی بار گری اور کئی بار کھڑی ہوئی ہے۔ اعلیٰ ذات کے ہندو باوقار زندگی گذارتے ہیں۔ امن پسند اور ترقی پذیر ہیں۔ کاشتکاری خاص پیشہ ہے۔ کچھ شہروں میں بھی کاروبار میں لگے ہوئے ہیں۔

مالدہ ۔ سامس کے بعد ایک طرف مالدہ اور دوسری طرف خلیل ملک چک پڑتا ہے۔ مالدہ بہت بڑی بستی ہے۔ گھنی آبادی ہے۔ اسکول بھی ہے۔ اعلیٰ ذات کے ہندو علاقہ کی ترقیوں میں مصروف ہیں۔ کاشتکاری کے ترقیاتی منصوبوں میں ہاتھ بٹاکر آرام کی زندگی گذار رہے ہیں۔ خلیل ملک چک میں بعض افراد بہت ہی سر برآوردہ حیثیت کے مالک ہیں اور بعض محض انسان ہیں۔ مختلف مکانات اس کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اس گاؤں سے آگے بڑھئے تو فریدپور آجاتا ہے جس کا قبل ذکر ہوچکا ہے۔ اس کے بعد یہ خام سڑک، شیخپورہ والی پختہ سڑک میں مل جاتی ہے۔

موضع استھانواں

موضع جانا سے ایک ڈیڑھ میل پچھم اور دیسنہ سے ایک میل دکھن کی طرف
لب سڑک استھانواں واقع ہے۔ بہار سب ڈویژن (نالندہ ڈسٹرکٹ) میں استھانواں
بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہاں تھانہ، اسپتال، ڈاکخانہ اور بینک سب موجود ہیں
ادھر دس سال کے اندر کافی ترقی ہوئی ہے۔ بہار اور شیخپورہ کو ملانے والی پختہ شاہراہ
اس بستی کو چھوتی ہوئی گذرتی ہے۔ اور تھانہ کے پاس کئی فرلانگ تک بازار لگ
گیا ہے جہاں ضرورت کی ساری چیزیں مل جاتی ہیں۔ خاص استھانواں بستی، تھانہ
سے اتر جانب ہے۔ اور بہت ہی قدیم ہے۔ دیسنہ، گیلان، اوکھدی اور میاں
کے قدیم باشندوں سے یہاں کے لوگوں کی رشتہ داریاں ہیں۔ اس گاؤں میں
اگلے زمانہ میں خصوصًا دو برادری کے لوگ آباد تھے، سادات اور ملوک۔ اسی
لئے سید ٹولہ اور ملک ٹولہ کی تفریق کے ساتھ بستی کے درمیان سے ایک سڑک گذرتی
ہے۔ دونوں میں عصبیت اور رقابت اس قدر شدید تھی کہ سید ٹولہ اور ملک ٹولہ
کی جدا جدا مسجدیں ہیں۔ لیکن اب یہ بدعتیں ختم ہوگئی ہیں۔ آبادی کا تناسب، ادنیٰ
اور اعلےٰ کے اقدار کو ہم وزن کر دیتا ہے۔ اس وقت عام مسلمان، مسلمانی شان سے،
اور عام غیر مسلم جمہوری آن سے مل جل کر رہتے ہیں ؎

زمانہ چاہتا ہے وزن ہر شئے کا برابر ہو
گھٹا دیتا ہے اعلیٰ کو بڑھا دیتا ہے ادنیٰ کو

اس میں شک نہیں کہ استھانواں کا ماضی نہایت ہی پرشکوہ گذرا ہے
سید تقی الدین اور سید محی الدین (ہر دو برادران) حیدرآباد سرکار سے متسلک
تھے تقی صاحب تو وہاں کے وزیر مالیات تھے۔ ۱۹۴۸ء میں دونوں بھائی پاکستان چلے

گئے۔ سید محمد تقی الدین کا قائم کردہ "مدرسہ محمدیہ" بلاشبہ دونوں بھائیوں کا عظیم کارنامہ ہے۔ "انجمن فلاح استھانواں" کے نام سے ایک لائبریری یہاں قائم ہے جس میں "دارۃ المعارف حیدر آباد" اور "عثمانیہ یونیورسٹی" کی ساری تصانیف ہنوز موجود ہیں۔ اور یہ ایک بہت بڑا قومی سرمایہ ہے۔ اس کے معائنہ کے لئے سر راس مسعود (سرسید کے پوتے) اور ڈاکٹر عبدالحق بابائے اُردو استھانواں تشریف لائے تھے برطانیہ کے دورِ حکومت میں سید محمد حسین صاحب بہار کے وزیر تعلیم تھے۔ ان ہی کے نام پر ایک راستہ آج بھی استھانواں منسٹر روڈ کے نام سے موسوم ہے۔ منسٹر سید محمد کے بڑے لڑکے سید انیس الحق ایم اے، کراچی منتقل ہو گئے۔ چھوٹے لڑکے سید منظور الحق پٹنہ میں رہتے ہیں۔ مدرسہ محمدیہ استھانواں کے فانڈر ناظم سید مولانا ابو القاسم صاحب تھے۔ اس کے بعد سید محمد ندوی اس کے مہتمم ہوئے۔ ان کی شادی گیلانی میں ہوئی۔ ان کے ایک صاحبزادے سید حامد جاوید ہیں۔ مولانا رضا کریم مدرسہ کے موجودہ ناظم ہیں۔ سکریٹری سید محمد جعفر ہیں۔ مدرسہ کا سالانہ ۲۵ ہزار کا بجٹ ہے۔ عالم کلاس تک پڑھائی ہوتی ہے۔ طلبار کی تعداد پانچ سو کے قریب ہے۔ جوار کے علاوہ باہر سے بھی طلبا آتے ہیں، بورڈنگ میں قیام رکھتے ہیں۔

مولانا سید فصیح احمد، جنکی نانیہال اُگانوں تھی، دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد قصبہ سیردیخ ضلع ٹونک میں تبلیغی جذبہ کی تکمیل کے لئے گئے۔ سیردیخ مدرسہ ریاض المدارس کو انہوں نے استحکام بخشا۔ اور تقریباً ۲۲ سال خدمات انجام دینے کے بعد ۱۹۴۹ء میں استھانواں علاقہ کے مسلمانوں کی استدعا پر یہاں چلے آئے۔ اور "مدرسہ محمدیہ" میں ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے خدمت انجام دی۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ پورے علاقہ میں تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ اس طرح ۲۲ سال اس علاقہ میں بھی خدمات انجام دینے کے بعد ۲۳ اگست ۱۹۶۹ء

کو رحلت فرمائی ۔ مدرسہ محمدیہ استھانوں کے احاطہ میں مدفون ہیں۔

استھانواں کے دیگر مشاہیر میں سید عبد الغنی وارثی اور سید عبد الرحیم استھانوی مشہور اخبار" اپنچ" پٹنہ کے بانیان میں تھے۔ مولانا سید محمد ہاشم ندوی، ناظم دائرۃ المعارف حیدر آباد کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ سید ابراہیم ندوی، پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی، آپ کے فرزند ہیں۔ ملکوں میں حافظ شرف الدین احمد صاحب کافی ہر دلعزیز رہے ہیں۔ اہل الرائے حضرات میں حاجی محمد شعیب، گیلانی، ڈاکٹر جمیل اختر، سید محمد نعیم اور شمس الہدیٰ استھانوی، مدیر" ہمارا نعرہ" پٹنہ، قابل ذکر ہیں۔ آخر الذکر نالندہ ڈسٹرکٹ کانگریس کے سکریٹری ہیں اور کافی با اثر ہیں۔

سید محمد حسین = پہلی شادی ادگانواں

(۱) طیبہ خاتون = سید فخر الدین (پیر بگہ گیا) (۲) مولانا فصیح احمد = رقیہ بنت اشارت کریم (ادکھدی)

(۳) طاہرہ خاتون = حکیم سید محمد ظفر (کنٹی کول، حال گیا) (۴) رضیہ خاتون = ڈمرانواں)

(۵) تقیہ خاتون = خانۂ باغ (پٹنہ سٹی)

مولانا فصیح احمد = رقیہ بنت اشارت کریم (ادکھدی)

(۱) ڈاکٹر محی الدین ظفر اُگانوی = روشن آرا بنت قاضی عین الحق (۲) حافظ سید معز الدین = خانۂ باغ

(پروفیسر کلکتہ یونیورسٹی) (اُدگانواں) (حاجی گنج پٹنہ سٹی)

(۳) ذکیہ خاتون = سید معین الدین (ادکھدی)

مولانا فصیح احمد ولد سید محمد حسین = دوسری شادی از بنت عبد الحکیم (گیلانی)

(۱) صفیہ خاتون = استھانوں (۲) عطیہ خاتون = ڈمرانواں (۳) ارشد حسین (۴) امجد حسین (۵) احمدی بیگم

ڈاکٹر ظفر اوگانوی = روشن آرا بنت قاضی عین الحق (اوگانوی)

(۱) شیبا ظفر (۲) احمد سیعت (۳) بینا ظفر (۴) زیبا ظفر (۵) لینا ظفر

سید بشارت کریم = بنت میر ڈومن (باشندہ کنٹی کول، شیخپورہ

(۱) ریاست حسین = بنت الہی بخش (ادرین) (۲) ارادت حسین = چاریاری (۳) محمد حسین = بنت حیدر (ادرین)
(۴) محمد فخر الدین = چاریاری (۵) سید محمد نظام الدین = بنت عبد الرؤف استھانواں (کنٹی کول سے استھانواں آگئے)

ریاست حسین = بنت الہی بخش (ادرین)
(۱) غیاث الدین = دیوا ہیک (۲) نیاز الدین

ارادت حسین = چاریاری
(۱) محمد عقیل (۲) شہاب الدین (۳) کامل حسین (۴) محمد عارف

محمد حسن = بنت حیدر (ادرین)
(۱) افتخار احمد

محمد فخر الدین = چاریاری
(۱) جہانگیر

سید محمد نظام الدین = بنت عبد الرؤف استھانواں

(۱) کوثر پروین (۲) جاوید (۳) شاہد (۴) اسلم (۵) اصغر (۶) زاہد (۷) ساجد (۸) راشد

مولوی حسینی = بی بی صغریٰ بیوڑھکا۔ ان کی صرف ایک لڑکی بی بی سالمہ = سنہاری

بی بی سالمہ = زوجہ محمد شہود الحق سنہاری (ضلع نوادہ)

(۱) عبد المجید (خوشنویس) (۲) محمد رفیق (۳) رضیہ خاتون (۴) عبد الرشید

(۱) عبد المجید = زبیدہ خاتون بنت مقبول احمد گہنہ سرائے بہار شریف ایک لڑکا عبد المعید = بنت ابو الحسن نوادہ

(۲) اسلام پور میا اس سے کوئی اولاد نہیں۔

(۳) میمونہ خاتون بنت عبد الحمید اماواں ضلع نوادہ۔ اولاد :۔ محمد نعمان۔ ناظمہ خاتون۔

(۲) محمد رفیق = ثریا خاتون بیوڑھکا

(۱) فروز عارف (۲) امبیا خاتون (۳) محمد خالد

نوٹ :۔ مولوی حسینی صاحب استھانواں کا خاندان سنہاری (ضلع نوادہ) منتقل ہوگیا۔

موضع دیسنہ

قرائن وآثار سے پتہ چلتا ہے کہ موضع دیسنہ کے مورث اعلیٰ میر صدرالدین اور حافظ جان محمد کے پیرداداحضرت سید حسن شہید تھے۔ اس سے پیشتر یہ بستی موجودہ جگہ سے چار سو قدم شمال میں تھی جہاں پہلے پاسبان قوم ہنود کا ایک بگہ تھا۔ اس وقت وہ علاقہ پچھیاری ٹولہ کہلاتا ہے اور کربلا کے نام سے موسوم ہے۔ یہ علاقہ پہلے بگہ تھا، اس کے آثار زمین کی بلندی، جنگلی درخت اور کنواں کی اینٹوں سے ملتے ہیں۔

میر صدرالدین درویش صفت بزرگ تھے۔ آپ کے بھائی جان محمد کاروبار کی نگرانی کرتے تھے۔ چنانچہ "چک جان محمد" نام کا ایک گاؤں ابتک ان کے خاندان والوں کے قبضہ میں ہے۔ کلیان پور، دیسنہ کا نصف حصہ ان ہی دونوں بھائیوں کا تھا۔ غالباً شاہ فرخ سیر کے عہد میں چند مواضعات (جن میں چک جان محمد۔ کلیان پور دیسنہ۔ تاربگہ۔ مسیان بھی شامل ہیں)، میر صدرالدین کو بطور جاگیر ملے تھے جو ابتک ان وارثوں میں چلے آرہے ہیں۔ یہاں کے اگلے بزرگان دین، مخدوم احمد چرم پوش بہاری رح کے مریدوں میں سے تھے۔

عین الہدیٰ اور رضوان الہدیٰ کا نانیہال گیلانی ہے۔ ان دونوں کی والدہ بی بی رابعہ بنت نجیب حسین بن امید علی ہیں۔ امید علی کا سلسلہ چند پشت قبل سید حیدر باگھ بن سید احمد جاجنیری (مدفون موضع ندیانواں ضلع مونگیر) سے جاملتا ہے۔ سید احمد جاجنیری دو بھائی تھے بڑے سید محمد بن سید زید بن سید مسعود جاجنیری زاغنومی جن کی نسل راجگیر، بہار شریف، مسیان، دیسنہ وغیرہ میں آباد ہوتی گئی، دوسرے بھائی سید احمد بن سید زید بن سید مسعود جاجنیری زاغنومی تھے۔ ان کی نسل بارہ گانواں ضلع مونگر میں پھیلی۔ آج بھی علاقہ شیخپورہ

ضلع مونگیر میں سیدوں کا بارہ گانواں مشہور معروف ہے۔ نسب نامہ سادات دملوک۔ دیسنہ (مرتبہ سید نجم الہدی ندوی دیسنوی (اعظم گڑھ ۱۹۶۰ئ) سے بہت سی باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ کتب خانہ الصلاح دیسنہ مرتبہ عبد القوی دیسنوی۔ مطبوعہ ۱۹۵۴ء بمبئی) سے مفید معلومات حاصل ہوئیں۔

ہر دور اور ہر زمانہ میں دیسنہ علم و فضل کا گہوارہ رہا ہے۔ اس کی گود میں ایسے ایسے باکمال حضرات پلے ہیں جو نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام عالم اسلامی میں مایہ افتخار سمجھے جاتے ہیں۔ حکیم سید امجد حسین طبیب حاذق، خوشنویس جن کا بنایا ہوا کنواں آج بھی گاؤں والوں کے لیے "کوثر ثانی" ہے ان کے بھائی حکیم سید احمد حسین، شارع علوم شرعیہ ایک لائق طبیب تھے۔ حکیم سید کاظم (حکیم جھنڈو) میاں کے تھے۔ ان کے دادا حکیم امین اللہ کی شادی میر صدر الدین کی دختر سے ہوئی تھی۔ اس رشتہ کے بعد وہ دیسنہ آکر آباد ہو گئے ان کے مجربات کا قلمی نسخہ ان کے پڑپوتے حکیم سید نجم الہدیٰ کے پاس موجود ہے۔ ڈاکٹر سید محمد مبین مشہور عالم پروفیسر سید نجیب اشرف کے والد بزرگوار تھے۔ ولی صفت صوفی منش اور فضائل چہارگانہ سے آراستہ تھے۔ حکیم محمد شیر (حکیم محمدی) شیخپورہ محلہ بیگہ پر ان کا مطب تھا۔ نواب سید علی خاں حسین آباد ضلع مونگیر ان کی بڑی عزت کرتے تھے۔ از حد نازک مزاج، فارسی کے شاعر اور طبیب حاذق تھے ان کے صاحبزادے حکیم سید ابوالحسن بھی درویش صفت بزرگ تھے۔ اسلامپور میں مطب تھا۔ وہیں پیر کے زیر قدم مدفون ہیں۔ علامہ سید سلیمان ندوی کے بھی پدر بزرگوار ہیں۔ شجرہ ملاحظہ ہو۔

نسب نامہ کو غور سے دیکھنے کے بعد معلوم ہوگا کہ اس گاؤں کی رشتہ داریاں مندرجہ ذیل گاؤں سے ہیں۔

رہرانواں ۔ پچواڑہ ۔ ہرگانواں ۔ پہرڑیا ۔ دیوکلی، بڑھپنورہ ۔ مخصوص پور
مونگیر ۔ دھرہرہ ۔ حسین آباد ۔ شیخپورہ ۔ مان پور ۔ مہانندپور ۔ استھانواں، میاں،
ملانواں ۔ پچیتن ۔ سربہدی ۔ ادکھدی ۔ نورپور ۔ گیلانی ۔ بیلچھی ۔ کوسی ۔ کنڈہ
باڑھ ۔ بازیدپور ۔ بھٹہ ۔ یہ سب گاؤں ضلع پٹنہ، مونگیر، گیا میں واقع ہیں ۔
ان اضلاع کے ابھی اور بھی چھوٹے ضلع ہوگئے ہیں ۔

یہاں کی لائبریری "اصلاح دیسنہ جس کی بنیاد ۱۸۹۹ء میں پڑی تھی
سارے ہندوستان میں مشہور ہے ۔ ۱۹۲۵ء میں موجودہ پختہ عمارت کی تاسیس
اس وقت کے وزیر تعلیم بہار سر فخرالدین کے ہاتھوں ہوئی تھی ۔ مسجد ۱۸۹۶ء
میں بنی ۔ ایک امام باڑہ بھی ہے ۔ قبرستان چہار دیواری کے اندر ہے جس میں
دو پھاٹک لگے ہوئے ہیں ۔ اور پورا گاؤں حصار دار ہے ۔ باہر آنے جانے کے
لئے سات پھاٹک ہیں ۔ نالیہ پختہ اور زیادہ تر عمارتیں اینٹ کی بنی ہوئی وسیع
اور ہوادار ہیں ۔ گاؤں میں دوسرے برادری کے لوگ بھی بستے ہیں ۔ دھوبی ۲ گھر
کہار ۲ گھر، چمار ۲۵ گھر، بنیا ایک گھر، تیلی چار گھر، سنار ۲ گھر ۔ پاسبان ۶۰ گھر
گوالا ایک گھر ۔ شاہ جی ۲ گھر ۔ کپڑا بننے والے ۲۰ گھر ۔

بستی چونکہ بہت ترقی یافتہ ہے اور لائبریری کی شہرت دور دور تک
ہے ۔ یہاں کے لوگ پورے ہندوستان میں پھیلے ہوئے ہیں اس لئے بہت سے
قومی لیڈروں نے یہاں کے کتب خانہ کا معائنہ کیا ہے ۔ اور تعریفی کلمات اس کی
بابت لکھے ہیں ۔ چند کے نام یہ ہیں ۔

صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرشاد ۔ سید عبدالعزیز بیرسٹر، پٹنہ، انوگرہ
نرائن سنگھ وزیر مالیات، محمد شفیع داودی وکیل ۔ مولانا شوکت علی ۔ عبدالسلام ندوی
ڈاکٹر سید محمود (وزیر تعلیم بہار) ڈاکٹر عبدالحق بابائے اردو ۔ حبیب الرحمن شروانی

سید مسعود عالم ندوی - اچاریہ کرپلانی - مولانا محمد حفظ الرحمن - دیو پرکاش گاندھی شاہ محمد عزیر منعمی - سید محی الدین ندوی (اڈیٹر ندیم پٹنہ) بدری ناتھ درما، وزیر تعلیم بہار - پنڈت بنود انند جھا، وزیر مالگذاری سید مقبول احمد (بیٹریا) وزیر لوکل سلف P.W.D بہار - ڈاکٹر ذاکر حسین گورنر بہار (صدر جمہوریہ)

مجموعی طور پر یہاں کی آبادی تین ہزار سے اوپر کی ہے زیادہ تر لوگ پڑھے لکھے ہیں۔ کچھ تجارت پیشہ اور کچھ کاشتکار ہیں۔ استھانواں سے اتر جانب ایک سڑک گاؤں تک جاتی ہے جو خستہ حالت میں ہے۔ بستی جیرائن ندی کے کنارے واقع سبز و شاداب ہے۔

سید سلیمان ندوی

(۱۸۸۵ - ۱۹۵۳ء) ولد سید ابوالحسن ولد حکیم محمد شیر (حکیم محمدی) تعلیم بڑے بھائی حکیم سید ابوحبیب صاحب سے، پھلواری شریف، چند ماہ مدرسہ امدادیہ دربھنگہ، ۱۹۰۱ء میں مولوی محمد احسن استھانوی کے ساتھ دارالعلوم ندوہ گئے۔ اس وقت وہاں کے اراکین میں مولانا محمد علی مونگیری، شاہ سلیمان پھلواری اور مولانا شبلی نعمانی تھے۔ ۱۹۰۴ء جب شبلی نعمانی اس کے ناظم ہوئے تو سید سلیمان ندوی کو اپنی تربیت میں لے لیا۔ ۱۹۰۷ء میں لکھنؤ میں دستاربندی کی تقریب تھی۔ حاضرین مجلس نے فرمائش کی سلیمان ندوی صاحب نے علوم وقدیم وجدید پر جو مضمون پڑھا ہے ٹھیک ہے۔ لیکن ایک تقریر عربی میں ہونی چاہیے تاکہ طلباء کی عربی تعلیم کا حال معلوم ہو۔ سید سلیمان ندوی صاحب نے عربی میں ایسی دلکش اور جامع تقریر کی کہ مجمع متحیر ہوگیا۔ یہ تقریر فی البدیہہ کی تھی کیونکہ موضوع کا انتخاب، علامہ شبلی کی فہمائش پر اسی وقت خواجہ غلام الثقلین نے کیا تھا ؎ ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کیوں کر ہوئی۔

یہی موضوع تھا۔ شبلی اس قدر خوش ہوئے کہ اپنا عمامہ اتار کر شاگرد کے سر پر باندھ دیا۔

۱۹۰۸ء میں آپ ندوہ میں استاد مقرر ہوئے، ۱۹۱۰ء میں مولانا ابوالکلام آزاد کی دعوت پر الہلال کے ایڈیٹر ہوئے۔ ۱۹۱۲ء میں دکن کالج کے پروفیسر ہوئے۔ ۱۹۱۴ء میں علامہ شبلی کی وفات کے بعد، ان کی وصیت کے مطابق، سیرت النبی کی تکمیل میں لگ گئے۔ اور چھ ضخیم جلدوں کو مکمل کیا۔

دارالمصنفین کے بانی گو شبلی نعمانی تھے۔ لیکن سلیمان ندوی نے اس کو منزل استقلال تک پہنچایا۔ ۱۹۳۳ء میں سید صاحب، سر راس مسعود اور ڈاکٹر اقبال کے ساتھ شاہ افغانستان کی دعوت پر کابل گئے۔ غزنی اور قندھار بھی دیکھا ۱۹۳۵ء میں آئین فوجداری کے شرعی قوانین کی تدوین کے لئے ان کو منتخب کیا گیا۔ کانپور کی مسجد کا واقعہ اور جنگ بلقان میں طرابلس کی لڑائی سے کافی متاثر ہوئے۔ ہندوستان کے مسلمانوں میں انتشار اور گھبراہٹ پیدا ہوئی تو ان کی قیادت کے سرگروہ میں یہ بھی پیش پیش تھے۔ ۱۹۱۵-۱۶ء میں مولانا عبدالباری فرنگی محل کی سیاسی تحریکات میں شامل ہو گئے۔ ۱۹۱۷ء میں علمائے بنگال کے اجلاس کی صدارت کی۔ ۱۹۲۰ء میں مولانا محمد علی کی قیادت میں جو وفد یورپ گیا تھا اس میں یہ بھی تھے۔ ۱۹۲۱ء احمد آباد کانگریس کی مجلس عاملہ کے رکن اور پھر خلافت اور جمعیۃ العلماء ہند کے ممبر ہوئے۔ ۱۹۲۴ء میں حجاز گئے۔ ۱۹۳۶ء میں آل انڈیا فلسطین کانفرنس کی صدارت کی۔ ۱۹۴۳ء میں دارالمصنفین علی گڑھ آ گئے۔ اس وقت دل کا عارضہ ہو گیا۔ ۱۹۴۹ء میں حج کے لئے روانہ ہوئے۔ وہاں سے بمبئی پہنچے پھر بھوپال گئے۔ مارچ ۱۹۵۰ء میں کراچی چلے گئے۔ ۱۹۵۲ء میں ڈھاکہ ہسٹاریکل کانفرنس کی صدارت کی۔ ۱۹۵۳ء میں پھر عارضہ دل کا حملہ ہوا۔ ۲۲ نومبر، اتوار

۷½ بجے شام کو دیسنہ کا نیر اعظم کراچی میں غروب ہوگیا۔ آپ کی بیشمار ادبی خدمات اور تصنیفات ہیں۔

مولوی سید ابوظفر ندوی (۱۳۰۷ھ۔) تعلیم از مولوی مقصود پھر اپنے ماموں صغیر الحق سے، اسکے بعد دیسنہ میں سید ابو حبیب سے (برادر بزرگ سلیمان ندوی) اس کے بعد دارالعلوم ندوہ میں، جہاں ۱۹۱۱ء میں تعلیم ختم ہوئی۔ تغیر پر پہلا مضمون رسالہ "الرفیق"، رنگون میں چھپا، تاریخی مضامین لکھنے لگے۔ شبلی نعمانی اصلاح کرتے۔ علمی صلاحیت ایسی بڑھی کہ ڈاکٹر کی ڈگری لینے والے طلبا آپ سے مشورہ لینے لگے۔ بمبئی اور گجرات کی یونیورسٹیوں نے ایم، اے میں تعلیم دینے کی سند ان کو دی تھی۔ سب سے پہلی ملازمت ملتان میں، پھر رنگون میں، پھر بمبئی گئے اور احمد آباد گاندھی کالج میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ پھر شانتی نکیتن میں لکچرر رہے۔ اٹھائیس سے زائد آپ نے کتابیں لکھی ہیں۔ جن میں تاریخ گجرات (سہ جلد) تاریخ بوہرہ۔ تاریخ سندھ، تاریخ آل سبکتگین مظفر شاہی۔ گجرات کی تمدنی تاریخ۔ سنسکرت کتابوں کا فارسی میں ترجمہ۔ گجرات کے فارسی مصنفین۔ کافی مشہور ہیں۔

پروفیسر نجیب اشرف ندوی ولد سید محمد مبین کی پیدائش ۱۹۰۱ء کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم گھر پر۔ اس کے بعد زیر درس سید سلیمان ندوی ندوہ میں۔ ابتدائی تعلیم مرہٹی زبان میں ہوئی تھی۔ میٹرک۔ آئی اے درجہ اول میں پاس کیا پٹنہ کالج سے بی، اے کی تیاری کر رہے تھے مگر ترک موالات کی شورش میں انہوں نے پڑھنا چھوڑ دیا اور قومی تحریک میں سرگرم ہوگئے۔ ہندوستانی پرچار

مین حصہ لیا۔ زبان کے معاملہ میں مہاتما گاندھی کے ہم خیال تھے۔ ۱۹۲۴ء میں آپنے بی، اے درجہ اول میں کیا اور ۱۹۲۶ء میں ایم، اے میں فرسٹ کلاس فرسٹ ہوئے اس کے بعد دار المصنفین کے رفیق بن کر اردو کی خدمت کرنے لگے ۱۹۳۰ء میں گجرات کالج احمد آباد میں فارسی کے پروفیسر اور ۱۹۳۱ء میں اسمعیل یوسف کالج کے شعبۂ اردو کے پروفیسر مقرر ہوئے وہیں ریٹائرڈ ہوئے اور حال ہی میں انکا انتقال ہوگیا۔ ادبی خدمات آپ کی کافی ہیں۔ اسی طرح اور بھی متعدد ہستیاں یہاں کی ہیں طوالت کے باعث صرف نام پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔ مولوی سید عبد الحکیم رحمانی، مولوی بشیر الحق بیدل، مولوی سید نجم الہدیٰ۔ مولانا صباح الدین عبد الرحمن (دار المصنفین کے روح رواں) سید الحق عاشق، سید شہاب الدین دیسنوی، سید مصباح الہدیٰ۔ سید عبد الحیٰ رضا، پروفیسر سعید رضا۔ پروفیسر سید منظر الحق، پروفیسر منظر الحسن (کٹک)، پروفیسر مصطفےٰ کریم، مولوی عبد الحفیظ ندوی، مولوی محمد قاسم، مولوی عبد العظیم شاغل، مولوی عبد السبحان، حاجی سید محمد حسین، مولوی سید عبد النعیم رجسٹرار، مولوی سید قمر الحق۔ مولوی سید عبد القیوم — یہ سب دیسنہ کے چاند ستارے ہیں۔

پہلا خاندان میر صدر الدین کے چار بیٹوں (میر محمد نجیب۔ میر محمد نعیم میر علی شیر اور میر محمد شیر سے شروع ہوتا ہے۔ میر صدر الدین بن میر سید سلیمان کا سلسلہ ۲۹ پشت کے پہلے، حضرت بی بی فاطمہ رضؓ سے مل جاتا ہے۔

پہلی شاخ — میر محمد نجیب بن میر صدر الدین رح

(۱) میر حمید (۲) میر عظیم الدین (۳) میر نصیح الدین

میر حسن علی لاولد — میر حسین علی (ڈومن) — میر امام علی (لاولد)

(۱) میر فیاض علی (۲) میر فتح علی = بی بی آسیہ (۳) میر دوست علی

میر فیاض علی بن میر حسن علی کا خاندان

(۱) میر امید علی = (۲) میر واعظ علی = بی بی نصیبن بنت خزن بنت فضل حسین بن خادم علی (ڈیہریا)

بی بی عیدن = طالب حسین میاں

بی بی جمن = ہرگانواں

(۳) میر نیاز علی = بی بی امن بنت بی بی واصلہ و میر دوست علی (یکپیتی) (۴) بی بی بھتو = میر امجد علی

میر دوست علی بن میر حسین علی بن میر عظیم الدین محمد نجیب بن صدر الدین

(۱) میر امجد علی = بھتو بی بی (۲) میر امانت علی = بی بی فصیحن بنت میر موہن (۳)

(۱) میر اقبال علی = نجم النساء بنت حسین بخش بن ثنا واللہ از اولاد سید احمد جاجنیری۔ مقیم حسین آباد

میر حسان علی = بی بی وزیرن بنت قاسم علی (۴)

بی بی سوہن = حامد حسین میاں

(۱) فاطمہ = بشارت علی (یکپیتی) (۲) واجن = عبد العزیز (دسنہ) (۳) زینب = مسیح اللہ (استھانواں)

(۴) الطاف حسین = جاتن (۵) الفت حسین = بی بی نظرن

(۱) حاجی سید وزیر الدین = مخدومن بنت جنت حسین (۲) سعید الدین = لطیفن (میر نگر) (۳)

رسولن = لیاقت حسین (۴) غفورن = امیر حسن مہانند پور

(۱) محمودہ = سعید الدین (رصوی) (۲) انیس = شادی (مہانند پور) (۳) محمد جمیل = موڑا تالاب بہار شریف

(۴) عفیفن = شمس الہدیٰ (۵) محمد احسن = کبریٰ بنت تفضل حسین (مہانند پور)

(۵) محمد احسن = کبریٰ بنت تفضل حسین (مہانندپور)

(۱) محی الدین = سلمہ بنت اصغر حسین (۲) قطب الدین = صالحہ بنت امیر حسن استھانواں (لاولد)

(۳) اکرام الدین = (۱) منگلن بی بی = (۲) دھرہرہ میں جس سے ۷ لڑکے ۲ لڑکی (۴) صلاح الدین = نجمہ خاتون بنت عبدالرحمن

(۵) شہر بانو = مظفر حسین ولد امیر حسن استھانواں، (۶) نور جہاں = محمد نذیر ولد نصیر الدین (ملانواں)

(۷) حسنہ = عبدالفتاح ولد راحت حسین (نور پور) (۸) صباح الدین عبدالرحمن = بی بی حسن افروز بنت بی بی زہرہ بنت عبدالصمد
(مصنف مدیر معارف اعظم گڈھ)

(۹) محمد شاہ مصطفیٰ = حور بانو بنت عبد السلام (۱۰) حامد مصطفیٰ (۱۱) راشد مصطفیٰ (۱۲)

(۱۲) شہلا بانو = محمد انعام بن عبد السلام

سید سلیمان ندوی =(۱) بنت ابو یوسف (چچازاد بہن)

محل اولیٰ سے

(۱) ابو سہیل (ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کراچی) (۲) لڑکی = نواب اشرف

نقی اشرف (اسٹیٹ بینک پاکستان میں)

دوسری شادی دیسنہ میں جس سے کوئی اولاد نہیں تیسری شادی مولانا شفیع داودی کی بہن سے

(۱) سید محمد سلیمان (۲) لڑکی = ابو عاصم ایڈوکیٹ (۳) شکیلہ خاتون = سید حسن D.A.S.

(امریکہ میں پروفیسر) ممبر بورڈ آف ریونیو - یوپی

سید انوار الحسن (حوالدار انپکٹر) = شادی استھانواں

(۱) عمر دراز (۲) سرفراز

سید قمر الحسن (L.C) = بنت سید حسین بخش

(۱) سید سہیل (۲) سید حسیب

سید نجم الہدیٰ = بنت قمر الہدیٰ بلبلی (حالمقام بہار شریف

(۱) ببن (۲) عین الحق

پروفیسر عبد السعید

(۱) پروفیسر عبد الحی = بنت عبد الحنان دیسنہ (۲) پروفیسر عبد القوی = کاغذی محلہ میں (۳)

(۳) عبد الولی = بنت مولوی غفران (اوگانواں) (۴) فینی =

(۱) مسعود رضا (چاند) (۲) پنکی (۳) فیری - (۴)

سید صلاح الدین = بنت نور الحسن (سید سہیل کی پھوپھی)

(۱) امتیاز الدین (۲) اعجاز الدین (۳) ریاض الدین (۴) سنج (۵) منن (۶) ٹنی

سید حسین بخش = چھوٹی پہاڑی (بہار شریف)

(۱) عابدہ خاتون (۲) ماجدہ خاتون (۳) ساجدہ خاتون (۴) راشدہ خاتون (۵) وارثہ خاتون

نوٹ :۔ ۱ عبد الحفیظ ندوی، پروفیسر عبد السعید کے بڑے بھائی کی شادی رقیہ سے ہوئی - حالمقام کراچی ہے - ان کی بھتیجی تارہ اندنوں جدیہ (نارتھ بہار) میں رہتی ہیں پروفیسر نجیب اشرف تمیزن خاتون کے فرزند ہیں - ریٹائرڈ پروفیسر اردو، فی الحال زین منزل پٹنہ میں رہتے ہیں - پروفیسر تکیل دسنوی، راونشا کالج کٹک سے منسلک ہیں -

(۲) مجید النبی (ولد حبیب النبی) کے تین لڑکے افتخار النبی، اخلاق النبی اشفاق النبی۔ اور دو لڑکیاں سودا خاتون۔ بشرہ خاتون۔ افتخار النبی کی شادی بہیڑیا میں ہوئی۔ صباح الدین عبدالرحمٰن ان کے سگے خلیرے بھائی ہیں

پروفیسر سعید رضا کی شادی، بنت ظہور الحسن (دلیسنہ) سے ہوئی۔ ان کی لڑکی "نارد" کا بیاہ حسن رضا مونگیر سے ہوا۔ جن سے تین لڑکا اور ایک لڑکی ہوئی۔ (۱) رضی حسن = پھوپھیری بہن سے (کنڈا ہیں) (۲) اعجاز حسن = بنت عبدال[illegible]
(۳) فیاض حسن (۴) شاہینہ بانو = ڈاکٹر فضل الدین (رہوئی)

حکیم لیاقت حسین

(۱) عبدالحفیظ = بنت حکیم ابوحبیب (۲) پروفیسر سعید رضا (سینٹ زیور کالج بمبئی) (۳)

(۳) سعیدہ دانا (۴) معین الدین (۵) محمد توحید (۶) محمد مظفر (۷) محمد نظیر

حکیم ابوحبیب (سید سلیمان ندوی کے بھائی)

(۱) سید ابوظفر ندوی پروفیسر گجرات یونیورسٹی (۲) تین لڑکیاں جن کی شادی دیسنہ میں ہوئی ہے۔ (بڑے داماد عبدالباری اوریسر N.W.R پاکستان منجھلے عبدالحفیظ ندوی، ہیڈ مولوی کھڑگپور۔ چھوٹے حکیم سید نجم الہدیٰ۔ ہیڈ مولوی آرہ۔ ضلع اسکول)

پروفیسر سید ابوظفر کی ایک لڑکی کی شادی، عبدالمقیط (۵ اکاشی ناتھ ملک لین) میں سے ہوئی۔ دوسرے کی اظہار الحق سے ہوئی ہے جو پٹنہ میں مرکزی پبلک ڈیپارٹمنٹ میں ہیڈ کلرک ہیں۔

مولوی اشرف حسین کا سلسلہ (۱) حاجی سید حبیب النبی = بنت میر ظہور الحق (دیپتین)

(۱) وحید النبی = بنت ظہور الحسن (دیسنہ) (۲) مجید النبی = دلیسنہ میں (۳) سکینہ = حافظ تراب علی (دیوکلی)

(۴) حسینہ = سید محمد احسن پلیڈر ولد تراب علی (دیوکلی)

سکینہ = حافظ تراب علی (دیوکلی)

(۲) سید کمال احسن =(۱) بنت قمر الحق (۱) نہال احسن ایڈوکیٹ A.R.P، چیرمین باڑھ میونسپلٹی

تکیل احسن (انجینئر کراچی)

کمال احسن کی دوسری شادی دلی کے قرب وجوار میں ہوئی۔ جن سے کثیر اولاد ہے۔

وحید النبی صاحب کا خاندان

محل اُولیٰ

(۱) انوار النبی = بنت حافظ امین احمد (شیخپورہ بازیدپور) (۲) مختار النبی = بنت سید عبد السلام سب جج (حیدر آباد دیسنہ)

محل ثانی سے

(۱) لڑکا = اصغری خاتون بنت مبین میاں) (۲) فخر النبی = بنت اظہار الحسن (بازیدپور)

(۳) شبینہ بانو = ہلال احسن (باڑھ) پروفیسر سعودی عرب)

(۱) انوار النبی = بنت حافظ امین احمد (شیخپورہ بازیدپور)

(۱) شمو (۲) اسدن (۳) احمد (۴) مجوّ (۵) مستو (۶) زرینہ (۷) شمع

(۲) مختار النبی = بنت عبد السلام سب جج حیدرآباد (دیسنہ)

(۱) مہدی مختار (تقی) (۲)، نوشابہ بانو (۳) صائقہ بانو (نریمان) (۴) یمنی نازبانو (۵) نور الصبا بانو

فخر النبی (ولد وحید النبی) = بنت اظہار الحسن پیش کار (بازیدپور)

(۱) گڈو (۲) ٹیپو (۳) نغمہ (۴) تنہ (۵) تبسم۔

میر یوسف علی، میر فصیح الدین کے تیسرے لڑکے

(۱) بی بی ساجو = کریم اللہ بن صفدر علی (گیلانی) (۲) میر لطیف حسین = بی بی حورن (جھجو محلہ بہار شریف)

(۳) بی بی زینب = میر رمضان علی عسکری (شیخپورہ)

میر تصدق حسین

(۱) ولی عالم = شادی در حسین آباد (۲) رضا عالم = حسنیٰ بنت خاتون

(۱) ظہور عالم = دختر حافظ معین الدین (شیخپورہ) (۲) فخر عالم = نواسی ڈپٹی یعقوب (بسٹہ)

(۳) صفحہ ۴۶

(۳) بی بی زہرہ عرف جاہو = زین الحق (۴) بدر عالم

بی بی زینب بنت میر یوسف علی

(۱) میر سلامت علی = بی بی صغرا (۲) میر بشارت علی = بی بی شریفن بنت بی بی جمیلن

(۱) ابوطاہر (۲) فاطمہ = عبد الوحید بن محمد احسن (شیخوپورہ)

(۱) وصی احمد (دامو) = شادی بچپن (۲) حسینہ = جمال محمد جان (ویاڈی) (۳) ...

(۱) سلطان ظفر = بی بی شوکت

(۳) بی بی جہانا = شادی ادکھدی (۴) محمد سمیع

شوکت آراء = سلطان ظفر

سید ابوطاہر بن میر بشارت علی =

محل اولی سے

(۱) سنجیدہ = فضل رب ارول اگیا، (۲) ابوظفر آزاد = عطیہ بنت علی نظیر (۳) چار اور لڑکے

(۱) ٹیپو سلطان (۲) سراج الدولہ (۳) شیر شاہ (۴) چاند بی بی (۵) شاہین (۶) عفیفہ ظفر

ابوذر محمد انیس ولد سید ابوطاہر کی دوسری اولاد وقار رئیس۔

دوسری شاخ - میر محمد نعیم پسر دوم میر صدر الدین

(۱) میر نیاز علی (۲) میر رحم علی (۳) میر محمد اسلم (لاولد)

لڑکی = شادی، یکساری

(۱) میر یوسف علی (۲) میر غلام علی (۳) میر ظفر علی

دو چار لڑکے ایک لڑکی میر عاشق علی - میر ناصر علی (صفحہ ۴۷ پر)

میر عاشق علی
(۱) میر کرامت علی = بی بی امیرن

میر باصر علی
(۱) میر سخاوت علی = امامن بی بی
دو لڑکے ایک لڑکی

(۱) میر رحمت علی (اچھو) = رمضو (۲) ظہورن = شادی (استھانواں) (۳) قسمین = شادی (میرنگر) م
(۴) بی بی عاشورہ = شادی بہیڑیا)

نوٹ :- میر حسن بخش (میر حسینی ولد میر سخاوت علی - بی بی بصیرن - میر جمال علی -
اور بی بی صالحہ بنت سیف علی کی نسلیں بھی چل رہی ہیں -

تیسری شاخ - میر علی شیر ولد میر صدر الدین رح

(۱) میر انور علی (۲) قاضی میر فضل علی (۳) میر بکھو (۴) میر کریم اللہ (۵) میر سلام اللہ (۶) بی بی ننگن =
(شادی استھانواں)
(۱) لڑکی = میر دوست علی (پچپین)
(۲) لڑکی والدہ حکیم سلطان استھانواں

(۱) ابراہیم علی = کلیمہ بنت کلیم (۲) عباس علی = بی بی بھکن (ساں مجید پور) (۳) مراد علی = بی بی نامن
بنت واحد علی

(۴) بھکورن = امام بخش بن کریم اللہ (ڈمرانواں) (۵) نگینہ = احمد حسین ولد غلام نجف ڈمرانواں

نوٹ :- میر ابراہیم علی بن فضل علی کے دو لڑکے اور تین لڑکیاں ہوئیں -
ایک کی شادی رحیم بخش ولد امام بخش ڈمرانواں سے ہوئی - اس طرح میر
تفضل حسین ولد میر ابراہیم ، میر صفدر علی ولد میر ابراہیم علی ، میر مہدی ولد میر صفدر شیر
میر عباس علی ولد میر فضل علی ، میر مراد ولد میر فضل علی کی نسلیں درنسل -

گیلانی، ڈمرانواں، یکرنگا سرائے۔ کنبٹ کول، استھانواں، ادکھدی، یکساری۔ بہڑیا، اہرانواں، ررھولی، کنڈا اور موضع بافر پور بانک ضلع مونگیر تک پھیل گئی (جیسا کہ نسب نامہ سادات و ملوک دیسنہ سے پتہ چلتا ہے)۔

چوتھی شاخ - میر محمد شیر بن میر صدر الدین

میر رجب علی

(۱) لڑکی = شادی استھانواں (لاولد) (۲) میر پیمبر بخش (۳) میر داور بخش (۴) میر واحد علی (۵) میر نعمت علی (۶) میر وجیہہ الدین (میر منگن)

میر داور بخش

(۱) آسیہ = میر فتح علی (۲) میر قلندر بخش (۳) میر حسین بخش = بی بی بکھورن

(۱) میر لطیف حسین (۲) بی بی بدرن = حکیم محب الحق (۳) میر حیدر بخش (لاولد) (۴) لڑکی شادی باڑھ (۵) میر صابر حسین = بی بی وزیرن بنت میر ریاض۔

نوٹ:- میر صابر حسین سے ایک لڑکا تین لڑکیاں ہوئیں۔ لڑکے سے نسل ہنوز چل رہی ہے۔ دیوکلی۔ ادکھدی۔ چوڑی چک بہار۔ دیسنہ، سورج گڑھا۔ ضلع مونگیر، استھانواں، بازید پور، اور حسین آباد ضلع مونگیر سے رشتہ داریاں ہیں۔

دیسنہ کے ملکوں کا شجرہ

دیسنہ کے ملکوں کی نسل مختلف خاندانوں سے تعلق رکھتی ہے۔ کیونکہ ان کی ایک جماعت دیسنہ آئی تھی۔

پہلا خاندان :۔ (۱) منشی عاشوری (لاولد)۔ (۲) منشی بندہ علی

(۱) لڑکی = اصغر حسین ولد طفیل علی (دیسنہ) (۲) لڑکی = بشارت کریم (بیڑھکا) (۳)

(۳) منشی محمدی = بی بی نضیرن بنت ملک ناصر علی انڈھوس

(۱) بی بی مجیدن (لاولد) (۲) بی بی علیمن = فدا حسین (چنڈاسی)

(۱) بی بی عزیزن = ملک منظر (ملک چک)

(۱) بی بی قیمن = شادی در انڈھوس

دوسرا خاندان :۔ ملک طفیل علی

مولوی اصغر حسین

(۱) لڑکی = امتیاز کریم (آرٹھا) (۲) لڑکی = محمد سعید وکیل دیسنہ (۳) بی بی سعیدن = نصیر الحق (ملک احمدی جواڑدی ساکن دیسنہ) (۵) عبد الرحمن (لاولد)

تیسرا خاندان = ملک ولایت حسین ولد ملک حاتم علی

(۱) ظہیر الحق = بنت ظہور الحق (رانکر) (۲) نصیر الحق عرف ملک احمدی (جواڑدی)

(۱) انظار الحق (۲) ظفر الحق (۳) کبریٰ = ڈاکٹر علی حسن رانکر (کلام حیدری کے نانا) (۴) لڑکی = عبد الماجد (لوہرہ) (۵)

(۵) لڑکی = مظاہر الحسن (کوسی) (۶) لڑکی = شادی (بنی نگر گکراٹ)

چوتھا خاندان

دائم علی

(۱) خلیفہ ملک انور علی (۲) نام نہیں معلوم

(۱) محمد ناظر = (۱) بنت داروغہ کریم الدین بھنڈاری (۲) محمد صدیق مختار = شادی بیوڑھکا (۳) لم

(۳) لڑکی = ملک ابوالبرکات (دلینہ) (۴) لڑکی = حکیم ملک عبدالعزیز براتی

محل اولیٰ سے

(۱) بجیبن = عبدالغنی مختار (بین کھرابہار) (۲) ڈاکٹر احمد کریم = میمونہ (۳) محمد کریم = بنت ابوالبرکات (استھانوان) (۴) بدل الکریم (۵)

(۱) مصطفیٰ کریم (۲) مرتضیٰ کریم (۳) مقتدیٰ کریم (۴) میجر ملک مختار (۵) بشریٰ (۶) عتیقہ (۷) لیقہ (سبھوں کی نسل قائم ہے)

محل ثانی سے

(۵) عین الحق (۶) سائرہ = ڈپٹی وحید (لاولد) (۷) فرشتہ = ملک عبداللہ برناواں

ملک محمد صدیق کے تیسرے لڑکے ڈاکٹر علی امام اور چوتھے داروغہ اختر امام بڑی شہرت کے مالک تھے۔

پانچواں خاندان :۔ (۱) ملک ذوالفقار حیدر = (۱) بنت عنایت کریم (استھانوان) (۲) ملک یاد حسین = (۲) بی بی آمنہ زوجہ عبدالغفور (لاولد)

چھٹا خاندان

ملک حیدر حسین

(۱) عبدالعزیز = بنت انور علی (۲) عبدالمجید = بنت فرمان علی (ککھراواں) (۳) عبدالحیٔ = بنت عبدالحفیظ استھانوں (۴)

محمد یونس

عبدالقیوم

صفحہ ۵۱
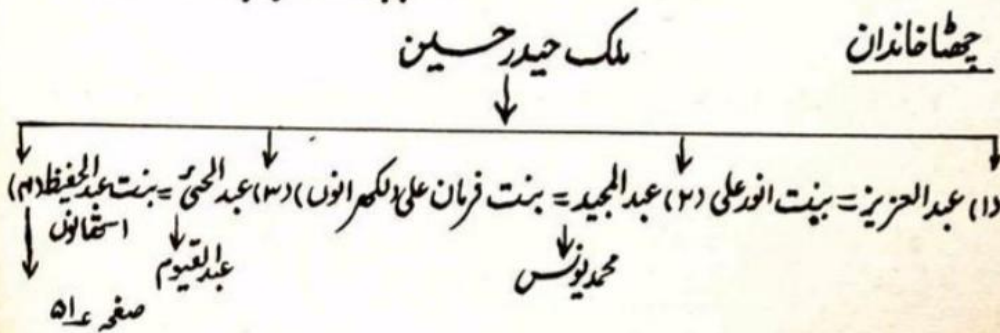
(۴) خیراتن = حفاظت کریم مانسگھ پور (۵) تمیزن = نذیر احمد (۶) فاطمہ = برکت علی (شیخوپورہ)

ساتواں خاندان

ملک نجابت حسین (نجو) = شادی درسویت

(۱) لڑکا = عمران بنت ملک حسنو (۲) ریاست حسین = فاطمہ بنت ملک حسنو
(لاولد)

داروغہ محمد یونس = بنت ملک ضمیر الدین

(۱) محمد یوسف (سینٹرد) (۲) منظور حسن (۳) محمد ذکی (۴) محمد روح الدین (۵) محمد صبیح الدین (۶)

(۶) کبریٰ خاتون = داروغہ انعام الحق (۷) عطیہ (۸) صولت خاتون (۹) افزا خاتون

آٹھواں خاندان

(۱) ملک جواد علی = جوادن (۲) لڑکی = ملک تاج علی (عطارجی) (۳) خورشید علی = شادی استھانوں وہیں رہ گئے
(لاولد)

عبدالغفور وکیل (تین شادیاں کیں)

محل ثانی سے ذاکرہ خاتون = نور الہدیٰ (چاند) محل ثالث از دختران حکیم شرف الحق

طاہرہ خاتون - چمن (لڑکا)

(۱) روشن آراء = سراج الدین جمال بن خان بہادر محمد توحید (D.S. Police)

نواں خاندان:- ملک واحد علی

(۱) ملک حسن علی (حسنو) = (۱) ملک چک میں (محل اولیٰ سے) (۲) ملک تاج علی

(۱) کبیر الدین (۲) عمرن (۳) نظیر الدین (۴) ضمیر الدین داروغہ (۵) محمد توحید (۶) محمد وحید (۷)

(۷) فاطمہ = ریاست حسین (۸) بی بی (۹) لڑکی = اولیٰ عبدالغفور وکیل - دیسنہ

دسواں خاندان:- (۱) حکیم رحیم الدین (۲) حکیم باقر حسین (۳) حکیم عبدالجلیل — اول الذکر کثیر الاولاد تھے۔

گیارہواں خاندان :- ملک کلب حسین

(۱) محل اولی - ملک احمدی (۲) محل ثانی (ملک عبدالرزاق)

(۱) مظہرالحق (۲) نورالحق = بی بی عمرن استھانواں (۳) بشیرالحق = شادی در استھانواں

خدیجہ (بُبّنی) = شمس الدین مختار (کھٹا)

(۱) نجم الہدیٰ (بہاری) (۲) ننھی (۳) منّی (۴) ایک لڑکا -

(محل ثانی) ملک عبدالرزاق سے

داروغہ عبدالجبار

(۱) عبدالباقی (اللہ رکھو = بین کھیرایس (۲) عبدالہادی (۳) محمد ہارون (۴) ساجدہ خاتون = ڈاکٹر محمد انیس

(۵) عابدہ خاتون = انیس الرحمٰن (پیر ڈھکا) (۶) افروزہ خاتون

بارہواں خاندان ملک موہن

(۱) وصی احمد (۲) بی بی عاشورن (۳) شفیع احمد = ملک چک (۴) ولی احمد = بنت ذوالفقار حیدر، دس

(۱) داروغہ مقبول احمد = بنت سخاوت حسین (رانگڑ لاولد) (۲) لڑکی = داروغہ ملک نجم الدین استھانواں (لاولد)

تیرہواں خاندان ملک بخش علی

(۱) محمد اسحٰق (۲) بی بی صبیرن (لاولد) (۳) محمد جیلانی = ہمشیرہ برکت حسین (شیخپورہ)

چودہواں خاندان

ملک لطافت کریم

(۱) حفاظت کریم (چھکو) (۲) بشیر الحق (۳) محمد کریم (سسرال میں بس گئے)

(۱) حافظ عین الحق = ر انکٹر (مقیم بھوپال) (۲) انیس الحق = میجر ادھر ہیرا (۳) رئیس الحق (لاولد)
(یہیں بس گئے)

پندرہواں خاندان :-

ملک دمڑی = ان کی ایک اولاد ہوئی کریم الدین (لاولد)

حکیم سید لیاقت حسین کو لاکھوں فارسی اشعار ازبر تھے، حافظ قرآن ہونے کے علاوہ ہزاروں مفید اور چست فقرے دوسری کتابوں کے نوک زبان پر رکھتے تھے۔ حکیم رشید النبی بانکی پور پٹنہ میں خدابخش لائبریری کے مقابل اب تک ان کا مکان ہے۔ یہیں وہ طبابت کرتے تھے۔ زیادہ تر امراء کا طبقہ ان سے متاثر تھا۔ اکثر اوقات ڈاکٹروں کو مات کھانا پڑتی تھی۔ حکیم عبدالعزیز لکھنوی کے شاگرد تھے۔ حکیم مولوی محمد حنیف۔ درس و تدریس سے دلچسپی تھی۔ فارسی نحو میں "خیر المصادر" اور عربی میں "الصرف والنحو" ان ہی کی لکھی ہوئی ہے۔ اپنچ بانکی پور میں ان کے مضامین "ابوالمجدد" کے نام سے چھپتے تھے۔

حافظ محمد تجمل حسین :- بذلہ سنج، خوش مزاج، مقرر، خوش پوش، خوش باش۔ مولانا فضل الرحمٰن قدس سرہ کے خلیفہ بھی تھے۔ مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ کے سابق مدرس مولانا سید محمد قاسم ان ہی کے پسر تھے۔ علامہ شبلی نعمانی آپ کے ہم جماعت اور دوست تھے۔ ان کے متعلق "حیات شبلی" میں، سید سلیمان ندوی نے ذکر کیا ہے)

موضع جانا

جانا کی تاریخ جاننے کے لئے نواب شیخ بہادر علی جان (بارطھ) کی بیاض کا ذکر کرنا اسلئے ضروری ہے کہ اس بیاض سے موضع جانا، موضع گواسہ شیخپورہ، موضع ہھونی، موضع ہنسوری، موضع کیسلا وغیرہ کے حالات پر بھی روشنی پڑتی ہے جن سے بہت سے واقعات کو سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔ وہ خود لکھتے ہیں۔

"موجودہ افسر خاندان کا نام معہ تاریخ پیدائش وجائے سکونت ومقام جائداد اوران کی اولاد کا نام بقید عمر۔ راقم سطور بہادر علی خاں۔ دوسرا بیٹا امام علی خاں مرحوم کا مقام گواسہ شیخپورہ پرگنہ غیاث پور، ضلع پٹنہ میں ۱۸۴۷ء کو پیدا ہوا اور برابر وہیں مقیم رہا۔ لیکن شادی کے بعد یعنی ۱۲۲۷ سنہ فصلی سے قصبہ بارطھ میں سکونت مستقل اختیار کی۔ زمینداری کچھ تو بختیارپور سے دکھن ہرلوت سے اوتر بیک حلقہ واقع ہے۔ اور کچھ بارڑھ سب ڈویزن سے پورب اور تھانہ مکانواں اور سب ڈویژن بہار و پرگنہ جمال پور ضلع مونگیر میں۔

بانیٔ خاندان کا نام ان کی پیدائش کا مقام اور ولادت ووفات کی تاریخ....

شیخ عبدالکریم راقم کی دادی کے لکڑدادا کو میں اس خاندان کا بانی اسلئے فرض کرتا ہوں کہ کاغذات کے ضائع ہوجانے سے اوپر کا حال بہ تیقن معلوم نہیں ہے۔ یہ شیخ صدیقی حضرت ابوبکر صدیق رض خلیفۂ اول کی اولاد میں سے تھے۔ ان کا مولد ومسکن گواسہ شیخپورہ تھا۔ جو ایک دیہات بارطھ سے چھ میل پورب ہے۔ ان کی پیدائش ووفات کی ٹھیک تاریخ کا اب نشان نہیں ملتا ہے۔ لیکن خاندان کے کاغذات سے جو اب باقی رہ گئے ہیں اس قدر پتہ ملتا ہے کہ ۱۶۵۱ء اورنگ زیب بادشاہ دہلی کے وقت میں موجود تھے۔ انہوں نے کبھی کوئی نوکری نہ کی اور نہ کوئی جائداد حاصل کی۔

شیخپورہ اپنے مولد و مسکن کی زمینداری پر قانع رہے (شیخ محمد آفاق ولد عبدالکریم کوتوال عظیم آباد تھے۔ ان کا دوسرا بیٹا دائم علی علاقہ حاجی پور کے عامل تھے۔ تیسرے بیٹے کا نام شیخ محمد قائم تھا۔

(۱) شیخ عبدالکریم کے بڑے بیٹے شیخ محمد آفاق پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی لیاقت و ہمت سے کام لیا اور اس خاندان کی عظمت و اقبال کی بنیاد کا پتھر رکھا۔ یہ وطن سے نکل کر عظیم آباد (پٹنہ) آئے اور کوتوال شہر جن کے چارج میں سارے ضلع کے مقدمات فوجداری ہوتے تھے۔ اس کے بیٹے کے اتالیق مقرر ہوئے۔ کوتوال شہر ان کی ذاتی لیاقت و حسن خدمت کی وجہ سے بہت قدر کرتا تھا۔ جب بیماری کے سبب کوتوال شہر نے رخصت لی تو ان کو اپنا عوض دیا۔ اسی قائم مقامی کے زمانہ میں شیخ محمد آفاق نے اپنی عمدہ کارگذاری و قابلیت انتظام سے حکام بالا دست کو بہت خوش کیا اور نائب صوبہ دار مہاراجہ شتاب رائے اور دوسرے حکام ان کا اعزاز و احترام کرنے لگے۔ جب کوتوال نے وفات پائی اور اس عہدہ پر شیخ محمد آفاق کی مستقل تقرری عمل میں آئی، اور ان کو اپنی استعداد و فطانت و عقل کے ظاہر کرنے کا پورا موقعہ ہاتھ آیا جس سے ان کے افسران بلا واسطہ و بواسطہ نہایت راضی و خوشنود رہے۔ کچھ دنوں بعد کسی کارنمایاں کے صلہ میں محمد شاہ بادشاہ دہلی کے دربار سے ان کے لئے خطابات خانی دائمی تجویز ہوا۔ یہ چونکہ لاولد اور پیدائشی اولوالعزم تھے اس لئے خاندان کی عظمت، شوکت کو اپنی ذات پر ترجیح دی اور خودغرضی سے کام نہ لے کر وہ خطاب جس کا خاتمہ ان کی ذات کے ساتھ ہو جاتا، اپنے منجھلے بھائی شیخ دائم علی کو دلوا دیا جو اس وقت تک اسی خطاب سے یاد کئے جاتے ہیں۔

دائم علی خاں اورنگ زیب ثانی کے زمانہ میں علاقہ حاجی پور کے عامل (گورنر) تھے

اور ۱۷۵۹ء میں ان کو خطاب "خانی و معظم الدولہ"، شاہ عالم بہادر کے عہد سلطنت
میں دربار دہلی سے دیا جانا تجویز ہوا۔ مگر دائم علی خاں نے اپنے چھوٹے بھائی شیخ محمد
قائم کے بیٹے احمد علی کے نام سے ۱۷۶۵ء میں وہ خطاب حاصل کیے، چونکہ
دائم علی خاں کا بجز ایک بیٹے کے کوئی وارث نہ تھا۔ اس لیے انہوں نے احمد علی خاں
کے بڑے بیٹے محمد افضل خاں کو اپنا وارث اور مثل متبنیٰ کے بنایا۔ محمد افضل
خاں کو بھی کوئی بادشاہی خدمت سپرد تھی۔ ۱۷۸۵ء میں کسی عمدہ کارگذاری
کے بدلے شیخ محمد افضل، دربار دہلی سے خطاب خانی و منصب یکہزاری
ذات و ششصد سوار برائے ذات خاص سے سرفراز ہوئے جس کا فرمان موجود
ہے۔ دائم علی خاں نے ۱۱۹۷ فصلی میں بمقام شیخپورہ انتقال کیا۔ احمد علی
خاں معظم الدولہ نے مفصلہ ذیل مواضعات خریدے۔

بکرا بزرگ، بکرا خورد، بکرا الیاس، بکرا اہیرن، بکر بیر محمد، صادق پور کرا،
بکانواں سکھ رائے، بکانواں، رشیدہ، بکانواں برنگھ، بکانواں ہربس،
رام پور۔ رستم پور، جو باڑھ سے پورب کچھ تھانہ باڑھ کے علاقہ کچھ تھانہ
موکانواں کے علاقہ میں۔ اور جگدیس پور ہٹیا عرف اقبال گنج۔ سکونت نظام
صوفی، اکبر پور بڑھوکا، مخدوم پور زنگی پور، کیلا، چرہ دی، بہار الدین بگھہ،
جو سب .... بہار کے علاقہ ہیں۔

احمد علی خاں معظم الدولہ نے ۱۲۱۴ فصلی بمقام شیخپورہ انتقال کیا
اور محمد افضل خاں نے بمقام بہار ان کی قبر پختہ حضرت مخدوم شرف الدین احمدؒ
بہاری قدس سرہ کے مقبرہ کے متصل ایک احاطہ میں دکھن طرف موجود ہے
مگر ٹھیک سن وفات معلوم نہیں ہے۔ محمد افضل خاں نے صرف ایک بیٹی بیبن کو
جو راقم کی دادی تھیں وارث چھوڑا تھا۔ اور انہوں نے اپنی زمینداری کا صدر مقام

بارڑھ میں جہاں اس وقت محکمہ رجسٹری ہے قائم کیا تھا۔

احسن اللہ خاں ولد دائم علی کی شادی شیخ محمد حسین ساکن موضع جانا جو بہار سے سات آٹھ میل پورب ہے۔ ان کی پھوپھی سے ہوئی تھی۔ ان کے صرف ایک بیٹے اقبال علی خاں تھے۔ اقبال علی خاں کی شادی شیخ احمد اللہ مرحوم وکیل عدالت ساکن محلہ لودی کٹرہ واقع شہر پٹنہ کی خالہ سے ہوئی تھی۔ لیکن کوئی اولاد نہ ہوئی۔ جب خود اقبال علی خاں نے ۱۲۲۳ فصلی میں انتقال کیا تو ان کی بیوی یعنی شیخ احمد اللہ کی خالہ کو ایک لاکھ روپیہ اور کل جائداد کا چوتھا حصہ دیا گیا۔ جس کو انہوں نے احمد اللہ کو ہبہ کر دیا۔

اس وقت اس خاندان کی اخیر صرف تین عورتیں رہ گئی ہیں (۱) اقبال خاں کی والدہ جن کا قیام شیخپورہ میں رہتا تھا (۲) دائم علی خاں کی اکلوتی ولاولد بیٹی فہمیدہ (۳) محمد افضل خاں کی بیٹی مسماۃ بیچن جن کی شادی ہمت علی خاں ساکن بک ڈنگا سے ہوئی تھی۔ پچھلی دونوں بہار بھیری محلہ میں ایک ساتھ رہتی تھیں۔ ان کے پختہ مکانات اب تک موجود ہیں اور وارثان مولوی عبدالعزیز مرحوم کے قبضہ میں ہیں۔ احمد علی خاں کے وقت سے اقبال علی خاں کے زمانہ تک کل معاش جس میں محمد افضل خاں کا جدی ترکہ و اپنی حاصل کردہ بھی شامل تھی یکجا رہی۔ صرف دائم علی خاں کی بیٹی کو اپنے باپ کا ترکہ تقسیم کے بعد ملا تھا اور محمد افضل خاں کی بیٹی یعنی راقم کی دادی (مسماۃ بیچن) کے تین بیٹے تھے۔ (۱) امام علی خاں (۲) واعظ الدین خاں (۳) سراج الدین خاں۔ دائم علی خاں کی بیٹی نے اپنی کل املاک امام علی خاں، واعظ الدین خاں کو لکھ دیں۔ اور سراج الدین خاں کو اس لئے کچھ نہیں دیا کہ انہیں اقبال علی خاں متبنیٰ کر چکے تھے۔ ۱۲۲۳ فصلی کے بعد کسی سنہ میں دائم علی خاں کی بیٹی نے بہار میں انتقال کیا۔ ان کی قبر بھی بہار

میں حضرت مخدوم شرف الدین احمد قدس سرہ کے مقبرہ کے پاس اسی احاطہ میں واقع ہے۔

امام علی خاں نے تین بیٹوں - امیر علی خاں، محمد بہادر علی خاں اور ایک بیٹی کو وارث چھوڑا - امیر علی خاں نے شہر پٹنہ میں بہ محلہ لودی کٹرہ مستقل اقامت اختیار کی اور راقم شادی کے بعد ۱۲۷۳ فصلی سے باڑھ میں اور ان کے بقیہ ورثار وہیں شیخپورہ میں مسکن گزیں رہے۔

(شجرہ شیخ بہادر علی خاں، رئیس باڑھ پٹنہ)

شیخ عبد الکریم
↓
(۱) شیخ محمد آفاق (کوتوال عظیم آباد) لا ولد - (۲) شیخ دائم علی خاں (عامل علاقہ حاجی پور = فہمیدہ)
(۳) شیخ محمد قائم

(۲) شیخ دائم علی خاں (عامل علاقہ حاجی پور = فہمیدہ)
↓
(۱) احمد علی خاں (معظم الدولہ - خان دائمی (۲) احسن اللہ خاں -
↓ ↓
(۱) محمد افضل خاں (عامل علاقہ حاجی پور) — اقبال علی
(منصب یکہزاری ذات و سو سوار)
↓
مسماۃ بی بی بیچن (بہادر علی خاں کی دادی - اور ہمت علیخاں کی زوجہ)
جن کا مزار پختہ مہونی میں رمضا پور جانیوالے راستہ پر ہے
↓
(۱) شیخ امام علی خاں — (۲) شیخ واعظ الدین خاں — (۳) شیخ سراج الدین خاں
(شیخ فضل امام کے ساڑھو)

شیخ امیر الدولہ
↓
شیخ نعمت علی
↓
ہمت علیخاں (ریک ڈنگوی)
بی بی بیچن کے خاوند

جو عبد العزیز زوج بی بی صغریٰ کے دادا تھے - (صفحہ ۵۹)

شیخ امام علی خاں

(۱) شیخ چراغ علی خاں (۲) شیخ بہادر علی خاں = منیرا ہمشیرہ شمس الدین جانا (۳) شیخ امیر علیخاں (۴) لڑکی

(۱) محمد حسن (۲) احمد حسن (۳) امیر حسن (۴) محمد احسن (۵) محمد یوسف (۶) علی حسن (۷) لڑکی (۸) لڑکی

شیخ بہادر علی خاں کے بیاض کے مطابق ذکر ہو چکا ہے کہ شیخ مولا بخش جانا کی پہلی شادی شیخ شمس الدین کی ایک بہن سے ہوئی۔ ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ مولا بخش کی دوسری شادی کولانواں میں ہوئی۔ شیخ مولا بخش کی سالی مسماۃ منیرا ہمشیرہ شمس الدین کی شادی بہادر علی خاں (باڑھ) سے ہوئی۔

مولا بخش = شادی کولانواں

(۱) غلام محی الدین (بیرسٹر کلکتہ ہائیکورٹ) = بنت بہادر علی خاں (باڑھ) (۲)

(۱) غلام شرف الدین۔
(۲) ایک بیٹی۔

(۲) غلام معین الدین (زمیندار) = بنت بہادر علیخاں (باڑھ) (۳)

(۲) غلام معین الدین = بنت بہادر علیخاں (باڑھ) دو لڑکیاں

(۳) غلام نظام الدین (زمیندار) = ہمشیرہ علیم الدین (جانا)
= (۲) بنت منشی تقی الدین (بلیھی)

محل اولیٰ سے ۔ حسن رضا ۔ لڑکی عمرا
محل ثانی سے ۔ دو بیٹے سلطان نور الدین
تین بیٹیاں ۔ حافظہ ۔ جمیلہ ۔ بانو ۔

نوٹ :۔ جانا کے مورث اعلیٰ حضرت عبد اللطیف تھے۔ ان کی اولاد بہار شریف محلہ بارہ دری میں ہے۔

شیخ توحید = شادی گواسہ شیخوپورہ

(۱) غلام قطب الدین = شادی گواسہ شیخوپورہ (لاولد) (۲) فرید الدین = شادی ہنوری (لاولد)

(محمد رازق وصادق (مہونی) کے پھوپھا)

منشی عبدالوحید مختار = شادی کولانواں

(۱) علیم الدین = شادی کولانواں (۲) مسماۃ کبریٰ = شادی جانا (۳) لڑکی = عبدالحلیم (جانا)

فخرالدین ولد واعظ الدین ولد موزنت حسین = بنت مولوی محمد کریم، رجسٹرار معافی

دو بیٹے - ایک بیٹی

موزنت حسین =(۱) مسماۃ عظیمن جانا

=(۲) دلین بنت شیخ بلاقی (لودی پور)

(۱) دولار محمد = مریم بنت محمد صدیق (مہونی) (۲) پیار محمد = خیر النساء بنت فرید الدین (دیاڈ) (۳)

(۳) نثار محمد = بنت ڈاکٹر عبدالمتین (ہنوری)

دولار محمد = مریم بنت محمد صدیق (مہونی)

(۱) انوار محمد = بنت محمود وکیل (کونند) (۲) ظفر امام =(۱) بنت اختر وکیل بازید پور) (۳)

(۳) جمیلہ خاتون = عبدالرحمٰن سپرنٹنڈنٹ اکسائز وکسٹم جیوٹھلو

(۱) خورشید انور - تین لڑکیاں۔

(۲) ظفر امام =(۱) بنت اختر وکیل بازید پور

=(۲) ابوعبیدہ وکیل مہونی

(۱) حسن امام (۲) علی امام (۳) شبنم (۴) نغمہ (۵) بے بی

(۳) جمیلہ خاتون = عبدالرحمٰن سپرنٹنڈنٹ اکسائز وکسٹم (جیوٹھلی)

(۱) صبیحہ = ڈاکٹر رفیق انور رحمٰن (مہونی) (۲) وجیہہ = ڈاکٹر حسین (چندو) ولد ماسٹر عثمان قیصل پور

(۳) عبدالحنان (چاند)

(۴) سعیدہ خاتون بنت دولار محمد = عبدالاحد ولد عبدالصمد قیصپور

(۱) تبسم (لڑکی (۲) گجو لڑکی (۳) ایک لڑکا

(۵) سنجیدہ خاتون بنت دولار محمد = افسر امام ولد منظور احسن (مہونی)

(۱) راشد (۲) روبی (۳) ناہید

شیخ جمیعت علی = ...

(۱) لڑکی = غلام مصطفےٰ مہونی مقیم کلکتہ (۲) علی کریم = لعل پورہ (۳) شیخ محبوب = شادی کورہ لگہ

نظام الدین۔ حسام الدین۔ ایک اور لڑکا

(۴) عبدالغنی = شادی جانا

حسام کی شادی مہونی کے عالو مودی کی لڑکی سے ہوئی۔

نوٹ ۔ شیخ جمیعت علی کی دوسری شادی سے مولوی رضا کریم صاحب کا خاندان چلا۔ اس گاؤں میں قابل ذکر ایک صاحب ضیاء الدین ہوئے۔ ان کی دو بہنیں تھیں۔

پیار محمد (برادر دولار محمد) = خیرالنساء بنت فریدالدین (دیاڈ)

آفتاب احمد عرف مراد = بنت حاجی نکو (بھدور)

صفحہ ۶۲ پر

آفتاب احمد عرف مراد = بنت حاجی نکو (بھدور)

(۱) نیاز (۲) امتیاز (۳) اعجاز (۴) شبانہ (۵) لیلیٰ

نثار محمد (برادر دولار محمد) = بنت ڈاکٹر عبدالمتین (ہنسوری)

(۱) جمال احمد = بنت محمود وکیل (کونند) (۲) کمال احمد = لعل پورہ (۳) آفتاب احمد = بنت ابراہیم حسین (ملکی بیگم)

(۴) ماہتاب احمد (۵) سلطان احمد (۶) جاوید (۷) شانتی (۸) ساہو (۹) عالیہ (۱۰) عائشہ
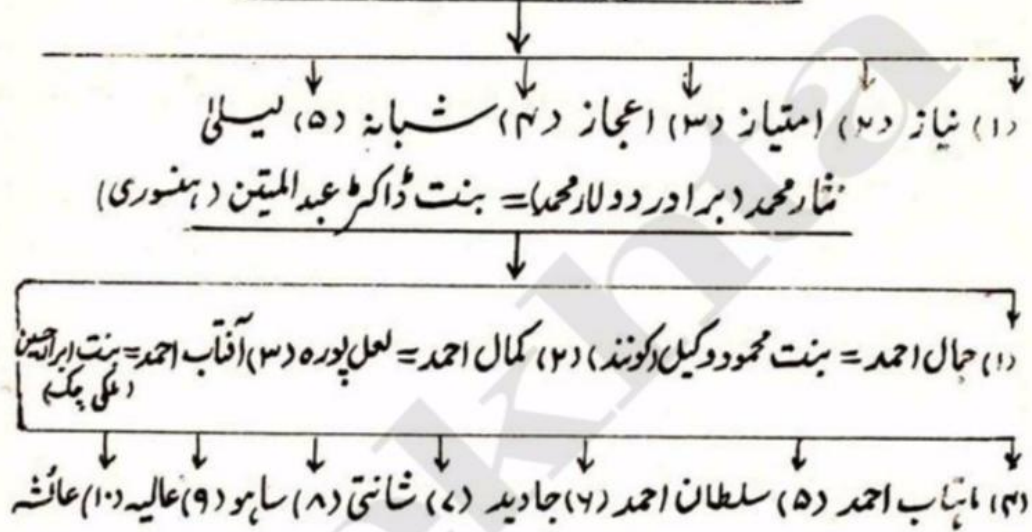
ممول زمیندار کی بستی ہونے کے باعث جوار میں جانا کافی شہرت کا حامل ہے۔ یہ بستی ایک ندی چیر کے کنارے آباد ہے اس لیے بہت ہی زرخیز ہے بہار شریف سے پورب جو پختہ سڑک بربگہ کی طرف جاتی ہے وہ بستی کو اتر جانب سے چھوتی ہوئی جاتی ہے۔ سامنے زیادہ تر مکانات پختہ دو منزلے ہیں۔ بخو میاں زمیندار کی کوٹھی، گوا اپنے مکینوں کو دن رات تکتی ہے۔ ان دنوں سرکاری الیکٹرک آفس ہونے کے ناتے ضرورت مندوں کی آماجگاہ ہے۔ S.D.O. ایک طرف بستی میں حضرت دیوان شاہ کا حُجرۂ خانقاہ ہے۔ جو شیخ مونت حسین و شیخ مولابخش کے دست کرم سے وقف کردہ جائداد کے باعث تشنگان صدق وصفا کے لیے آج بھی مرجع خاص وعام ہے۔ دوسری جانب بلندی پر ایک خوبصورت مسجد نیک بندوں کو ہر روز پانچ بار سعادت دارین کی دعوت دیتی رہتی ہے۔ بستی سے باہر ایک عیدگاہ بھی ہے جہاں سال میں دو بار عیدین کے موقع پر لوگ شکرانۂ حق ادا کرتے ہیں۔ بستی کی فارغ البالی اور ہماہمی کا اندازہ صرف اس حقیقت

سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہاں پانچ مودی خانے، ایک پوسٹ آفس، دو مدرسے، آٹا کل تیل کا مِل - دیہی تھان - اور سڑک کے کنارے کوئی دو کانیں قائم ہیں۔ یہاں کی کل آبادی پندرہ سو سے سولہ سو نفوس کے لگ بھگ ہے۔ جن میں مسلمان، کرمی، گوالے، پاسبان، کمہار، درزی اور کائستھ سب مل جل کر گذر بسر کرتے ہیں۔ گلیاں تنگ ہیں مگر لوگوں کو حفظان صحت کا خیال ہے۔ نالیاں زیادہ تر پختہ ہیں۔ گلیوں میں پھاٹک لگانے کا خیال شاید کبھی آیا ہوگا اسی لیے کہیں کہیں اس کے آثار پائے جاتے ہیں۔

موضع گیلانی

مولانا سید مناظر احسن گیلانی سے متعلق ہو سکتا ہے کہ ہندوستان و پاکستان میں کہنے کو کم رہے اور کم بچے ہوں، مگر یہ تو بیرون ہند سپہر فضل و ہنر کے امام غزالی، ناصر خسرو علوی اور نظامی گنجوی کی طرح ہمیشہ درخشندہ ستارے بنے چمکتے رہیں گے۔ جوار میں صرف دو ہی بستیوں کو فوقیت حاصل ہے۔ ایک ہے دلسنہ جو علم و دانش کا برابر گہوارہ رہا اور جس سرزمین سے مولانا سید سلیمان ندوی جیسا باکمال عالم پیدا ہوا، دوسرا ہے گیلانی جو تاریخی اعتبار سے نظام حیات کو بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور جو چیز نظام حیات کو بدلنے کی قدرت رکھتی ہے وہ خود تاریخ ہے اور تاریخ ساز بھی۔

شروع میں یہاں کچھ پٹھان، کچھ شیخ صدیقی، کچھ ملک اور کچھ ہندو پاسبان آباد تھے۔ سید ندیم الدین جیلانی نے اپنے فرزند سید شہاب الدین جیلانی اور پوتے

سید منہاج الدین جیلانی کے ساتھ اپنے وطن جیلان سے دہلی نزول فرمایا۔ سید ندیم تو دہلی ہی میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ سید شہاب الدین جیلانیؒ اپنے پوتے منہاج کے ساتھ، ہمراہ شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ ۱۲۷۴ء میں دہلی سے بہار شریف تشریف لائے۔ مخدوم شرف الدین احمد سے بیعت کی اور شیخ کے لقب سے سرفراز ہوئے۔ سید شہاب الدین جیلانیؒ، بہار شریف میں مدفون ہیں۔

سید منہاج الدین سے متعلق روایت ہے کہ بہار اور شیخپورہ کے بیس میل مابین آپ نے قیام فرمایا۔ اس وقت وہاں پٹھان ملک اور شیخ آباد تھے۔ آپ نے اس موضع کا نام محی الدین پور گیلانی رکھا۔ سرکاری کاغذات پر یہی نام پایا جاتا ہے۔ جو بعد میں گیلانی کے نام سے موسوم ہوا۔ سید منہاج کی شادی ڈومرانواں کے مالک خواجہ اعلیٰ (برادر خورد خواجہ لاہوری) کی واحد دختر مسماۃ خدیجہ سے ہوئی۔ شادی کے بعد ڈومرانواں منتقل ہو گئے۔

بربگہ سے بہار والی سڑک گیلانی سے چھوتی ہوئی گذرتی ہے۔ دائیں طرف بستی، سامنے میں پختہ گیٹ، بیچ بستی میں خوشنما مسجد، کنارے میں سڑک کے دونوں طرف باغ باغیچے بستی کی فضا کو گلزار بنائے ہوئے ہیں، سڑک پر چائے پان اور ناشتہ کی دکانیں ہیں۔ بائیں طرف احسن باغ ہے کتبہ پر ۱۸۶۲ء لکھا ہوا اس کی قدامت کا پتہ بتا رہا ہے۔ بستی میں عرصہ پچاس سال سے ینگ کلب گیلانی قائم ہے۔ گورنمنٹ ڈیری فارم ہے۔ فیشری ڈیپارٹمنٹ، الیکٹرک سب اسٹیشن، پوسٹ آفس، طبیہ دواخانہ، لوئر پرائمری سرکاری اسکول، مدرسہ اپنے تین ہزار دیس باشیوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ یہاں ایک مندر تقریباً سات سو برس پرانا ہے۔ ان کے بنانے والے غالباً بودھ مت کے پیرو تھے، جو ہنوز قائم ہے۔ مسجد ۱۲۵ برس پرانی ہے، بلندی پر کھڑی عظمت خداوندی کا اعلان

اعلان کر رہی ہے ۔ بستی کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے ۔ اس کے علاوہ ہر فرقہ اور ہر برادری کے لوگ امن و آشتی سے رہتے ہیں ۔ دھوبی ۳ گھر، حجام ایک گھر، کہار سات گھر، مودی بنیا ۴ گھر ۔ تیلی ۶ گھر، سنار ۶ گھر ۔ کوئری ۵۰ گھر، پاسبان ۱۰ گھر گوالے ۳۰ گھر، بڑھئی ۲ گھر ہے ۔ نصف آبادی کاشتکاروں کی ہے اور نصف میں نوکر پیشہ، تجار اور کاروباری ہیں ۔

سید منہاج الدین جیلانی = مسماۃ خدیجہ (ڈمراتواں)
↓
(۱) سید علاء الدین گیلانی (۲) سید بدیع الدین گیلانی
↓
سید محمد شاہ گیلانی = بنت محمد چھیدی
↓
(۱) سید عبد الحکیم (۲) سید عبد الوہاب (۳) سید محمد شریف گیلانی (۴) سید عبد الحیٔ
↓
(۱) سید عبد الرقیب (۲) سید نظام الدین (۳) سید محمد مقیم گیلانی
↓
(۱) سید محب اللہ گیلانی (۲) سید رضی الدین
↓
(۱) سید حبیب اللہ (۲) سید محمد جمال (۳) سید کرم علی گیلانی
↓
(۱) سید محمد بھیکو (۲) سید مصاحب علی گیلانی
↓

صفحہ ۶۶ پر
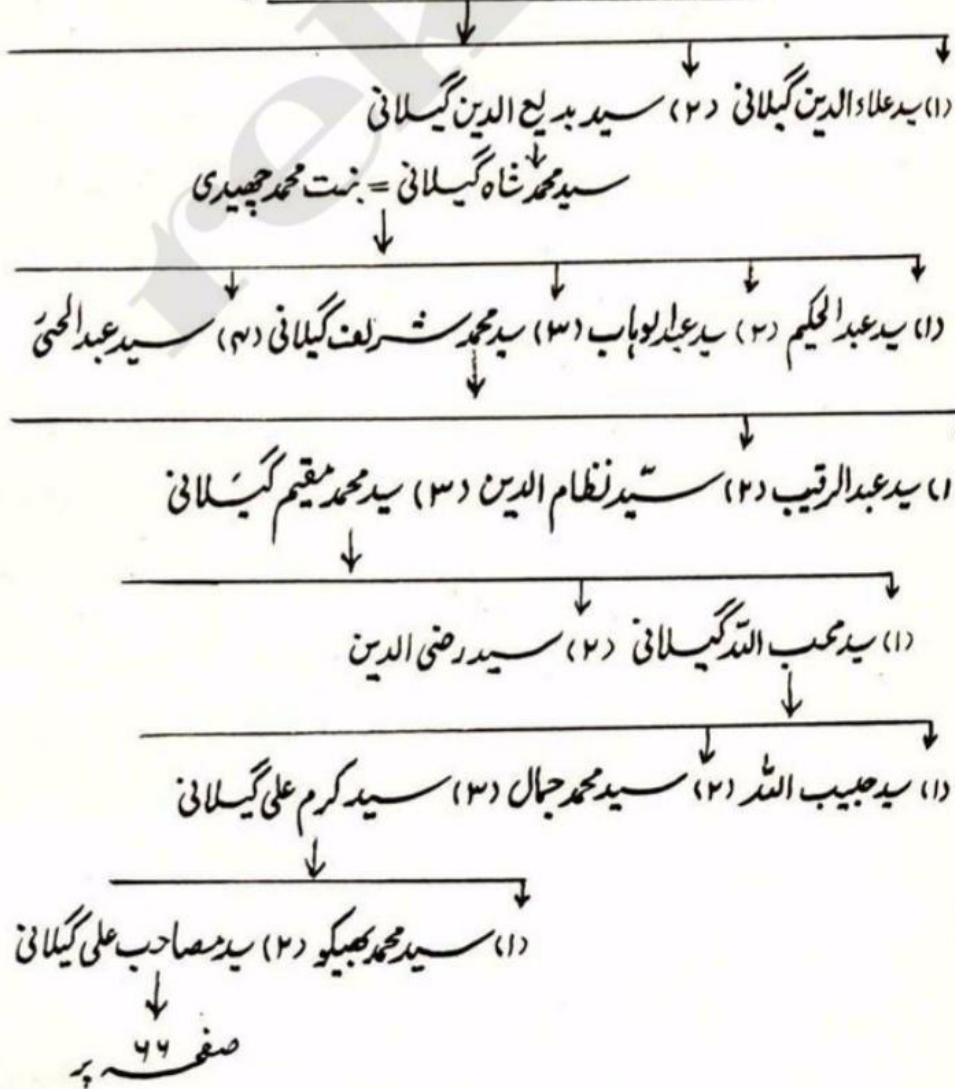
سیّد مصاحب علی گیلانی
(۱) محمد حسین (۲) عابد حسین (۳) عبد الوہاب (۴) محمد جھکن (۵) مراد علی (۶) پناہ علی (۷)
(۷) سید محمد عمر گیلانی (شادی کے بعد ڈمرانواں سے گیلانی چلے آئے یہیں مدفون ہیں)
(۱) بشارت کریم "لاولد" (۲) محمد بخشی (۳) سید نور الحسن (۴) شرافت کریم (۵) زوجہ جھکن (۶)
(دھرہرہ ۔ نالندہ)
(۶) زوجہ حکیم علی حسن (گیلانی) (۷) زوجہ عبد الحمید (امام نگر (مونگیر)
سید نور الحسن = مسماۃ شہدن (ادکھدی ضلع مونگیر)
(۱) عصمت النساء = ہادی حسن ولد حکیم علی حسن (لاولد) (۲) رحمت النساء = غلام جیلانی (۳)
(استھانواں ۔ لاولد)
(۳) ظفیر الحسن خانصاحب ریٹائرڈ ڈی، ایس، پی ۱۹۶۵ = امت کلثوم بنت عبد الغفور شیخپورہ
(۱) رابعہ خاتون = علاء الحق ولد محمد امین (دھرہرہ) (۲) ظہیر الحسن = شوکت آرا بنت قاضی عین الحق
(اوگانواں)
(۳) ظہیر الحسن = رئیس فاطمہ بنت رفیع رضوی (امرتھ) (۴) خورشید حسن = حلیمہ خاتون بنت (۵)
(قریش وکیل گریڈیہہ)
(۵) حامد حسن = عشرت بانو بنت سمیع الرحمٰن (پٹنہ) (۶) مسعود حسن = خالدہ بانو بنت حفظ الرحمٰن (پٹنہ) (۷)
(۷) سعید حسن

شرافت کریم = (۱) شادی اگانواں ۔ (عزیز النساء ۔ فوت شد)
= (۲) بنت امیر الدین (دلیسنہ)

(۱) خیر النساء = قمر الہدیٰ (دلیسنہ) (۲) ضیاء الکریم = شادی، دلیسہ) چار بیٹے تین بیٹیاں

(۱) مسماۃ چندہ = علی حیدر علمی (منیر شریف) (۲) فخر الہدیٰ = شہناز خاتون بنت عین الہدیٰ (دلیسہ)
گیارہ اولاد عارف اقبال

محمد بخشی کی نسل

(۱) زیتون = حکیم سید محمد حسین (رہوئی ۔ نالندہ)
(محل اولیٰ)

(۱) سکینہ (۲) حسینہ (۳) مجتبیٰ حسین ۔ (سرجاپور سہرسہ)
حکیم سید محمد حسین محل ثانی = بہڑیا سے ایک لڑکا جو وہاں ہے)

رابعہ خاتون کی نسل

(۱) اعجاز (۲) عالیہ بانو (۳) آفتاب (۴) شاہد (۵) خالد (۶) ناہید (۷) زاہد (۸) شاہد (۹) روبینہ

ظہیر الحسن کی نسل

(۱) اشرف (۲) عارف (۳) فرخ (۴) کوثر (۵) سیما (۶) دانش (۷) عامر (۸) ہما (۹) آفتاب

ظہیر الحسن کی نسل — خورشید حسن کی نسل — حامد حسین کی نسل

(۱) قیصر (۲) حیدر (۳) غزالہ — (۱) طارق (۲) نزہت (۳) نکہت — (۱) ساجد ۔ راشد ۔ نسرین ۔
(مسعود حسن کی نسل ۔ صدف ۔ کنیز ام کلثوم)

نوٹ :- سید احمد جاجنیری ؒ عراق سے ہندوستان میں وارد ہوئے تھے۔ لکھی سرائے کے نزدیک چند گاؤں جاگیر میں ان کو ملے تھے۔ شیخپورہ کے اردگرد بارہ گاؤں آپؒ کی اولاد سے آباد ہے ان کی اولاد میں سے میر دھوم اور میر مقیم دو بھائی موضع ایکساری سے موضع گیلانی آئے تھے۔ میر مقیم بسلسلہ انتظام زمینداری، بارہ دری بہار شریف آئے تھے اور بعد میں مستقلاً گیلانی معہ اہل و عیال و برادر منتقل ہو گئے۔ مندرجہ ذیل حضرات سے ان کی اولاد کی رشتہ داریاں قائم ہوئیں۔

شفاعت علی ساکن مانے چواڑہ - شجاعت علی = مسماۃ بی بی حیاتن گیلانی

مولانا محمد احسن ولد شجاعت علی = انیسہ بنت میر امام بخش گیلانی

محسن وکیل = ہمشیرہ ڈاکٹر وزیر حسن (بھیساسور - بہار)

(۱) ابوظفر محمد سلیمان (لاولد) (۲) حکیم ابونصر (لاولد) (۳) حافظ ابوالخیر

مولانا حافظ ابوالخیر = بنت فدا حسین (استھانوی)

(۱) مولانا مناظر احسن گیلانی = بنت داروغہ نظیر گیلانی (۲) مکارم احسن

(۱) محی الدین (P.A.S.) ایگزیکٹو افسر پاکستان (۲) انیسہ = صلاح الدین ولد مکارم احسن گیلانی

سب اولاد پاکستان میں ہیں)

(۱) انیس (۲) چاند (۳) بابو میاں (۴) ناز (لڑکی)

(۲) مکارم احسن صاحب

(۱) صلاح الدین = انیسہ خاتون بنت مولانا مناظر احسن گیلانی (۲) جمال احسن = روشن آرا امریکہ

(صفحہ ۶۹ پر)

(۳) کمال احسن = بانو ۔ (امرتھ) (ہم زلف بلال احسن (۴) اقبال احسن = بنت انعام الحق (۵)
(کوبہ سنگھرا)

(۵) بلال احسن = شائستہ بانو بنت زکریا (امرتھ) (ہم زلف کمال احسن) (۶) نوشابہ خاتون = افتخار احمد
ولد نثار احمد اوکھدی)

(۷) نسیمہ خاتون = شہاب الدین ولد ڈاکٹر عبدالقیوم (ڈمرانواں) خالو اور خسر مولوی عثمان صاحب
(اُدگانواں۔ سابق میور۔ کلکتہ کارپوریشن)

(۸) عائشہ خاتون = ڈاکٹر اختر عالم ولد میر محمد کریم ۔ کوٹھا شیخپورہ ۔ (۹) وسیمہ خاتون = قیام الحق
ولد انعام الحق (کوبہ سنگھرا)

مولوی محسن صاحب کی نسل

(۱) ضمیر الدین = مہاراج ڈومرانواں (۲) نعیمہ = حکیم سعید (دیوکلی) (۳) محبوبہ = ابوالحسن
(کھڑیا بازید پور)

(۱) انوار الحسن = ہمشیرہ جمال کوسی

(۱) قمر الزماں (ڈپٹی چیرمین P.I.A) (۲) ڈاکٹر جاوید زماں (جدہ) (۳) نیر الزماں = بنت سید حسن
گیلانی (حالمقام منیر شریف)

(۴) رفعت (کونٹی نٹل ہوٹل، پاکستان (۵) شوکت ۔

ضمیر الدین صاحب کے مشہور فرزنداں

(۱) نجم الہدیٰ پروفیسر پٹنہ کالج، شاعر، تخلص نجم گیلانی (۲) قمر الہدیٰ بی، اے (۳) مرتضیٰ حسن
(۴) شہرو = فاروق اعظم ۔ ڈپٹی مجسٹریٹ (منیر شریف)

مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ

★ (مولانا ابوسلمہ شفیع احمد بہاری)

علامہ سید سلیمان ندویؒ، دیسنہ کے آفتاب اور مولانا سید مناظر احسنؒ گیلانی کے ماہتاب تھے۔ سید مناظر احسن صاحب کے دادا، سید محمد احسن صاحب اپنے زمانہ کے جید عالم تھے۔ انہوں نے شادی اور صاحب اولاد ہونے کے بعد تعلیم شروع کی تھی ایک دفعہ ان کو کسی نے ان پڑھ ہونے پر طنز کیا تھا اس کا اتنا اثر ان پر ہوا کہ تعلیم کی غرض سے گیلانی سے نکل گئے، اور بنارس، لکھنؤ اور رامپور سے فارغ التحصیل ہوکر چودہ سال بعد وطن لوٹے۔ جب ان کے علم کی شہرت پھیلی تو مختلف صوبوں سے طلبہ آکر ان سے فیض حاصل کرنے کو جمع ہوگئے۔ ان کے نامور شاگردوں میں ملا عبداللہ ہزاری (صوبہ سرحد کے تھے اور یہیں بود و باش اختیار کرلی) مولانا محمد رفیع صاحب شکرانواں، مولانا عبدالغفور صاحب کونند، مولانا محمد اسمعیل صاحب رمضان پور (سب سابق ضلع پٹنہ) سرفہرست تھے۔ یہ سب حضرات علم کے ساتھ ساتھ صاحب دولت و ثروت اور اپنے اپنے گاؤں کے رئیس بھی تھے۔

مولانا احسن صاحب کے دو صاحبزادے، مولانا حاجی ابونصر اور مولانا ابوالخیر صاحب تھے۔ مولانا حافظ ابوالخیر مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی کے والد تھے۔ ان کی پیدائش تقریباً ۱۲۰۹ھ ہے۔ مولانا کی ابتدائی تعلیم اپنے چچا سے ہوئی اس کے بعد ٹونک گئے اور وہاں مولانا برکات احمد صاحب ٹونکی کے حلقۂ درس میں نو سال تک رہے۔ پھر دیوبند میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن، علامہ شاہ انور کشمیری، مولانا شبیر احمد اور مولانا اصغر حسین صاحبان سے فیض یاب ہوئے طالب علمی ہی کے زمانہ میں دیوبند کی مجلس شوریٰ میں طلبہ کے نمائندہ منتخب ہوئے دارالعلوم کے ماہوار رسالے "القاسم" اور "الرشید" کی ادارت ان کے سپرد ہوئی

دیوبند سے آکر کچھ دن مونگیر میں حضرت مولانا محمد علیؒ (بانی ندوۃ العلماء) کی خانقاہ میں رہے۔ اور تبلیغی فرائض بخوبی انجام دیتے رہے۔ پھر دیوبند بلائے گئے، اور ماہانہ پچاس روپیہ میں "القاسم" کی ادارت سنبھالی۔ ۱۹۲۰ء میں شعبۂ دینیات عثمانیہ یونیورسٹی میں استاد مقرر ہوئے اور یہیں سے صدر شعبہ دینیات کی حیثیت سے ۱۹۴۹ء میں ریٹائر ہوئے۔ حیدرآباد کے قیام کے دوران زیادہ تر ایک مسجد کے حجرہ میں رہتے تھے۔ آپ دارالمصنفین کی مجلس انتظامیہ کے رکن کے بعد مجلس عاملہ کے رکن بنائے گئے۔ نومبر ۱۹۵۳ء میں مولانا کے قلب پر حملہ ہوا۔ کچھ دنوں افاقہ رہا۔ مارچ ۱۹۵۴ء میں دوبارہ حملہ ہوا۔ لکھنے پڑھنے اور بولنے سے معذور ہوگئے۔ ۵ر جون ۱۹۵۶ء کو ابدی نیند سو گئے اور دنیا ان کے فیض سے محروم ہوگئی۔

مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ اپنے زمانہ کے چیدہ شخصیتوں میں تھے۔ تبحر علمی، وسعت مطالعہ، مثالی حافظہ اخذ و نتائج اور طرز نگارش کی خصوصی نعمتوں سے سرفراز تھے۔ اپنی کتابوں، رسائل اور مضامین کے ذریعہ طویل عرصہ تک آپ نے دین کی خدمت انجام دی۔ آپ کی تصانیف میں "(۱) روحانی کائنات" (۲) حضرت ابوذر غفاریؓ" (۳) "النبی الخاتم" (۴) الدین القیم۔ (۵) تفسیر سورہ کہف (۶) ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت (۷) امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی (۸) تدوین فقہ اسلامی" (۹) اسلامی معاشیات (۱۰) سوانح مولانا قاسم نانوتوی (۱۱) تدوین حدیث (۱۲) "ظہور نور" وغیرہ کافی مشہور ہیں۔

آپ کے بلند پایہ مضامین معارف اعظم گڑھ، برہان دہلی، الفرقان، مجلہ عثمانیہ عثمانیہ یونیورسٹی میگزین ندیم، اور صدق وغیرہ میں شائع ہوتے رہتے تھے۔

موضع ہرگانواں

بستی بسنا کھیل نہیں ہے بستے بستے بستی ہے
بستی کو تم بھول گئے کیوں بستی تم پر ہنستی ہے

بر بگہہ سے دکھن پچھم تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر موضع ہرگانواں واقع ہے۔ بستی کے اتر سے ایک پختہ سڑک بر بگہہ سے بہار شریف کو جاتی ہے۔ جس پر دن رات بس، ٹرک، ٹیکسی اور دیگر گاڑیاں چلتی رہتی ہیں۔ یہ بستی بھی بہت قدیم ہے۔ پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد کافی ہے۔ زیادہ تر لوگ ملازمت یا تجارت میں لگے ہوئے ہیں، جو لوگ برابر بستی میں رہتے وہ کاشتکاری یا چھوٹے موٹے صنعت و حرفت سے وابستہ ہیں۔ دیگر بستیوں کی طرح یہاں بھی ملی جلی آبادی ہے ہندو اور مسلمان امن و سکون سے رہتے ہیں، آبادی تقریباً دو ہزار کی ہوگی، مدرسہ مسجد، مندر، عیدگاہ، دیہی استھان قائم ہیں۔

بستی کے سر برآوردہ افراد میں خانصاحب عبدالرحیم، منشی محمد علی وکیل منشی عبداللطیف اور عالم ولد نصیر عالم جن کے فرزند ابوالحیات کی شادی صغیر الدین صاحب (ہائڈ مرچنٹ) کی لڑکی سے ہوئی۔ منظور الحق وکیل، عبدالغفور صاحب (دمڑی میاں) مصطفےٰ میاں اور علیم الدین۔ ہر سہ برادران) مولوی محمد رفیق، مولوی محمد صدیق دیاوی، مہوتی۔ مولوی محمد یعقوب وکیل (مانڈر، کھگریا) یہ سب حضرات قابل قدر ہستیاں ہیں۔ ان سبھوں کے شجرے دستیاب نہ ہوسکے۔ محمد عظمت اللہ صاحب کے والد کی دو شادی ہوئی تھی۔ دوسرے محل سے محمد عظمت اللہ اور ان کی دو بہنیں ہیں۔ عظمت صاحب کی شادی محمد طٰہٰ وکیل ولد محمد چھکو، شکرانواں جمیلہ سے ہوئی اور طٰہٰ وکیل کے صاحبزادے عبدالسلام (پٹنہ اردیہ) سے عظمت صاحب

کی ایک بہن بیاہی گئیں - یعنی گولٹا شادی ہوئی۔ عظمت اللہ صاحب اولاد ہیں۔ بچے تعلیم پا رہے ہیں۔ مولوی طٰہٰ صاحب وکیل کی شادی مقبولن بنت منشی اقبال حسین صاحب امین سے ہوئی تھی۔ شادی کے بعد طٰہٰ صاحب مہوتی ہی میں مقیم ہو گئے تھے۔ ارریہ میں پریکٹس کرتے تھے اور وہیں مکان بھی بنوا لیا تھا۔ ان کا لڑکا عبدالسلام وہیں مقیم ہے۔ یہاں کی ایک اور مقتدر ہستی حکیم نورالحسن صاحب کی تھی جو کلکتہ کارپوریشن کے یونانی دواخانہ سے وابستہ تھے۔ مشہور طبیب حاذق تھے۔ بولائی دت اسٹریٹ میں قیام تھا۔

منشی محمد علی وکیل

(۱) حاجی کبیرالدین = ہمشیرہ مولوی محمد اسمعیل (ننگرانواں) (۲) ہدایت بشیر = بنت عبدالرحمٰن (مہوتی)

(۳) ظہیرالدین وکیل = (۱) کوٹھا فیملی رمضان پور (۴) نصیرالدین = ہمشیرہ منشی عبدالحمید (بلیمی)
= (۲) حفیظ فیملی (میر غیاث چک)

حاجی کبیرالدین ولد محمد علی وکیل

(۱) محمد عظیم = بنت ہدایت بشیر (ہرگانواں) (۲) عبدالحفیظ = بنت ہدایت بشیر (ہرگانواں) (۳)

(۳) صالحہ = خلیل الرحمٰن وکیل (قاضی فتوچک) (۴) آمنہ = عبدالمجید وکیل ولد محمد اسمعیل ننگرانواں

محمد عظیم ولد حاجی کبیرالدین

(۱) غلام مصطفیٰ = (۱) ہمشیرہ عبدالمتین وکیل (کونند) (۲) حافظ ضیاءالدین = (۱) بنت منشی عبدالحمید بلیمی
= بنت محمد صغیر داروغہ (بلیمی)
= (۲) ״ ״ ״ ״

(۳) عبداللہ = خیر النساء بنت خاں بہادر فخر الدین (مہونی) (۴) محمد زبیر = اشرف النساء بنت ابوالحیات
(وکیل پوری) (مقیم کراچی) A.D.M.

عبداللہ ولد محمد عظیم

(۱) ظفر عبداللہ (انجینئر امریکہ) (۲) اسد عبداللہ (انجینئر ریاض مکہ) (۳) اشرف عبداللہ (۴)

(۴) نیر عبداللہ (بی، ایس، سی علیگ) (۵) نصر عبداللہ (۶) عزیز عبداللہ (۷) شکیلہ بانو (فیروز مرحوم)
شادی از آفتاب نماطیرے بھائی

(۸) شاکرہ بانو = سید ایاز حسن ولد رضا حسن (میز نگر حال مقام دلسنہ) (۹) شاہدہ بانو

منشی عبد اللطیف = بنت محمد کبیر الدین

(۱) حکیم محمد نور الحسن = (۱) بنت محمد منشی باقر (کوری بگہ) (۲) حکیم مطیع الحسن شادی بنت منشی باقر (کوری بگہ)
= (۲) اکبر پور میں۔ محل اولیٰ

(۳) محمد یوسف وکیل (سب جج) (۴) مطلوب حسین = (۱) رضیہ خاتون بنت محمد آفاق مہونی
= (۲) بھچی پور
محمد سہیل

(۱) اختری = مولوی محمد عثمان (کوری بگہہ) (۲) سروری = انسپکٹر پولیس مقصود عالم ولد کوٹھا نعیم (۳)
ایم اے

(۳) سلطانہ (۴) معصومہ = چڑوانواں (۵) محمد شبلی = کلکتہ
(محل ثانی اکبر پور والی سے ۔ ۴ لڑکیاں ۔ ۲ لڑکے)

محمد یوسف وکیل (ریٹائرڈ سب جج)

(۱) محمد نیاز یوسف = بنت نسیم احمد (مونگیر) (۲) جاوید یوسف (۳) نوشاد یوسف (۴) D.T.M Ranchi

(۱) شہزاد یوسف (۲) پروین نیا (۴) نوشابہ زماں یوسف = ایم بی۔ زماں (لیکچرر کوسی کالج کھگڑیا)

(۵) فیروز حسن یوسف۔ شادی سید حسن لیکچرار بی ایس کالج داناپور (۶) صبیحہ رضوی = ابوالحسنات رضوی (سنبل پور) O.T.O.C.

عظمت = جمیلہ بنت محمد طہٰ وکیل۔ اولاد:۔ حسوّ، مجو (انجینئر) اصور، منھی (یہ سب پکار و نام ہیں)

سلامت علی

(۱) محمد شفیع = لطف النساء (شیخپورہ) (۲) لڑکی = شیخپورہ (۳) لڑکی = ہرگانواں

(۱) ظفر عالم = بنت حکیم صدرالدین (میر غیاث چک) (۲) بدر عالم = بنت محی الدین (شیخپورہ)

(۱) عصمت آراء = محمد طاہر (ہرگانواں) (۲) (۱) مسرت آراء (۲) راشد (۳) لڑکا (۴) (۴) لڑکی۔

(۲) ممتاز احمد (۳) شہنواز احمد

میر غیاث چک

"بلوہ" ندی غم میں تمہارے روتے روتے سوکھ گئی ★ جیتے جی بھی جاں سے گئی جیرا ئن تم کو تکتی ہے
بستی بنانا کھیل نہیں ہے بستے بستے بستی ہے ★ بستی کی صورت کو دیکھو اہل نظر یہ ہنستی ہے

ایک زمانہ تھا جبکہ انسان کھلے میدانوں میں رہا کرتا تھا۔ نہ مکان تھا نہ مکان کا مسئلہ، جنگل، میدان، پہاڑ اور اس کے کھوہوں میں زندگی بسر کرتا تھا۔ رفتہ رفتہ کنبہ بڑھنے لگا۔ خاندان در خاندان، قبیلہ در قبیلہ پھر کھانے پینے کے مسائل پیدا ہونے لگے۔ لوگ اپنے آس پاس کی زمینوں کو گھیرنے لگے۔ کھیتی باڑی، مکان دکان کی شروعات یہیں سے ہوئی۔ امیر وغریب کا مسئلہ کھڑا ہوا۔ سب یکساں محنتی تو ہوتے نہیں۔ نکمے نکھٹو، دوسروں کی گاڑھی کمائی پر دانت گڑانے لگے۔ چوری چماری، مار دھاڑ ان کا پیشہ بن گیا۔ سیدھے سادے پر امن لوگوں کو یہ سب ستانے لگے۔ ان ہی ستائے جانے والوں میں ایک اللہ والے باکمال بزرگ "میر غیاث علی"، بلوہ پر جو موجودہ بستی سے ایک میل پورب واقع ہے، رہا کرتے تھے۔ بندیلہ کی شورش کے دور میں آمابیگہ میں ایک اور بزرگ شیخ بہادر علی کا قیام تھا۔ اتفاقاً ایک سال طاعون کا مرض وبائی شکل میں نمودار ہوا۔ دیہات کے لوگ یوں بھی فصلی وطاعون میں گھر بار چھوڑ کر گاؤں کے باہر پڑاؤ ڈال دیتے ہیں۔ اس وقت بھی بلوہ پر کے لوگ یہاں آکر جھوپڑہ دے کر رہنے لگے۔ اور اس طرح مستقل طور پر یہیں آباد ہو گئے۔ اور اسی بزرگ کے نام پر اس بستی کا نام میر غیاث چک پڑ گیا جو کثرت استعمال کے باعث مرغیاچک مشہور ہے۔

ڈاکٹر عطاکریم برق (کلکتہ یونیورسٹی) سے روایت ہے کہ شیخ بہادر علی

برق صاحب کے دادا کے خالہ زاد بھائی تھے۔ اور مولوی محمد فضل کریم (برق صاحب کے بڑے ابا) بہادر علی کے بھتیجا تھے اور شاگرد بھی۔

شیخ بہادر علی کا زمانہ وہی ہے جو حضرت حاجی وارث علی شاہ (دیوا شریف) کا ہے۔ جب وارث علی شاہ شیخپورہ آئے تھے تو شیخ بہادر روحانی فیض حاصل کرنے کی غرض سے ان سے ملنے کو وہاں گئے تھے اور ان کی معیت میں بہار شریف گئے اور ان سے مرید ہوئے۔ یہ ایک باکرامت بزرگ تھے۔ حضرت شاہ محمد اسحٰق مغربی مٹو گھر، حضرت شاہ آموں (مصنف تحقیقات المعانی) چارگانواں اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی گجراتی (درگاہ مہونی) جو میاں گنجر کے نام سے مشہور ہیں، اور شیخ بہادر علی۔ یہ سب اپنے اپنے زمانہ میں پایہ کے بزرگان دین تسلیم کئے جاتے تھے۔ ان کا زمانہ تبلیغ اسلام کا زمانہ تھا۔ جوار میں دین کی روشنی جو ہم آج پاتے ہیں ان ہی بزرگوں کے طفیل ہے۔ نگار پر، بلوہ ڈیہہ، کے پاس ایک مزار حضرت احمد کامل بلخی کا ہے۔ یہ تبلیغ کے سلسلہ میں یہاں آئے تھے۔ بستی کے پورب میں درگاہ میں دو بزرگ حضرت مخدوم زاہد حسین اور حضرت مخدوم فخر عالم (خلیفہ مخدوم زاہد) مدفون ہیں۔ پچھم جانب درگاہ میں حضرت شاہ عبد الرحمٰن کی قرارگاہ ہے۔ سادات کی آخری سکونت اسی پرانے مکان میں تھی۔ جہاں کبیر الدین ولد شیخ درگاہن کی اولاد رہتی ہے۔

بستی کی مجموعی آبادی تقریباً دو ہزار ہے جس میں گوالے ۳۰ گھر، پاسبان، گھر، کہار ۵ گھر۔ تیلی ۲۰ گھر، چمار، گھر۔ بڑھئی ۲ گھر۔ حجام دو گھر، مسجد ایک مندر ایک، نیز پرائمری اسکول، مدرسہ اور پاٹ شالہ اور لائبریری بھی ہے کہیں کہیں گلیوں میں نالیاں پختہ ہیں۔ بستی کے دکھن ایک تالاب اور وسیع میدان بھی ہے۔ پچھم جانب باغات ہیں۔ مسلمانوں کی آبادی ۴۰ فیصدی ہے۔

پہلا خاندان — شیخ بہادر علی = توحید صاحب کی پھوپھی (میر غیاث چک)

(۱) شیخ درگاہن (دمڑی) = چور برمیں دو شادیاں (۲) شیخ دیدار = ؟

محل اولیٰ سے (۱) کبیر الدین = بنت فضل حق (بازید پور)

(۱) کلیم الحق (۲) عبد الباری صدیقی (۳) ضیاء الحق صدیقی (۴) رقیہ خاتون (۵) حبیبہ خاتون (۶) رقیہ خا[illegible]

نوٹ = کبیر الدین اور شیخ عبد الرحمٰن سوتیلے بھائی ہوئے۔

محل ثانی سے :- (۲) شیخ عبد الرحمٰن = بنت محمد اسحٰق (ڈیہہ) (۳) جنت حسین (۴) حسیبہ

(۱) محمد نظام الدین رحمانی (۲) عبد السلام رحمانی (۳) محمد شمس الدین رحمانی (۴) منصور عالم رحمانی (۵) بم

(۵) آسمہ (۶) میمونہ (۷) مجیبہ (۸) اصغری

(۱) کلیم الحق مختار ولد کبیر الدین = (۱) بنت عبد الرحمٰن (زینپورہ)

= (۲) بنت مشتاق احمد (پوری)

محل اولیٰ سے :- اختری = میز الدین احمد - کوری بگھہ

محل ثانی سے :- محمد انعام الحق (اچھے) = بنت ضیاء الحق - میر غیاث چک

آفتاب احمد = بنت منصور عالم، پوری

نور الفاطمہ = محمد ابو فرحان بلخی - (کوری بگہ)

---

(۲) عبد الباری صدیقی = حفظ النساء بنت عبد الحلیم (کوری بگہ)

(۱) ام سلمٰی (منی) = عبد الکلام، پوری

(۲) امینہ خاتون (تارہ) = ابو سید، معافی

(۳) مظفر سعید صدیقی = بنت سید رشید النبی - گیا

(۴) ظفر صدیقی (۵) اشرف صدیقی

(۶) زینت = محمد زاہد - کندھولی

(۷) عشرت = صدر عالم - سہوڑہ

(۸) افسر = محمد اصغر - اکبر پور

(۹) مسرت (۱۰) اکبر صدیقی -

(۳) محمد ضیاء الحق صدیقی = امنہ بنت عبد الحکیم (کوریگہہ)

(۱) - شاہدہ خاتون (فرحت) = محمد انعام الحق (میر غیاث چک)

(۲) خورشید ضیاء (۴) سرور ضیا

(۳) ارشد ضیاء

(۴) رقیہ بنت کبیر الدین = عبد الحفیظ - اکانواں

(۵) جیبہ " " = عبد اللہ (دیاؤ)

(۶) رضیہ " " = نظام الدین ولد عبد الکریم (مہونی)

(۱) محمد نظام الدین ولد شیخ عبد الرحمٰن =

= (۱) بنت شیخ جلہن - دیاؤ

= (۲) بنت منیر الدین (میر غیاث چک)

(۲) عبد السلام ولد شیخ عبد الرحمٰن = بنت عارف مہونی

(۳) محمد شمس الدین " " بنت ولی احمد - قمیص پور

(۴) منصور عالم " " بنت وصی احمد دیاؤ

(۵) نجیبہ بنت شیخ عبد الرحمٰن = عبد الرؤف ولد کبیر اُرسیٹر (مہونی)

(۳) جنت حسین برادر شیخ عبد الرحمٰن = شادی زینپورہ

(۱) محمد عالم = رمضاپنور میں

(۲) محمد سلیم = بڑھینورہ میں

(۴) حسیبہ خاتون = محمد انصار (برادر اعظم) مہونی

(۶) میمونہ " " ابو نصر ولد ڈھاکو - مہونی (۷) اصغری بنت شیخ عبد الرحمٰن = علیم الدین (دیاؤ)

(۱) نجمہ = عزیز رضا (مہونی)

محمد فخرالدین (ولد شیخ دیدار) = بنت شیخ جھجو - کیونٹی

(۱) عبدالحفیظ = (۱) شادی میرغیاث چک) - (ایک لڑکا ایک لڑکی)
= (۲) گوڑھیاری - (ایک لڑکا - تین لڑکیاں)

(۲) ذاکرحسین = (۱) بوری میں)
= (۲) چرڑ دانواں میں

(۳) عبدالحلیم = بنت نثارالحق (بھگو) (میرغیاث چک)

(۴) چار لڑکیاں

محمد کبیرالدین ولد شاہد حسین = شادی درجانا

(۱) محمد ذکیر = شادی ہنوری
(۲) رقیبہ = نیر دنہ - لعلپورہ

محمد ذکیر ولد کبیرالدین = شادی ہنوری

(۱) محمد زبیر = بنت غلامی - بازیدپور
(۲) اور تین لڑکیاں

نثارالحق (بھگو) = بنت امیرالدین - میرغیاث چک

(۱) محمد عباس = شادی چرڑ دانواں
(۲) محمد آفاق = بنت نثارالحق - میرغیاث چک
(۳) محمد اشفاق (۴) محمد الیاس (۵) محمد غیاث
(۶) چھ لڑکیاں -

بشیرالدین ولد شاہد حسین (رمضان پوری)
= میرغیاث چک

(۱) عبدالرشید = بنت منشی صدیق - ہرگانواں

(۱) عبدالسلام = غمیمہ بنت ابوالخیر (مہونی)
(۲) حافظہ خاتون = خواجہ صلاح الدین قیصبور

عبدالغفور ولد شاہد حسین = چار شادیاں کیں
پہلی رمضان پور - لاولد - دوسری شادی مہونی میں انصار کی بہن سے - لڑکا عبدالحیٔ
تیسری بستی ہی میں جس سے نورالحسن ہوئے
چوتھی کوری بگھہ میں جس سے عبدالمتین علیم الدین - محمد اکرم - محمود ہوئے -

شیخ توحید ولد ابوالبرکات

(۱) عبدالحفیظ = شادی لعلپورہ (۲) لڑکی جس کی شادی عبدالجبار میاں (کوریبگہہ سے ہوئی)

(۱) حکیم ذکیر = بنت نظیر حسن (رمضاپور) (۲) ڈاکٹر عبدالودود = بنت عبدالجبار (کوریبگہہ)

نثارالحق عرف بھگو صاحب کی روایت ہے کہ فیاض اور قاسم علی بیرون ہند عرب کی طرف سے یہاں آئے تھے۔ ان کی نسل یہاں قائم ہے۔ فیاض کے بیٹے عنایت۔ تراب۔ اصغر۔ شجاعت ہوئے

ایک لڑکا علیجان

(۱) نظیر (۲) وزیر

رؤف غنی مختار لڑکی قیص پور میں بیاہی۔ ڈاکٹر نصیر (قیصپور) ابوالخیر (چاٹگام میں ریلوے اکاؤنٹ افسر تھے)

محمد علی جان = شادی مہونی

(۱) جمیل احمد = بوری میں (۲) عائشہ خاتون = شادی باڑھ

منیرالدین = شادی رمضاپور

(۱) فخرالدین = بنت خلیل (ویاوں) (۲) عبیدہ خاتون = نظام الدین رحمانی (میرغیاث چک)

نوازش حسین = بازید پور

شیخ درگاہن = شادی کندہائی پور

(۱) شہاب الدین (۲) کمال علی اصغر (۳) قمرالدین

(۱) محمود عالم = بنت ولی احمد (رمضانپور) (۲) بدر عالم = بنت حیدر علی ہرگانواں (۳)

(۳) منصور عالم = بنت محمد ادریس (بستی ہی ہیں) (۴) زیبونہ = یوسف ولد ظہیر کاشتکار مہوتی

(۵) زبیرہ = عبداللہ ولد حیدر علی (ہرگانواں)

عبدالحفیظ، ان کے چار لڑکے :- حکیم ذکی، ڈاکٹر عبدالودود، ایک اور لڑکا تھا جو انتقال کر گیا۔ لڑکیاں بھی ہیں ۔ حفیظ صاحب باذوق زمیندار تھے۔ شعر و ادب سے شغف تھا۔ شاعری بھی کرتے، اور احقر تخلص کرتے تھے۔

عبدالرشید صاحب ۔ پورب طرف مکان ہے ، اچھے زمیندار تھے طبعیت صوفیانہ تھی، فارسی تصوف کے اشعار کثرت سے یاد تھے۔ ایک لڑکی اور ایک لڑکا عبدالسلام ہے۔

ذکی الدین ۔ باوقار زمیندار بہ رعب دار مسلم، زمیندارانہ ٹھاٹ، بستی کی ناک تھے ۔ ۔ لڑکیاں تھیں ۔ تین حیات ہیں ۔ ایک لڑکا محمد زبیر ہے ۔

حاجی کبیر احمد = شادی ہرگانواں، اولاد میں صرف ایک لڑکی جو حافظ بدرالدین سے بیاہی ہیں ۔ کبیر احمد صاحب کا کاروبار کلکتہ میں تھا۔ کیننگ اسٹریٹ میں دکان تھی، ایک مکان پٹوار بگان کلکتہ میں ہے جہاں حافظ بدرالدین رہتے ہیں ۔

حافظ بدرالدین ولد مولوی الٰہی بخش

(۱) عبداللہ (۲) ظفراللہ (۳) امان اللہ (۴) آفتاب احمد (۵) روح اللہ (۶)
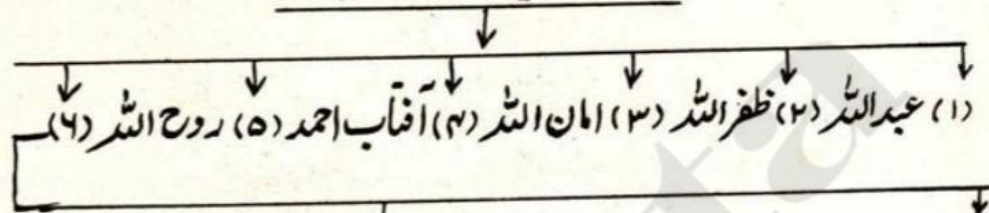
(۶) نورجہاں (بی اے آنرز) = محمد نسیم پروفیسر نالندہ کالج (۷) دُرِّجہاں = محمد زبیر (مظفرپور) اسٹینو گرافر، بکارو

حاجی فرزند احمد
(میرغیاث چک کے پہلے ایم، اے، ریٹائرڈ ہیڈ ٹیچر دارجلنگ ضلع اسکول)

(۱) محی الدین (۲) معیزالدین (۳) محمد شہاب (۴) چھ لڑکیاں (سبھی شادی شدہ) علقمہ شبلی انکے داماد ہیں)

مولوی الفت حسین

(۱) حکیم عبدالعزیز (۲) عبدالرحمن (۳) عبدالمجید (حیار صاحب مرحوم فارغ التحصیل مدرسہ عزیزیہ بہار معلم مدرسہ حمیدیہ دربھنگہ، وفات ۱۹۵۹ء

(۴) عبدالجبار = بنت شرافت حسین (میرغیاث چک)

(۱) مطلوب حسین = عائشہ بنت داروغہ عبدالحبیب دربھنگہ) (۲) علقمہ شبلی سنیر ٹیچر مدرسہ عالیہ کلکتہ = صبیحہ بنت حاجی فرزند احمد میرغیاث چک

(۳) ابوذر ہانی ضلع انسپکٹر اسکول (باندہ) = رفیقہ بنت ابوالحسن رمضان پور) (۴)

(۴) ابونصر غزالی (پروفیسر مولانا آزاد کالج) = نجمہ بنت ڈاکٹر جمیل اختر رمضان پور

(۱) مطلوب حسین = عائشہ بنت داروغہ حبیب دربھنگہ

(۱) ڈاکٹر شمیم جاوید۔ اور دو لڑکیاں۔

(۲) علقمہ شبلی سینئر ٹیچر مدرسہ عالیہ کلکتہ = صبیحہ بنت حاجی فرزند احمد میر غیاث چک)
مشہور اردو شاعر

(۱) شہزاد شبلی (۲) شہنواز شبلی (۳) شہریار شبلی (۴) فرزانہ نسرین

(۳) ابوذر مانی ضلع انسپکٹر اسکول باندہ = رفیقہ بنت ابوالحسن مظفرپور

(۱) توصیف خاور (۲) ممتاز تمکنت۔ اور ۵ لڑکیاں

(۴) ابونصر غزالی پروفیسر مولانا آزاد کالج کلکتہ = نجمہ بنت ڈاکٹر جمیل اختر مظفرپور

(۱) طارق غزالی (۲) فرزان غزالی (۳) شہلہ غزالی (۴) صنوبر غزالی

(۵) قیصر پرویز = شمیمہ بنت عبدالحلیم آسنسول۔ ان کے ۳ لڑکے اور ایک لڑکی ہے

عبدالباری کمپونڈر = بنت الٰہی بخش (میر غیاث چک)

(۱) ڈاکٹر محمد نسیم پروفیسر میڈیکل کالج (۲) محمد سراج (۳) صلاح الدین باری۔

(۴) علاءالدین۔ وابستہ انشورنس کمپنی، دربھنگہ۔

مولوی عبدالحفیظ برادر محمد انوار، سابق ٹیچر بربگہ ہائی اسکول۔ ان کی شادی معانی ہی میں ہوئی۔ لڑکے شبیر امام یوپی میں اورسیر ہیں۔ منیر امام بھی کہیں بہار میں اورسیر ہیں۔

حمید انور۔ شادی گاؤں ہی میں ہوئی۔ صاحب ذوق اور علم دوست

انسان ہیں ۔ لڑکیوں کے پکار و نام بجمی اور فہمی ہیں ۔ تین لڑکیاں ہیں، ایک کی شادی لکھی سرائے میں ہوئی ہے ۔ حمید انور صاحب بک ایمپوریم، پٹنہ کے مالک ہیں ۔ مولانا نعیم صاحب ولد الٰہی بخش رمضا پور کی شادی بنت شمس الدین حسین (ابو نصر غزالی کی خالہ) سے ہوئی تھی ۔ مدرسہ سبحانیہ الہ آباد میں ٹیچر تھے ۔ ان کی صرف ایک لڑکی تھی جو عارف حسین صاحب (دبڑے پور) کی زوجہ تھیں ۔ لڑکی کا جوانی ہی میں انتقال ہو گیا ۔ ایک لڑکی بشرہ ان کی نشانی ۔ مولانا محمد عثمان مدرسہ سبحانیہ ہی سے فارغ التحصیل تھے ۔ یہ محمد انوار صاحب کے چھوٹے بھائی تھے کمسنی میں ان کا انتقال ہوا ۔

موضع موہنی (مہونی)

سارے سے نصف میل دکھن اور کونند سے ایک میل اُتر، لب سڑک مہونی واقع ہے ۔ باہر سے دیکھئے تو بستی کا پتہ نہیں چلتا ۔ باغ باغیچوں سے ہر طرف سے گھرا ہوا ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت مخدوم یحییٰ منیری جب اپنے بھانجہ حضرت شاہ اسحٰق مغربی سے ملنے کو مٹھو کرجاتے تو بہار شریف، جانا، سارے اور مہونی سے جو سڑک گذرتی ہے اسی کو استعمال کرتے تھے، پہلے یہی راستہ زیادہ آسان اور سہولت کا حامل تھا ۔ کیونکہ ہر میل دو میل پر مسلمانوں کی بستیاں تھیں ۔ بزرگان دین سفر میں ان بستیوں میں قیام فرماتے ۔ مہونی سے دکھن جانب (احاطہ دار) ایک درگاہ ہے ۔ اس میں دو قبریں ہیں ۔ ایک حضرت شیخ شہاب الدین گجراتی (میاں گنجر) کی ہے جو کتابوں میں "ولی گجراتی" کے نام سے موسوم ہیں، دوسری قبر ان کے بھائی کی ہے ۔ یہ دونوں بھائی تبلیغی کاموں کے بعد، سفید گھوڑے پر

سوار اپنے حجرہ کی طرف آرہے تھے کہ "رکشہ کھندا" کے پاس ڈاکوؤں نے ان کو شہید کر دیا۔ بزرگان دین کے متعلق عموماً یہ روایت رہی ہے کہ وصال کے بعد ان کو حجرہ ہی میں سپرد خاک کر دیتے۔ احترام و تقدس کے باعث یہ سمجھتے کہ یہ جگہ خود حضرت مرحوم مغفور کا منتخب کردہ ہے۔ لہذا اسی کو دائمی آرام گاہ قرار دیا جائے۔ شیخ شہاب الدین گجراتی (میاں گنجر) کا جہاں اس وقت مزار ہے اس کے متعلق یہ قیاس کرنا یوں بھی غیر مناسب نہیں کہ یہیں پر آپ، کا حجرۂ عبادت رہا ہوگا۔ درآں حالیکہ لوگوں سے سنتے آئے ہیں کہ مہوئی بستی پہلے اس علاقہ میں تھی جس کو اندنوں خورد باغ کہتے ہیں۔ اور جہاں "گاچھی کنواں" سے دکھن پچھم چند چھوٹے بڑے پختہ مزارات ہنوز موجود ہیں۔ یہ حضرت مولانا عبد الطیف اور ان کے اہل و عیال کی قبریں ہیں جو جیوٹھلی سے بسلسلہ تبلیغ دین مہوئی آئے تھے۔ اور جن کی نسل ہنوز نصف مہوئی کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔

حضرت شیخ احمد یحییٰ منیریؒ جب جب مہوئی سے گذرتے تو حضرت شیخ شہاب الدین گجراتی حجرہ سے باہر آکر احتراماً کھڑے ہو جاتے۔ ایک بار جب حضرت یحییٰ منیری ان کے حجرہ کے پاس، دوران سفر میں، وارد ہوئے تو شیخ شہاب الدین گجراتی نے احتراماً قیام نہیں کیا۔ حضرت منیریؒ خاموش رہے۔ خیر و عافیت دریافت کرنے کے بعد روانہ ہو گئے۔ واپسی میں پھر شیخ گجراتی کے حجرہ کے پاس گئے۔ اس دفعہ بھی وہ حجرے سے باہر تشریف نہیں لائے اندر ہی سے علیک سلیک ہوتی رہی۔ اب حضرت منیری سے رہا نہ گیا۔ سبب دریافت کیا۔ شیخ گجراتی نے کہا کہ جن کے احترام میں وہ تعظیماً کھڑے ہو جاتے تھے وہ اب مادر شکم میں منتقل ہو چکے ہیں۔ وہ صلب پدری میں نہیں ہیں۔ اشارہ حضرت مخدوم شرف الدین احمدؒ بہاری کی طرف تھا۔

حضرت مولانا محمد علی مونگیری سے متعلق لوگ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ "کاشی چک" سے اس جوار کی طرف اپنے ہمعصر بزرگوں یا مریدوں سے ملاقات کو آتے تو سو قدم قبل ہی پالکی سے اتر جاتے اور شیخ گجراتی کی درگاہ سے سو قدم بعد پھر پالکی پر سوار ہوتے۔ دریافت کرنے پر فرماتے کہ مجھے اس درگاہ سے کسی ولی باکمال کی بو آتی ہے۔ اگر نہ اتروں تو شدید بے ادبی کا مرتکب ہوں گا جو ہمارے مشرب میں گناہ سے کم نہیں سمجھا جاتا ہے۔ اکثر لوگوں نے دو سفید گھوڑوں پر سوار ان شہیدوں کو آتے جاتے رات کے وقت دیکھا ہے ان سے بہت سی کرامات منسوب ہیں۔

مہوتی دراصل دو گاؤں پر مشتمل ہے۔ مہوتی، زنگی پور، سارے کے قریب باغ میں کنواں اور کچھ پختہ مزارات ہیں۔ یہیں پر قدیم زمانہ میں زنگی پور مخدوم پور آباد تھا۔ خورد باغیچہ کے آس پاس مہوتی بستی "مہوتی اسلام پور کے نام سے آباد تھی پرانے سرکاری کاغذات میں ابھی بھی یہ نام پائے جاتے ہیں۔ زنگی پور مخدوم پور کا حلقہ نیابت ڈومر انواں ہے۔ اور مہوتی کا اسلام پور کوند ہے۔ ٹیکسوں کا چناؤ ان ہی حلقہ بندیوں کے تحت ہوتا ہے۔ ان دونوں آبادیوں کے بیچ "موہنی رانی" کی سرکار تھی۔ جن کے افتادہ سرکاری محلات کے آثار آج بھی نظر آتے ہیں۔ جسے گاؤں والے "گدڑھ پر" کہتے ہیں۔ خان بہادر فخرالدین کے مکان کے سامنے جو گڑھی ہے وہ "موہنی رانی" کا مکان تھا۔ نیو میں اینٹیں نظر آتی ہیں۔ اوپر میں مٹی کی دیواریں تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرور زمانہ کے ساتھ یا زلزلہ کے باعث عمارت منہدم ہو گئی۔ اب اس پر چند مزارات ہیں اور عیدگاہ ہے۔ ابتداً میں اس بستی کے اندر تیلی اور سونار کی کثرت تھی۔ رفتہ رفتہ یہ لوگ آس پاس کی بستیوں میں منتقل ہو گئے۔ چند ابھی بھی ہیں۔

جب زنگی پور اور مہوئی کی بستیاں الگ تھیں تو لوگ چوری اور ڈکیتی کے برابر شکار ہوا کرتے تھے۔ ان خطرات کے پیش نظر آہستہ آہستہ دونوں بستیوں کے لوگ ایک طرف سمٹنے لگے اور کچھ عرصہ کے بعد ایک دوسرے سے بالکل مل گئے۔ مگر آج بھی ایک گلی سوہرا اور دلیا کہار، بار دمودی سے گذرتی ہوئی پچھم کی طرف لطیف خلیفہ، سلیمان خلیفہ کی طرف جاتی ہے اور یہی گلی زنگی پور اور مہوئی کے درمیان بطور فصل ہے۔

حضرت شہاب الدین گجراتی اور مولانا عبد اللطیف کی تبلیغی سرگرمیوں کے پیش نظر یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ حضرت مخدوم بہاری رح کے قبل سے یہ گاؤں قائم ہے اور اس وقت سے مسلمان یہاں آباد ہیں۔ زنگی پور میں مدرسہ سے پورب ایک اور بزرگ کا مزار ہے جنہیں "حاجی بھول" کہتے ہیں۔ گڑھہ پر بھی ایک بزرگ مدفون ہیں۔ مہوئی میں، ڈبرا کے پاس بھی "میاں سلام" کی آرامگاہ ہے۔ ابھی حال ہی میں اس کے گرد پختہ چہار دیواری کرائی گئی ہے۔

نواب بہادر علی خاں (باڑھ والے) کی بیاض کے مطابق، مخدوم پور زنگی پور اور کیلا، علاوہ دیگر مواضعات کے، احمد علی خاں معظم الدولہ کی زمینداری میں یہ دونوں گاؤں بھی شامل تھے۔ محمد افضل خاں نے صرف ایک بیٹی وارث چھوڑا تھا جس کا نام بی بی بیچن تھا۔ ان کی شادی ہمت علی خاں (یکڈنگوی) سے ہوئی بہادر علی خاں، بی بی بیچن کے پوتے تھے۔ (موضع جانا کی تاریخ دیکھیں)

سماۃ بی بی بیچن نے اپنی زمینداری کا صدر مقام باڑھ میں جہاں پر محکمہ رجسٹری ہے۔ قائم کیا تھا۔ نواب بہادر علی خاں جو سماۃ بیچن کے پوتے تھے۔ وہی زمینداری کی نگرانی کرتے تھے۔ یہ زمینداری اس وقت صرف تین عورتوں کی ملکیت تھی (۱) اقبال علی خاں کی والدہ (۲) دائم علی خاں کی یکلوتی لاولد

بیٹی مسماۃ فہمیدہ (۳) محمد افضل خاں کی بیٹی مسماۃ بیچن ۔ پچھلی مذکورہ دونوں بہار شریف ہیری محلہ میں ایک ساتھ رہتی تھیں ۔ ایک پختہ مکان ان کا جو دارثان عبد العزیز زوجہ بی بی صغریٰ کے قبضہ میں تھا ۔ واضح ہو کہ مسماۃ بیچن بی بی صغریٰ کی خالہ تھیں جو تقسیم جائداد کے بعد موضع مہونی آ کر مقیم ہو گیئں کیونکہ وہ اسی بستی کی تھیں ۔ ان کی چالیس ہزار سالانہ کی تحصیل تھی ۔ جس کا انتظام مہونی سرکار سے ہوتا تھا ۔ مہونی میں سرکاری دالان ، سرکاری کنواں ، اور سرکاری مکان کو راقم الحروف نے دیکھا ہے اور اس کے آثار ہنوز باقی ہیں ۔ بی بی صغریٰ کی بیچ بر کی دائی بی بی ہاجرہ بھی اپنے مکان میں رہتی تھیں اور گذرے ہوئے واقعات کو بیان کرتی تھیں ۔ ان کے بیٹے پوتے شیخپورہ جا کر آباد ہو گئے ۔ مسماۃ بیچن کا مزار مہونی میں درگاہ سے پورب رمضان پور کے راستہ پر ہنوز موجود ہے ۔ پہلو میں ایک مزار اور بھی ہے ۔ غالباً مسماۃ بی بی جینؒ کی قبر ہے وہ کھندا " بکی قبور " کے نام سے موسوم ہے ۔ بی بی صغریٰ اور ان کے شوہر موضع ہنوری کے تھے ۔ جو شیخپورہ سے پورب ضلع مونگیر میں واقع ہے ۔ انکا سرکاری دفتر بہار شریف اور مظفر پور میں صغریٰ اسٹیٹ کے نام سے ہنوز چل رہا ہے ۔ صغریٰ جب بہار اور ہنوری آنا جانا کرتیں تو ہفتہ دو ہفتہ اپنی خالہ مسماۃ بیچن کے گھر ضرور قیام کرتیں ۔ مسماۃ صغریٰ حیات میں ہی اپنی جائداد وقف برائے رفاہ عامہ کر چکی تھیں ۔ غالباً ۱۹۰۱ء میں یہ وقف عمل میں آیا ۔ مسماۃ بیچن چونکہ لاولد تھیں ، انتقال سے بیشتر انہوں نے بھی اپنی چالیس ہزار سالانہ کی جائیداد بی بی صغریٰ کے نام لکھ دی ۔ غرض صغریٰ اسٹیٹ میں مسماۃ بیچن کی آمدنی بھی ضم ہو گئی ۔ وقف کے وقت اسٹیٹ کی آمدنی تقریباً تین لاکھ سالانہ تھی جو اسلامی درسگاہوں ، مساجد اور خانقاہوں کے استحکام و امداد کے لئے مخصوص

کردی گئی۔ اسی رقم سے عبدالعزیز صاحب کے نام پر "مدرسہ عزیزیہ بہار" بی بی جیتن کے نام پر "مدرسہ اسلامیہ جیتن بی بی"۔ بی بی صغریٰ کے نام پر "صغریٰ ہائی اسکول" تینوں ادارے بہار شریف میں چل رہے ہیں۔ عبدالعزیز صاحب کی وفات ۱۸۸۸ء میں اور مسماۃ صغریٰ کا انتقال ۱۹۰۸ء میں ہوا۔ لیکن انہوں نے کار خیر کا وہ کام کیا ہے جس کے باعث رہتی دنیا تک احترام وعزت سے یاد کی جاتی رہیں گی۔ جوار میں کئی بستیاں (معہ مہونی) ایسی ہیں جہاں مساجد اور مدرسے کے اخراجات کے لئے صغریٰ اسٹیٹ سے رقم ماہانہ مقرر ہے۔ موضع کیسلا پر جو پختہ تالاب ہے، بی بی صغریٰ کی رعایا پروری اور رحمدلی کی پائدار علامت ہے۔ اس طرح کتنے صدقات جاریہ صوبہ بہار میں بی بی صغری کے ہاتھوں ظہور میں آئے۔ اب کوئی بتانے والا بھی نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے اسٹیٹ میں اس کا ریکارڈ ہو مگر عام پبلک ان سے بے خبر ہے۔ مہونی میں جو مسجد قائم ہے اس کی تعمیر ۱۳۰۱ھ میں ہوئی۔ اس کی عمر ۹۸ سال ہو گئی۔ بی بی سعیدن (دختر فضل امام سررشتہ دار مظفر پور) کے زیر اہتمام منجانب بی بی صغریٰ یہ مسجد بنی۔ نگرانی شاہ سعادت علی یا صدر علی عرف شاہ صدلی کی تھی۔ شاہ صدلی عبدالودود مختار کے چچا تھے۔ ان کے مکان کے کھنڈرات ودود مختار اور عزیز رضا (پوسٹ ماسٹر) کے مکان کے مابین ہنوز موجود ہیں۔

جہہ کتا در در پھرے، وہ ڈر ڈر ڈر ڈر ہوئے
اک ہے در کو تھام لے، دُر دُر کہے نہ کوئے (مخدوم بہاریؒ)

مولانا عبداللطیف، جیوٹلی کے ایک بزرگ بغرض تبلیغ موضع موہنی آئے اور یہیں آباد ہو گئے۔ ان کی تیسری پشت میں باصر علی تھے جن کی شادی مسماۃ نخیمہ (جیرن) سے ہوئی۔ باصر علی کی سات اولاد تھی۔ (۱) مراد علی (۲) برکت علی۔

(۳) نعمت علی (۴) ابوطالب (۵) کریم اللہ (دمڑی ٹھیکہ دار) (۶) صفدر علی (۷) ناہر علی (برکت علی، نعمت علی، ابوطالب) تینوں بھائی سانپ کاٹنے سے شہید ہوگئے۔ راقم کے مکان میں پچھم جانب ایک کوٹھری تھی اس میں یہ تینوں بھائی سوئے ہوئے تھے اور یہیں شہید ہوئے۔ خاندان باصر علی کا موروثی مکان دیہا ہے جو اس وقت راقم الحروف کی ملکیت ہے۔ موہنی کی تقریباً پانسو اراضی میں سے تین سو بیگھہ کاشت اسی خاندان کی ملکیت تھی۔ کریم اللہ (دمڑی ٹھیکہ دار) کے زمانہ میں تو یہ حالت تھی کہ جب اناج کی کوٹھی کھلتی تو غلہ کا دام گر جاتا اور جب غلہ کو روک دیتے تو قحط جیسی حالت پیدا ہو جاتی۔ پشت در پشت جائداد بٹتے بٹتے، اب فی خاندان دس پانچ بگہ تک کاشت رہ گئی ہے۔ بستی میں ناہر علی ولد باصر علی کا خاندان سب سے قدیم، سب سے بڑا، مقتدر اور ہمیشہ معزز رہا ہے۔

ناہر علی کے نو بیٹے تھے، ناموں کا پتہ نہیں چلا۔ ان کی شادی بھتیجی سخیمہ (چیروں) سے ہوئی تھی۔ ان سے ایک بیٹا یار علی تھے۔ یار علی کے ۶ بیٹے اور ۷ بیٹیاں تھیں۔

یار علی کا خاندان

(۱) شیخ عبدالرحمن (۲) محمد آفاق (ابونصر کے دادا) (۳) شہادت علی (داہو) (۴) افضل کریم

(۵) حاجی تفضل حسین (۶) شفاعت حسین (۷) عمدن۔ بلیچھی (۸) نصیبن (اگانواں) (۹) کھیدن

(۵) کریم اللہ (دمڑی ٹھیکہ دار = ولین قصبپور

(۱) محمد رفیع (۲) محمد یسین (۳) محمد اقبال حسین (۴) محمد آل صدیق (۵) شمشہ (۶) صادو (۷) علیقن (۸) قمرن = کندھولی
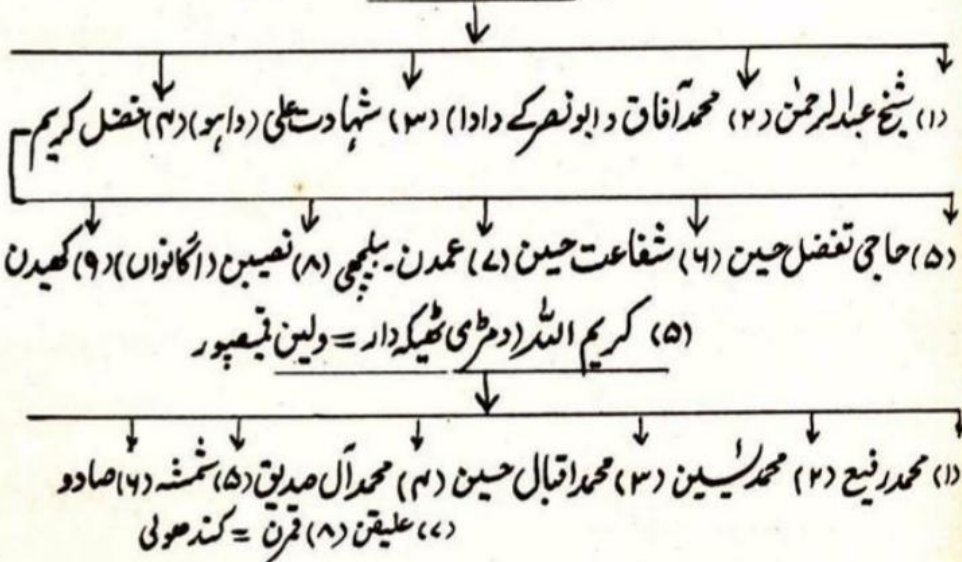
(۱) محمد رفیع ولد کریم اللہ

(۱) عائشہ (فوت ۱۹۰۵ء) = محمد اظہار (نورپور) (۲) محمد جمال = گوڑھیاری (۳) مریم = سہوڑا

عائشہ کا بیٹا شہاب الدین۔ مریم سے بدر النساء جن کی شادی فضل رب ولد چماری (مہونی سے ہوئی۔ فضل رب سے لڑکا عبدالروف = انوری بنت اختر مہونی دوسرا لڑکا محمد اسلام = بدر النساء (جرڈوانواں)

(۲) محمد یاسین = لطیفن (چکندرہ ضلع مونگیر)

(۱) عبدالحنان = رمضا بنور (۲) رابعہ = محمد سلیم (چکندرہ) (۳) کبریٰ = کبیرالدین مہونی

عبدالحنان کی اولاد:- راضیہ = ابوبکر (چکندرہ) آسمہ = ابوالخیر (چکندرہ) معزہ = معیز العابدین، بعدہٗ ضیاء الدین (کوریگہ)

معزہ سے اولاد:- فرحانہ پروین۔ (۲) رخسانہ بانو (۳) مظہر حسن عباسی۔ فرحانہ = جنید احمد (چکندرہ) رخسانہ = زبیر احمد (چکندرہ)

آسمہ بنت عبدالحنان کی شادی ابوالخیر (چکندرہ) سے ہوئی۔ یہ لوگ کراچی منتقل ہو گئے۔ ان کی اولاد:- مختار احمد۔ ضیاء الحق، عابد حسین، زاہد حسین، فہمیدہ، سعیدہ۔ حسنہ۔

(۳) محمد اقبال حسین امین ولد کریم اللہ = کلثوم (ڈیہہ)

(۱) زین العابدین وکیل = حبیبہ بنت چھکو میاں (نگرانواں) (۲) معین العابدین = دیاومیں

(۳) محی العابدین = مدینہ (کوند) (۴) معیز العابدین = ہرگانواں) (۵) ضیاء العابدین (۶)
(۶) مقبولن = طہٰ وکیل (نگرانواں)

زین العابدین وکیل رانچی میں مقیم ہوگئے۔ صاحب اولاد ہیں۔ معین العابدین
پیشکار بھی صاحب اولاد ہیں۔ دربھنگہ میں بس گئے۔ محی العابدین کے بال بچے
کونند میں ہیں۔ معز العابدین کے لڑکے شکیل ہرگانواں میں رہتے ہیں۔ مقبول
کے لڑکے عبدالسلام = ہرگانواں، ارریہ میں مقیم ہیں۔ ان کی بہن جمیلہ کی شادی عظمت
ہرگانواں سے ہوئی۔ ان سے حسو، محمود (انجینئر) اصور، ننھی (پکار و نام سے موسوم ہیں)

(۴) محمد آل صدیق ولد کریم اللہ کی چار شادیاں ہوئیں۔ پہلی شادی یعقوب
مینجر کی بہن سے۔ جس سے سالمہ ہوئی۔ جو محمد فاروق (ویادی) سے بیاہی گئی۔
چوتھی شادی کبیر پورا میں مسماۃ خدیجہ سے ہوئی۔ ان سے (۱) عبیدہ = انعام الحق
(تیسپور) (۲) محمد ذاکر (۳) ہاجرہ = عبدالحق ولد حکیم ممتاز حسین (میراچک) (۴)
صابرہ = جمیل (رمضا پور) (۵) سالمہ = شمس الہدیٰ (کونند)

عبیدہ کی اولاد:۔ (۱) ساجدہ = نظام الدین (لعلپورہ) بچیاں۔ تبسم،
روزی، (۲) سنجیدہ = نسیم (لعلپورہ) اولاد = آفتاب، مہتاب۔ جوہی۔

عبدالحق کی اولاد — (۱) زہرہ = آفتاب (زنگی پور) غلام قادر، شاہد، حیدر،
اشرف، قدسیہ اختری۔ صابرہ کی اولاد۔ شہناز = حنان (بہار) نسیمہ
مسرت، بے بی، احمد، محمد، + سالمہ کی اولاد — ملکہ، ببلو، ڈبلو۔

(۵) شمشہ بنت کریم اللہ کی شادی ٹلہار میں ہوئی تھی۔ جس سے دو بہنیں
زیب النسا اور عصمت النسا تھیں۔ (۸) قمرن کی کندھولی میں اور (۷) علیقن
کی شادی حکیم نظیر احسن (عرف حکیم ٹم ٹم) سے ہوئی تھی۔ بار دمودی سے بجھم گلی
میں بلند مکان انہیں کا تھا۔ یار علی خاندان کے (۵) حاجی تفضل حسین کی پہلی
شادی مولوی محمد رفیع (شکرانواں) کی پھوپھی سے ہوئی تھی۔ دوسری شادی
کوری بگہ میں جو بٹیا دادی کہلاتی تھیں۔ نصر بھائی (برادر محمد آفاق) ان ہی کے گھر میں بعد کو

رہنے لگے ۔ یار علی خاندان کی ایک بیٹی کوراری میں بیاہی تھیں جن کی لڑکی کی شادی منشی عنایت علی (شیخپورہ بازید پور) سے ہوئی تھی ۔ ان سے صرف ایک لڑکی بی بی زہرہ ہوئی جس کی شادی فضل امام (رمضان پور) کوٹھا سے ہوئی ۔

(۱) شیخ عبدالرحمٰن ولد یار علی

↓

(۱) عبدالقیوم (فوت ۱۹۴۰ء) = وحیدن بنت محمد حسین مختار (مہونی) (۲) محمد جمیل = ہرگانواں (لاولد)

(۳) عطاء کریم = زوجہ لاولد جن سے عطا کریم کی وفات کے بعد خان بہادر فخر الدین کے والد قطب الدین نے آخری شادی کی (۴) علی کریم = محفوظن بنت مظفر احسن (خواہر رمضانی بوائے ۔ مہونی)

محل اولی سے :۔ عظیم الدین ۔ ضیاء الدین (ترکی) سالمہ = عبدالرزاق (ٹلہار) ۔ تہذیبہ = ابوظفر (جیپو) محرر (حال رانچی) ۔ آمنہ = محمد نہال (چوربرا)

علی کریم = محل ثانی (بیوہ محمد جمیل یعنی اپنی بھابھی سے، جو ہرگانواں کی تھیں) ۔

ان سے اولاد :۔ نظام الدین = رضیہ (بنت کبیر الدین میر غیاث چک) ۔

آسیہ = عبدالغنی (جانا) + نظام الدین کی اولاد :۔ (۱) محمد زبیر (پہلی شادی سالمہ بنت آل صدیق ، دوسری کوری بگہ میں) (۲) شمیم احمد (لڈن) = صحیفہ بنت ضمیر الدین (اجیڑوانواں) (۳) وصی احمد (موٹو) (۴) بانو ۔

عبدالقیوم ولد عبدالرحمٰن (وفات ۱۹۴۰ء) = وحیدن (وفات ۱۹۴۷ء)

↓

(۱) ابوالخیر = عظیمن بنت عبدالوہاب مختار (ڈیہہ) (۲) عبدالقدوس = (۱) بوری (۲) بنت قدیر گماشتہ (مہونی)

(۳) ظفر عالم = (۱) ہمشیرہ حکیم نوٹبن (کونند) (۴) محمود عالم = فاطمہ بنت فریدالدین (۵)
(۲) بنت مولوی مشتاق پوری) (گوڑھیا رتی)

(۵) معیزن = حیدر (ہرگانواں) (۶) ماتو = عبدالباری (کوری بیگہ) (۷) ہاجرہ = مصطفیٰ (جرداتوں

عبدالقدوس کی اولاد :- شبیر احمد - زبیر احمد - ظفر عالم کی اولاد، مناظر عالم

محمود عالم (چھوٹن) کی اولاد :- معاویہ = جانا، صافیہ = عزیر رضا (مہونی) -

معیزن کی اولاد :- (۱) عبداللہ = میر غیاث چک (۲) رحمت اللہ = بنت ابوالخیر (مہونی) (۳) سیف اللہ = بنت عبدالقدوس (مہونی) (۴) نعمت اللہ = تمبھور

ابوالخیر ولد عبدالقیوم = عظیمن

(۱) محمد عذیر رضا = حسن آراء (دیاؤ) (۲) میمونہ = مرتضیٰ (جرڈوانواں) (۳) سعیدہ = غلام ربانی

(۴) شمیمہ = عبدالسلام (میر غیاث چک)

محمد عذیر رضا = حسن آراء (پوسٹ ماسٹر مہونی)

(۱) ارشد رضا (۲) شبیر رضا (۳) حسن رضا (۴) منور سلطانہ (۵) صبیحہ سلطانہ (۶) ناہید سلطانہ

مولوی محمد آفاق (امین) = علیمن (کوری بیگہ) کی اولاد :- (۱) محی الدین وکیل (کھونٹی)، شادی از بنت حکیم نیظر احسن (رمضان پور) ان کے ۵ بیٹے اور ۵ بیٹیاں ہیں۔ سب کھونٹی (رانچی) میں مقیم ہیں (۲) ڈاکٹر معیزالدین احمد = بنت خلیل الرحمن سب رجسٹرار (دھنوری) ان کے لڑکے کمال احمد، لڑکی شمیمہ خاتون۔ کراچی چلے گئے۔
ابونصر برادر محمد آفاق = بنت عبدالشکور بٹشکار، فہمیدہ (مہونی)۔ دوسری شادی زبیرہ بنت محمد امین (کوری بیگہ) ان سے ایک لڑکی صفیہ (بھیکہ) = شادی

ازضیاء الحق کندھا پوری۔ حال مقام مہونی۔ ان کی اولاد۔ چار لڑکے دو لڑکیاں۔

(۳) شہادت علی (داہو) ولد یار علی = مسماۃ بیچن (کندھولی) وفات ۱۹۲۲ء

(۱) زہرہ = پنڈ (۲) قدیرن = کندھولی (۳) محمودہ = کبیر پورہ (۴) بتولن = شہادت حسین بازید پور

(۵) عبدالوحید (۶) محمد عثمان (کارد)

محمودہ کی اولاد:۔ زینب، انیسہ، جچو، مبین۔ (امت کی شادی ابوالحسن بوری سے، انیسہ کی ضمیر الدین مہونی سے، مبین کی مہونی میں) بتولن سے محمد نظام الدین جن کی شادی ہمشیرہ ڈپٹی محمد فرید (بازید پور) سے ہوئی۔ عبدالوحید ولد شہادت علی = نوازن (پنڈ) وفات سنہ ۱۹۲۰ء۔ ان کی اولاد۔ محمد فرید = پہلی شادی جیرون، جس سے عبدالحفیظ، فاطمہ، عبیدہ، زبیدہ۔ دوسری شادی از قریشہ (مہونی) اس سے اولاد۔ محی الدین = نجمہ مہونی محی الدین کی اولاد۔ شہزاد، شبیر۔ زبیدہ کی شادی ذاکر علی (اکبر پور) سے۔ اس سے اولاد۔ وصی احمد، شہر النساء۔

(۲) محمد یوسف = پہلی شادی مہونی میں، دوسری شادی از بنت کلیم الدین (دیاؤ) ان سے اولاد:۔ غلام ربانی، غلام صمدانی، مہر النساء، رحمت، عظمت، شمس النہار (محمد یوسف کا خاندان صاحب گنج میں مقیم ہے)

محمد عثمان ولد شہادت علی = محبّ النساء (کندھولی۔ وفات سنہ ۱۹۵۸ء)

(۱) محمد سلیمان (فوت شیر خوار) (۲) علی عظیم = عقیلہ بنت بھتو (مہونی) (۳) پروفیسر مجیب الرحمٰن = حبیب النساء بنت عبدالحلیم (کوریگہ)

(۴) نصیر احمد وارثی = انوری بیگم (کوسند)۔ (علی عظیم کی اولاد۔ مقیطہ ۴ سال میں فوت ہوگئی)

پروفیسر مجیب الرحمٰن ایم، اے، پی، ایچ، ڈی = حبیبۃ النساء بنت عبدالحلیم (کیشئر گیا ڈسٹرک بورڈ)

(۱) حفظ الرحمٰن (فوت شیر خوار) (۲) ذکیہ خاتون (۳) ڈاکٹر رفیق انور رحمٰن (۴) سلطانہ (فوت ۹ ماہ)

(۵) رئیس انور رحمٰن ایم ٹے (۶) ریحانہ رحمٰن بی، اے (۷) نفیس انور رحمٰن (متعلم بی، ایس، سی)

(۸) پرویز انور رحمٰن (متعلم انجینئرنگ) (۹) تنویر انور رحمٰن (۱۰) فرزانہ رحمٰن (۱۱) ایک لڑکا انتقال

ذکیہ خاتون = محمد ایوب صدیقی ولد ڈاکٹر محمد یعقوب (جکندرہ) ایم اے بی ٹی۔

وفات ۱۹۶۷ء

(۱) خورشید صدیقی (فوت شیر خوار) (۲) جاوید صدیقی (۳) شاہین صدیقی

محمد ایوب صدیقی کی دوسری شادی از روشن آراء بنت حکیم ابوبکر (جکندرہ)

اولاد:- منور اقبال - وسیمہ خاتون -

ڈاکٹر رفیق انور رحمٰن = صبیحہ بنت عبدالرحمٰن (اجانا)

(M.B.BS, D.T.M.H) (اسسٹنٹ کلکٹر سنٹرل اکسائز وکسٹم)

(۱) فردوس (شبنم)

ریحانہ رحمٰن بی، اے = اعجاز احمد ولد وصی احمد (بوری) بی، ایس، سی۔

(۱) فرخ اعجاز (روبی)

نصیر احمد وارثی، بی، اے = انوری بیگم بنت ظہیر عالم (کوننہ)

(۱) صفیہ خاتون (۲) شفیق انور (۳) خلیق احمد (۴) نجمہ خاتون (۵) رحمت بیگم (فاطمہ) (۶) سلمٰی بیگم

(۷) راحت نسیم (۸) مخدوم بانو (دولت) (۹) فرحت بیگم (۱۰) چاند عثمانی ہارون "دو لڑکے

رضا احمد۔ رضی احمد (جڑ داں) جو شیر خوارگی میں فوت ہو گئے)

صفیہ کی شادی نثار احمد (انجنیئر) ولد نظام الدین مہونی سے ہوئی۔ اولاد شمع خاتون، جاوید اقبال (پرویز)، غلام وارث۔ شفیق الور = زینت خاتون بنت حاجی آل احمد (کابنورہ) اولاد:۔ خورشید الور + خلیق احمد = عابدہ خاتون بنت معین الدین دیادی مقیم دربھنگہ اولاد:۔ زلیخا جہاں، نور جہاں + نجمہ خاتون = منصور احمد (معانی) اولاد:۔ انتخاب احمد، روشن جہاں، منور احمد۔ رحمت بیگم فاطمہ = امین الدین (دربھنگہ، گوٹھام) اولاد:۔ گلشن جہاں (ردبی) اقبال امین۔ سلمہ بیگم = عبداللہ جاوید ولد شہاب الدین (سہوڑہ)

(۴) فضل کریم ولد یار علی = محیبن (ملکی چک) کی دو لڑکیاں، لیئق النساء = عبدالشکور پیش کار (ٹلہار) امتو = (۱) محمد یسین (۲) محمد سبحان (ملکی چک)۔ عبدالشکور پیش کار شادی کے بعد مہونی میں آباد ہو گئے۔ بانکڑتل مکان تھا جو پست ہو گیا۔ اسے حکیم حلیم نے خریدا ہے۔ پیشکار صاحب کی اولاد (۱) قمر الزماں وکیل = بنت دھرین میاں (کندھائی پور) (۲) فخر الزماں اکاؤنٹس افسر پاکستان ریلوے شادی از بنت انوار النبی (بارھ) (۳) مسیح الزماں (۴) احمد رضا (۵) فہمیدہ = ابو نصر (مہونی) (۶) حبیبہ = عبدالرشید ولد نواز شش حسین کوری بگہ (۷) آسمہ = غلام مرتضیٰ (بازید پور) (۸) رقیبہ = ابونصر ولد محبوب حسین (چکندرہ) (۶) شجاعت حسین ولد یار علی کی چار اولاد۔

(۱) مولوی عبدالعزیز = ہمشیرہ دھوبی میاں (بھدور) دوسری شادی ڈومر انول۔ ان سے اولاد (راقم کے استاد):۔ حمادہ = عبدالغفار ولد عبدالستار (بوری) احمد سعید (۲) گنگن بوبو (۳) لڑکی = مولانا ہاشم (استاد مدرسہ عزیزیہ بہار شریف) ۴ لڑکی = اشارت حسین دیادی۔ مولانا محمد ہاشم کی اولاد:۔ (۱) محمد احسن = بنت دھوبی میاں (بھدور) (۲) احمد علی = چرٹوانواں (۳) امین احمد = بوری۔ عبدل میاں جن کی

شادی امیرالدین وکارد کی بہن سے ہوئی تھی ان سے دو لڑکے ہوئے۔ محمد صدیق
اور ضمیر الدین کی شادی انیسہ بنت محمودہ و عبدالغفور (کبیر پورہ) سے ہوئی۔ انکی
اولاد:۔ عبدالمتین = قیصپورہ، اولاد شمیمہ، بنی، راشدہ، (۲) مولوی عبدالقدوس =
گرھیاری سے اورنگ زیب، دوسری شادی بازید پوروالی سے جمو، پیارے، بچی
بچی۔ (۳) علیم الدین = عجب النساء (میر غیاث چک) (۴) کلیم الدین = سہوڑہ، محل
ثانی خیرالنساء (میر غیاث چک) اولاد سیف اللہ۔ علیم الدین کی اولاد (۱) سیف الاسلام
(بی، اے) = شہناز بانو (مسعودہ) بوری (۲) محمد اخلاق (نواب) مجیدہ خاتون = منظر
حسین ولد یعقوب منیجر (مہونی) (۴) شہزادگی بیگم = مقصود عالم دیاوی۔ مقیم گریڈیہ
محمد مبین ولد عبدالغفور کبیر پورہ، مقیم مہونی کی شادی حسیبہ بنت جمن ہتو (مہونی)
اولاد:۔ جمیلہ، امراد۔ اکبر حسین کے لڑکے (۱) محمد احسن مختار (۲) محمد حسین مختار۔

(۱) مولوی محمد احسن مختار ولد اکبر حسین = محل اولیٰ۔ اقبالن بنت علی جان
(ہرگانواں) محل ثانی سابو بو (مہونی)

محل اولیٰ سے :۔ نظیر احسن (بڑے بابو) = تابو اکبر پور، (۲) ہاجرہ = محمد یسین
(رمضان پور) محل ثانی سے :۔ (۱) ابو محمد = آمنہ بنت شفاعت حسین (مہونی) (۲)
ابو سعید پیشکار (وفات ۱۹؍ فروری ۱۹۷۸ء) شادی از سالمہ بنت کبیر پیشکار، دیگر
زیب النساء بنت عبدالحفیظ (مہونی) (۳) صالحہ = محمد یحییٰ مختار اگانواں (۴)
رابعہ = معین الدین و باوی مقیم دربھنگہ = ابو محمد کی اولاد:۔ (۱) محمد یوسف = محمودہ
بنت بدیر احسن (قیصپورہ) (۲) حیدر = بنت غفور (شیر پور) (۳) انوار الحق =
بنت نظام الدین چرچوانواں) (۴) حشام حیدر = بنت انصار (زنگی پور) (۵)
حمیرہ = محمود (قیصپورہ) (۶) میزہ = صدرالدین (قیصپورہ) صالحہ = یحییٰ کی اولاد:۔
عبدالسلام = معادیہ بنت تمیز الدین (کوریگہہ) (۲) ڈاکٹر فخر الدین = بنت حفاظت کریم دیاوی

محمد حسین مختار کے بیٹے محمد ظہیر احسن (ریلوے کول انسپکٹر) شادی از فاطمہ (کونند)
ان سے اولاد :۔ (۱) ظفر الحسن = ملکی چک (۲) معین احسن (ابو) بنت ڈاکٹر جمیل
(استھانوان) (۳) شبیر احسن = جمیلہ بنت عبد المجید (کوری بگہ) مقیم معانی، (۴) خورشید
احسن = سہوڑہ (۵) غوثیہ = اظہار الحق (ملکی چک) (۶) عائشہ = حسن رضا بعلپورہ
(۷) حافظہ + محمد صدیق ۔ عبد الحمید ۔ نصیر الدین (ہر سہ برادران حقیقی) محمد صدیق
کی اولاد :۔ (۱) محمد ایوب (ابو) = بنت عبد الحمید (مہونی) (۲) عبد الحفیظ = عصمت النسار
بنت کبیر الدین (تمیصپور) (۳) مریم = دولار محمد جانا + عبد الحمید = حفیظن بنت
خواہر خواجہ محی الدین کوراری ۔ اولاد ۔ زین العابدین = ساجدہ بنت حبیب (کونند)
شہاب الدین مجذوب، زبیدہ = محمد ایوب مہونی ۔

نصیر الدین = خواہر محمد فاروق، اولاد :۔ امت = عبد الخالق (مہونی)
صالحہ = عبد الحمید (اگانواں) حبیبہ = عباس مہونی، خدیجہ = عطاء کریم، بازید پور
مجیبہ = منظور سیٹھ مہونی (پٹنہ) سالمہ = معانی، معین الدین (مانو) = بنت
حاجی مقبول گور بگہ)

کبیر الدین پیشکار = میمونہ خاتون بنت لیاقت حسین (لیاقت حسین
لطافت حسین، عبد الغنی ہر سہ برادران)

(۱) غلام رحیم (D.S.P) (۲) حسیبہ (۳) سالمہ (۴) زینب (۵) ماتو

نوٹ :۔ لیاقت حسین کی ایک لڑکی کی شادی کبیر الدین پیشکار (لچھمی پور) سے
ہوئی ۔ وہ مہونی میں ہی مقیم ہو گئے ۔ دوسری لڑکی حکیمن کی شادی رحیم بخش
پیشکار شکرانواں سے ہوئی ۔ تیسری لڑکی عظیمن کی شادی حکیم راحت حسین مہونی
سے ہوئی ۔ سالمہ کی شادی خواجہ امین الدین ایم اے پی ایچ ڈی لکچرار بہار یونیورسٹی سے

ہوئی۔ ماتو کی شادی منظور سیٹھ سے ہوئی۔

غلام رحیم (چھوٹن) ریٹائرڈ ڈی، ایس۔پی کی اولاد۔

(۱) آفتاب رحیم = ملکی جک (۲) شاہدہ رحیم (۳) لڑکی لکچرار ہزاری باغ کالج (۴) اور بھی کئی لڑکیاں ہیں۔

خان بہادر فخر الدین ولد قطب الدین رجسٹرار ولد حاجی محمد واعظ، شادی از رئیسہ خاتون بنت رضا کریم رجسٹرار (مہونی) موصوف موضع مہونی اور اس جوار کے ایک درخشندہ ستارے تھے۔ ڈھاکہ کالج کے پروفیسر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے رجسٹرار، ڈپٹی ڈائرکٹر محمڈن ایجوکیشن بنگال، پبلک سروس کمیشن بنگال کے سکریٹری کے عہدوں پر فائز رہے۔ کرنل بواس روڈ کلکتہ میں اپنا مکان تھا۔ بستی آیا جایا کرتے تھے۔ داروغہ عبدالغنی مختار جو مونگیر میں اپنے زمانے میں کافی شہرت کے مالک تھے۔ ان کے بہنوئی تھے۔ ان کا شجرہ ملاحظہ ہو۔

خان بہادر فخر الدین = رئیسہ خاتون

(۱) جمیلہ = ابوالحیات وکیل، گریڈھ (بوری) (۲) نجمہ النساء = مجیب اللہ (بجو) لعلپورہ (۳) شمس النساء (آسمہ) = پروفیسر حبیب، شکرانواں (۴) خیر النساء = عبداللہ M.O.A (ہرگانواں) (۵) حیدر النساء (صوبہ) = عبدالخالق (شکرانواں) (۶) فہمید النساء = معیز عبداللہ (شکرانواں) (۷) محی الدین (اقبال (چاند) انجینئر سعودی عرب = بنت ڈاکٹر ظفر توحید (گیا)

چاند کی اولاد۔ شاہینہ ناز۔ راشد : اقبال۔ روبینہ ناز۔ روزی ناز۔

مراد علی کے لڑکے جمیعت علی 'جانا' ان کے لڑکے عبدالکریم (ہنسوری) عبدالکریم کے

کے فرزند مولوی رضا کریم رجسٹرار تھے۔

رضا کریم رجسٹرار = مقبولن (بلاقن) بنت عبد الوہاب (رمضانپور)
(ہمشیرہ عمر دراز)

(۱) حفاظت کریم (۲) مجید کریم (۳) انوار کریم (۴) رئیسہ، اہلیہ خان بہادر فخر الدین

حفاظت کریم کی شادی لکھنوبگہ کے ابوالحسن کی لڑکی سے ہوئی تھی، جو مولوی محمد رفیع سشکرانواں کے بھانجہ تھے ان کے لڑکے احمد کریم ہوئے۔

احمد کریم ولد حفاظت کریم = بنت عمر دراز (رمضانپور)

(۱) محمد کریم = بنت ابوالخیر (مانڈر کھگریا) (۲) شمیمہ خاتون = مودود الحق (مہوتی) (۳) فضل کریم (۳) ریحانہ = شاہجہاں (جانا) (۴) اختری = سعود ولد شعیب (مہوتی)

منشی محمد تقی کا مکان، پچھم طرف ہاجرہ کے مکان کے پشت پر تھا۔ وہ عبدالوہاب صاحب رمضانپور کے حقیقی چھوٹے بھائی تھے، وہاب صاحب کے بیٹے حاجی عمر دراز تھے۔ شیخ فضل امام (ہنسوری) کی اولاد میں بی بی سیدن، ابو البرکات، عبدالوہاب ابوتراب اور محمد حسین تھے۔ ابوالبرکات کی شادی از بنت شریف مکہ، جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ ابوتراب کو پھلواری شریف میں زہر دے دیا گیا۔ محمد حسین = منشی براتی (بوری) کی سگی پھوپھی خیر النساء سے۔ یہ بڑی بہو کہلاتی تھیں۔ عبدالعزیز ان ہی کے بطن سے ہوئے جو مسماۃ صغریٰ کے شوہر تھے اور چچا زاد بھائی بھی۔ ان سے ایک لڑکی قدیرًا جو علی نعمت (ڈیانواں) سے بیاہی تھیں اور لاولد تھیں بہار شریف کی جامع مسجد میں مدفون ہیں۔ لوح مزار پر ۱۸۸۸ء کندہ ہے۔

فضل رحیم ولد محبیب علی ولد گوہر علی ولد مراد علی ولد سخاوت علی ولد محمد علی

فضل رحیم ولد محبیب علی پٹنہ سے باڑھ آکر سکونت پذیر ہوئے۔ ان کے لڑکے فضل الرحمٰن م

کی شادی مہونی میں ہوئی۔ یہ یہیں مقیم ہوگئے۔

فضل الرحمن مختار = شمس النساء (مہونی)

محل اولیٰ سے | محل ثانی سے

(۱) عبدالحفیظ مختار = خلیری بہن سے
(۲) نعیمہ = ہرگانواں
محمد شعیب = سکینہ خاتون ہمشیرہ ضیا پٹیکار صالح پور
(۱) شہود = اختری بنت احمد کریم (مہونی)
(۲) تین لڑکیاں جو پاکستان چلی گئیں

(۱) ساجدہ = ضیا پٹیکار (صالح پور)
(۲) صافیہ = ہنسوری (لاولد)
(۳) اصفیہ = شہاب الدین (معانی)
(۴) سعیدہ (ننھی) = فاخر ولد عبدالحفیظ
(سابق متولی صغریٰ اسٹیٹ بہار (حال معانی)

عبدالکریم (ہنسوری)

(۱) رضا کریم رجسٹرار = مقبولن (بلاقن، رمضا پور) (۲) شمس النساء = فضل الرحمن مختار مہونی
(۳) اقبال النساء = عبدالعزیز (شیخ برادری میں فرسٹ بی، اے، لعلپورہ) جس روز مجسٹریٹ کی تقرری کی خبر آئی۔ اسی روز ان کا انتقال ہوا۔ (۴) لطیف النساء = منشی نعیم (نورپور)
نور محمد
(۵) اقیمتہ النساء = منشی محمد حکیم (گواسہ شیخپورہ)

(۳) اقبال النساء = عبدالعزیز (شیخ برادری)

(۱) ماسٹر محمود بی، اے (بوری) = کنیز فاطمہ بنت منشی براتی (بوری)

ننھو داروغہ (جن کا لڑکا علیم الدین) قربان داروغہ، محمد نعیم داروغہ (ہرسہ برادران حقیقی تھے) نیز منشی قدیر احسن جو امانواں راج کی طرف سے گماشتہ تھے اور جن کے فرزند منظور احسن سیٹھ (پٹنہ) ہیں (۲) نظیر احسن جن کے فرزند تمیز الدین

اور ایک لڑکی زینب جو محمد عظیم (ٹاٹا دالے) سے بیاہی ہیں ۳ صغیر احسن جن کا مکان بجم جاب مطلوب حسن کے باغ کے سامنے ہے (یہ تینوں بھی برادر حقیقی تھے) مولوی محمد غسان کندھولی والے) مہونی آکر بس گئے تھے۔ ان کے دو لڑکے عظیم الدین اور چھوٹن، عین جوانی میں پلیگ کی وبا کی نذر ہو گئے۔ بڑے ہونہار اور صالح جوان تھے۔ حاجی رشید (ہنوری)، کے محمد عثمان خالو ہوتے تھے۔ ایک اور قابل قدر ہستی محمد حسین مختار کی تھی جن کا سنگین دالان مشہور تھا۔ (اب یہ عبدالحق صاحب کی ملکیت ہے) ان کے لڑکے ابوالحیات، ابوالبرکات، ابوالخرات تھے۔ اور ایک لڑکی زینب زانو جو حکیم ٹم ٹم کی زوجہ ثانی ہوئیں۔ اسی طرح عبدالحلیم، محمد نعیم۔ صغیر الدین، ضمیر الدین چاروں سگے بھائی تھے۔ عرصہ تک گریڈیہہ میں رہے۔ درمیان میں کچھ عرصہ کے لئے مہونی آئے، یاں بچوں کی شادی ہوئی اور پھر گریڈیہہ چلے گئے۔

عبدالودود مختار = صالحہ (قیصپور)

↓

(۱) مودود الحق = (۱) قیصپور = (۲) لعلپور) (۲) مقصود الحق = بنت احمد کریم (مہونی)
(۳) قمر الدین = لعلپورہ (۴) فخر الدین = سہوڑہ (۵) رابعہ (ربو) = ابوعبیدہ
وکیل (مہونی) (۶) رقیہ (۷) صفیہ (۸) رضیہ

حافظ عبدالسبحان (بھگو) = کندھولی

↓

(۱) حلیم الدین (۲) کلیم الدین مختار (۳) محمد نسیم الدین

محمد عثمان (ڈی، ایس)

↓

محل اولی: (۱) عبدالمجید

محل ثانی: (۱) محمود الزماں (۲) بدر الزماں (۳) قمر الزماں

داروغہ عبدالغنی ۔ خاں بہادر فخر الدین کے بہنوئی مونگیر میں عہدہ داروغہ سے سے رٹیائرڈ ہونے کے بعد مختاری کرتے تھے۔ ۱۹۳۴ء بہار زلزلہ میں، پاؤں سے معذور ہوگئے اور گھر بیٹھ گئے۔ ان کے چار بیٹے سب ہونہار ہوئے۔ ابوعبیدہ، ابودردہ، دونوں وکیل تھے۔ محمد یحییٰ بی، اے، اپنے دور کے بڑے پرجوش اور سرگرم نوجوان تھے۔ کلکتہ میں انہوں نے دوسری شادی کی اور یہیں مقیم ہیں۔ صاحب اولاد ہیں۔ ایک لڑکی کی شادی ڈاکٹر بلال (رپن اسٹریٹ) کلکتہ سے ہوئی ہے۔ داروغہ جی کے چوتھے لڑکے ابوطلحہ (کالو) ہیں۔

شجاعت حسین (گماشتہ چندو نواب کوننڈ) = (۱) شادی ٹلہار (۲) پٹنہ سیٹی

محل اولی

(۱) محمد یعقوب (منیجر چندو نواب)

(۱) منظر حسنین = بنت علیم الدین ولد ضمیر الدین (مہونی)

(۲) نوشابہ = محمد نسیم (قمیصپور)

محل ثانی

ایک لڑکی = سید علیم الدین (پٹنہ سٹی)

ایک لڑکا، لکچرار پٹنہ یونیورسٹی

عبدالرحمٰن ولد عبداللہ ولد امیر الدین، جید عالم تھے۔

عبداللہ

(۱) عبدالرحیم (کلکتہ ٹی بی بورڈ) حال مقام کانپور = بنت عبدالوہاب مختار (ڈیہہ)

(۱) انیس الرحیم = بنت محمد ہاشم (بازید پور)

عبداللہ

(۲) شرف الدین

عبدالرحمٰن

(۱) مجیب الرحمٰن

امیرالدین و کارو (کاشتکاران)

امیر الدین = خواہر ضمیر الدین (مہونی)

(۱) فریدالدین (۲) سلیم الدین = گوربگہ (۳) عبدالحلیم = جیرون۔

کارو

(۱) نعیم الدین = جیرون) (۲) عظیم الدین = جیرون ۔

محمد نعیم الدین ولد کارو

(۱) ابوظفر وکیل = چچازاد بہن سے (۲) محمد ہاشم (وکیل) (۳) محمد قاسم

محمد عظیم الدین ولد کارو

(۱) علیم الدین (S.D.O) (۲) محمود عالم (سب جج) (۳) نیاز احمد (۴) محمد قیصر

شفاعت حسین (کاشتکار)

(۱) محمد ظہیر الدین (۲) موسم (محسن) (۳) محمد سجان (۴) آتو بو

(۱) محمد یوسف (حبیبو) = بنت حمید الدین مرغیاث چک)

(۱) عذیرہ (۲) منو

(۱) احمد حسین (آتو) (۲) نظام الدین (ناجو)

واعظ مہتو (کاشتکار)

محل ادلی سے

(۱) ذکیر الدین = سالمہ جیرون

(۱) نسیم الدین = بنت ظفر (چکندرہ) (۲) معیز الدین = بنت عظیم الدین (مہونی) (۳) خورشید = بنت عبدا
ولد چاری (مہونی)

واعظ مہتو (کاشتکار)

محل ثانی سے

(۱) عبدالخالق = عائشہ بنت محمد علیلی (مہونی)

(۱) اخلاق احمد = بنت موسیٰ (دمانا) (۲) عبدالرحیم = کبیر پورہ (۳) غیاث النور

منو مہتو (کاشتکار)

(۱) محمد علیلی = شادی، جادو پور سے اولاد :- (۱) عبدالجبار = بنت کبیر (حیرٹھ گانواں) (۲) دو بہنیں اور

(۱) خیر النسا = عبدالرشید (کوراری) (۲) منظور عالم = بنت نظام (جادو پور) (۳)

(۳) محمود عالم = بنڈ ہیں (۴) دوسرے محل سے ۲ لڑکیاں ۔

منظور عالم = بنت حکیم نظام الدین

(۱) شاہین پروین (۲) محمد رضوان عالم (۳) عرفان عالم (۴) عمران عالم

کریم بخش (مہتو جی) = (۱) جادو پور سے تہذیبہ

= (۲) اگانواں

(۱) مقصود عالم = بنت محمد عظیم ٹاٹا والے (۲) فہمیدہ خاتون (۳) صفیہ خاتون ۔

فضل کریم (ڈھاکو) = (۱) رئیسہ (ننگرانواں)

= (۲) ہاجرہ (لعلپورہ)

پہلے محل سے (۱) ابونصر (نصر) (۲) ابوالقدر (قدر) | محل ثانی (۱) عجیبہ (۲) شخیبہ (۳) جبیلہ

محمد موسیٰ (جمن دادا) = رؤفن (گرہ صیاری)

(۱) محمد سلیم (چھوٹن) = بنت دھوبی (بنڈ) (۲) عائشہ = چرڑ داداں سعید (۳) سارہ = مقبول احمد بوری (۴) سکینہ (۵) جمیلہ۔

(۱) محمد سلیم (چھوٹن) بنت دھوبی (بنڈ)

(۱) غلام ربانی (۲) غلام صمدانی (۳) زاہد حسین (۴) شہر النساء (۵) مہر النساء (۶) وصیلہ۔

شیخ چندو :- ان کی بیٹی سارہ (حضرت بی بی) ان کی اولاد عبداللہ اور زینب۔ زینب کی شادی شاہ نظام سے ہوئی۔ ان کے لڑکے نثار احمد انجنیر جن کی شادی صفیہ خاتون بنت نصیر احمد دارثی سے ہوئی۔

حکیم نظیر الحسن (جن کا کلکتہ میں چولیہ مسجد کے نیچے مطلب تھا)

(محمد قاسم حکیم نظیر الحسن صاحب کے ہم زلف تھے)

(۱) کبیر الدین (ٹائپسٹ) = (۱) کبریٰ خواہر عبدالحنان (مہونی)

= (۲) بوری (اور بھی شادیاں کیں)

(۲) بشیر الدین = مجیبہ خاتون بنت ڈاکٹر یعقوب (جگندرہ) (۳) صغیر الدین (۴) امتہ الحریہ

مولانا نور الدین بہاری = کلثوم بنت محمد عیسیٰ (مولانا نور الدین بہاری دہلی کانگریس (بار دوم) کے صدر تھے۔ ان کا مکان محمد نعیم صاحب محرر کے سامنے تھا اب کھنڈر ہے ان کی اولاد بھوپال اور سکندرہ آباد میں جاکر بس گئی۔

(۱) محمد ابوالقاسم (۲) لڑکا (۳) لڑکا

مولوی شیخ محبوب حسین رحمانی = ڈمرانواں (یہ گونڈ کے تھے، مہونی میں آکر مقیم ہوگئے۔ مدرسہ میں معلم اور مہونی مسجد کے پیش امام تھے۔ بستی میں سب لوگ ان کا احترام کرتے تھے۔ راقم بھی

ان کاشاگرد ہے۔ پہلے محل سے کافی اولادیں ہوئیں۔ مولانا عبدالحفیظ صاحب باڑھ میں کافی مشہور تھے۔ ایک لڑکا عبدالسلام بمبئی کی طرف چلا گیا تھا۔ دوسرے محل سے بھی لڑکیاں ہیں۔ ایک مولوی نہال سے بیاہی ہیں۔ چند سال پیشتر مولوی محبوب صاحب کا وصال ہوا، احاطہ مکان ہی میں آسودہ خاک ہیں۔

حافظ عبدالقیوم صاحب کا مکان وہی تھا جو اندنوں عذیر صاحب پوسٹ ماسٹر مہونی کی ملکیت ہے۔ ان کی شادی شکرانواں میں غلام ربانی (غلام مصطفیٰ کی بہن سے ہوئی تھی۔ شمس الحق صاحب جو ریلوے میں ٹرین ایگزامنر تھے ان کے برادر حقیقی اور ہم زلف تھے۔ پہلی بیوی کی وفات کے بعد شمس الحق صاحب نے دوسری شادی ڈاکٹر عبدالخالق صاحب قمیص پور کی بہن سے کی۔ ان سے کئی اولاد ہے

حافظ قیوم صاحب کے فرزندان منظر احسن، منظر احسن، نہال احسن، مناظر احسن...... رقیبہ، مجیبہ، صافیہ (۵ لڑکے ۳ لڑکیاں ہیں) ایک لڑکی کی شادی محمد نشاد میر غیاث چک سے، ایک کی جاناہیں۔ ایک کوتند میں (لڑکے سب پاکستان میں ہیں)

روشن علی

(۱) نصیرالدین (جمن میاں) = خلیل ملک چاک (لاولد) (۲) عنایت علی = نصیبن بنت شمس الدین (بہادی بگہ)

(۱) عبدالرشید (کیپ مرچنٹ) = زینب بی بی بنت باقر علی (بہادی بگہ) (۲) آمنہ = عبدالعزیز ولد رمضان علی (شکرانواں) (۳) فاطمہ = محمد صدیق (کیلا) (۴) رابعہ = محمد سلیم کوتند

عبدالرشید کیپ مرچنٹ

(۱) محمودہ = غلام مصطفیٰ ولد سعید علی (تجنپورہ) (۲) ہاجرہ = محمد قاسم ولد عبدالغفور (بڑے پور)

باقی صفحہ نمبر ۱۱۰

(۳) آسمہ = ظفر الدین (رمضا پور) (۴) نادرہ = محمد اسرائیل ولد سعید (شیخوپورہ)
(۵) رئیسہ = محمد جمیل (مقصود پور) (۶) نور جہاں = انیس اشرف ولد حکیم عبد الخالق (ہرگانواں) (۷) عبد المجید = روشن آرا، بنت محمد حسین (میر غیاث چک) (۸) مجیبہ = محمد انصار ہرگانواں

(۱) نیر اقبال - (۲) ظفر اقبال

الفت حسین (اگانوی) مقیم مہونی = بنت حاجی محمد بخش (برادر حاجی محمد واعظ جو خاں بہادر فخر الدین کے دادا تھے)

(۱) مولانا عبد اللطیف = بنت عبد العزیز مختار (میر غیاث چک) (۲) مسماۃ زہرہ = ابن مولوی عبد الغفور (میر غیاث چک)

(۱) ابوالخیر = معزہ خاتون بنت امیر الحق (۲) عبد اللہ = سعیدہ بنت نور الہدیٰ (کبوتر گانواں) (ہرگانواں)

(۱) ۵ لڑکے ۳ لڑکیاں (دو کی شادی ہوگئی) (۱) غلام محمد (عمرو) (۲) امینہ خاتون = یوسر دگا (رانچی)
(۳) شمیمہ = پٹنہ (۴) سلطانہ

مولانا عبد الرحمن (اپنے وقت کے جید عالم اور عامل بزرگ تھے۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ اپنے کوٹھے پر رات کے وقت اجنہ کو پڑھایا کرتے تھے)

محل اولیٰ سے ایک لڑکی ہوئی جو خاں صاحب عبد الرحیم (ہرگانواں) کی والدہ تھیں۔ محل ثانی سے انعام الحق اور محمد نور۔ دونوں کی شادی منجوڑی میں ہوئی تھی۔ دونوں ہم زلف تھے۔ انعام الحق کے لڑکے شرف الدین ہیں جن کی شادی مصطفیٰ (جیڑوانواں) کی لڑکی سے ہوئی ہے۔ محمد نور کے فرزند ظفر و ہیں۔

محیب میاں = میر غیاث چک کے فرزند محمد خلیل تھے شادی بربگہ میں ہوئی تھی۔

نہایت ہی نیک مزاج، پاک طینت اور خوش خلق انسان تھے کلکتہ میں ٹوپی کی دوکان میں نوکری کرتے تھے۔ ان کا لڑکا محمد ضیاء کی شادی میر غیاث چک میں ہوئی۔ ان دنوں لکھی سرائے میں ہیں۔

چندو میاں:۔ ان لڑکا محمد نظیر= عبدالعزیز کمپونڈر (رمضان پور) کی سالی سے۔ نیظر صاحب کلکتہ میں ٹھنٹھنیا محلہ دگھی کے پاس دوکاندار تھے۔ یہ بھی بڑے ہی بامروت، ہمدرد، فرشتہ صفت انسان تھے۔ ان کے فرزند منظور (ماجو) کی شادی، حافظ ذاکر صاحب (بڑے پور) کی لڑکی سے ہوئی۔ دوسرا لڑکا محبوب (ماہو) ہے تفصیل معلوم نہیں ہوسکی۔

بخشی میاں:۔ ان کا مکان مولوی عبدالعزیز صاحب کے مکان سے پچھم واقع ہے۔ ان کے ۲ لڑکے اور ایک لڑکی تھی (۱) عبدالحلیم = ۲ شادیاں چرڑوانواں) ان سے ایک لڑکی سعیدہ = عبداللہ ولد عبدالحمید (چرڑوانواں) (۲) قریشیہ = عبدالحمید (کیپ مرچنٹ) چرڑوانواں۔ (۳) محمد نعیم = چکدین = قیصپور (چرڑوانواں) چرڑوانواں محل سے نجیبہ اور امان اللہ (کیپ مرچنٹ) کلکتہ روبہ ترقی ہیں خوش ہیں

مہوئی بستی چونکہ کافی بڑی ہے اور زیادہ تر لوگ سفید پوش ہیں۔ پڑھے لکھے، گو شہروں میں بسلسلہ ملازمت یا تجارت رہتے ہیں مگر برابر بستی جایا کرتے ہیں جامہ دوزی کے سلسلہ میں عبداللطیف خلیفہ (ان کے فرزند سلیمان خلیفہ) رشید خلیفہ حبیب خلیفہ رحمٰن خلیفہ اپنے وقت کے منجھے ہوئے ماہر فن گنے جاتے تھے۔ اندنوں ان کی اولاد عبدالمنان، اصغر، متین وغیرہ کاروبار چلارہے ہیں

سناروں میں دو بھائی بھگو اور گشن برابر نہیں رہے۔ لچھو اور پرمیسر ابھی بھی اپنے باپ کی گدی کو بنھالے ہوئے ہیں۔ **حجام** ٹھاکروں میں بنسی اور شکن ٹھاکر بستی کی ناک تھے۔ یہ دونوں اردو فارسی پڑھے لکھے تھے۔ شادی بیاہ میں

میں جو رقبہ آتا ہے اس کے مضمونِ ادق کو اس روانی سے پڑھ جاتے تھے کہ سننے والے دنگ رہ جاتے۔ بنسی ٹھاکر کا لڑکا بال گوبند، اور ایک لڑکی تھی جس کی شادی بھتو سے ہوئی تھی۔ بھتو کی اولاد گنددڑی، مہابیر، ہریہ، شری، چھوٹن، سب اپنے پیشہ میں لگے ہوئے ہیں۔ تیلی۔ تیلیوں میں گونگا ساؤ اور طوطو ساؤ بہت پرانے ہیں۔ گونگا کی اولاد میں چماری ساؤ اور سسر جو ساؤ، طوطو کی اولاد میں بھگو ساؤ، ساموساؤ، موہن ساؤ ہیں۔ ایک اور گھرنا ٹاٹا تیلی کا ہے جکی اولاد چندوا ہے۔ مودی۔ یوں تو خوردہ فروشی کی دوکانیں ہر ایک ساؤ کے گھر میں ہے۔ مگر اس کی خاص دکان ہار دمودی کی ہے۔ ابھی ان کا لڑکا کاروبار چلا رہا ہے۔ کہار:۔ اس پیشہ میں بدھن کہار اور دلیا کہار کا گھرانہ مشہور ہے بدھن کا لڑکا شبتی اور اس کے متعدد بال بچے اور دلیا کا لڑکا بھگو اور سینل اپنے آبائی پیشہ کو کسی طرح چلائے جا رہے ہیں۔ پختہ سڑک کی تعمیر اور موٹر گاڑیوں کی سہولت نے ان کے پیشوں کو مدھم کر دیا۔ کمہار:۔ منگرو کمہار کا گھرانا بھی بہت پرانا ہے۔ ان کی اولاد میں سکرو، لالو پنڈت اور بھجو کافی محنتی اور ایماندار ہیں استعمال کے لئے مٹی کے برتن اور عمارتوں کی سرپوشی کے لئے کھپڑا ٹونٹی ہنگرا ہر وقت دستیاب ہے۔ قصاب۔ کریمن قصاب کا خاندان کافی قدیم ہے یہ تو گذر گئے۔ ان کی اولاد عبدالحلیم۔ عبدالطیف (چھیدی) سوبیا اور سلیم اپنے پیشہ میں چاق و چوبند ہیں۔ کریمن کا بڑا لڑکا عبدالحلیم اپنے سسرال ڈومرانواں میں مقیم ہے۔

شاہ جی عبدالوحید صاحب جو اپنے وقت کے عالم اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ وہ تجہیز و تکفین کے متعلق بستی میں ضروری انتظامات کرتے تھے۔ سماجی زندگی میں اس کا بھی ایک مقام ہے۔ ان کے بعد ان کے لڑکے حنان شاہ یہ

فرائض انجام دیتے رہے، خان شاہ کا گذشتہ سال انتقال ہو گیا۔ اب ان کی اولاد غالباً اس کام پر مامور ہے۔ **راج مستری** ۔ حلفو، کریمن، بودھو، ہگن، صغرالدین (ساگو) کا تو فن تعمیر میں ماہر گنے جاتے تھے۔ اب ان کی اولاد میں بعضے اور کچھ دوسری قوم کے لوگ اس فن میں لگے ہوئے ہیں۔ **حلوائی** ۔ ایک دو گھر حلوائی بھی اس بستی میں رہتے چلے آرہے ہیں۔ اسی طرح بڑھی بھی ہیں، کاندو بھی ہیں، گوالے پاسبان چمار سب ہی رہتے ہیں۔

باورچی :۔ باورچی کے اعتبار سے دل محمد کے پسر ابرار حسین اس وقت جوار میں مشہور اور شہرت کے مالک ہیں۔ ہر طرح کے کھانے بنانے میں مہارت رکھتے ہیں۔ بستی میں کاشتکاروں کی آبادی زیادہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ اراضی بہت مختصر ہے۔ مہوئی میں پانسو بگہ اور زنگی پور میں بھی اسی لگ بھگ ہے۔ وارثان میں تقسیم ہوتے ہوتے اب نفع بخش طور پر ہر شخص کاشتکاری نہیں کرسکتا۔ بٹائی پر کام ہوتا ہے۔ بستی کی اکثریت ملازمت پیشہ یا تجارت پیشہ ہے۔ اور رفتہ رفتہ شہروں کی طرف رخ کر رہی ہے۔

جہانگیر پور :۔ موضع مہوئی سے نصف میل دکھن پچھم کونے پر یہ چھوٹا سا بگہ ہے۔ پہلے رمضان پور کی زمینداری میں تھا۔ زمانہ قدیم سے یہاں جادیب برادری کے لوگ آباد ہیں۔ کاشتکاری اور مویشی پالنا ان کا خاص مشغلہ ہے۔ جوار میں دودھ دہی کی سپلائی یہاں سے ہوتی ہے۔ لوگ بڑے محنتی ہیں اسلئے کھیت سے متعدد فصلوں کے علاوہ سبزی، ترکاری، لہسن، پیاز بھی حاصل کرلیتے ہیں۔ رفتہ رفتہ یہ بگہ بستی کی صورت اختیار کرتا جارہا ہے۔ فرٹلائزر اور الیکٹرک سپلائی نے زراعتی ترقی کی راہیں کھولدی ہیں۔ جیٹھ، بیساکھ میں بھی دھان

اور مکئی کی کاشت ہونے لگی ہے۔ کچھ مکانات پختہ نظر آنے ہیں "سرفس ویل" کا سلسلہ گاؤں گاؤں چل پڑا ہے۔ ان کے دمدموں پر جب رات کو بجلی بتیاں جلتی ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے ستارے زمین پر اتر آئے ہیں۔

رامی بیگھا :۔ جہانگیر پور سے کوناکوپی دکھن طرف چلئے تو نصف میل کی دوری پر ایک اور گاؤں آباد ہے۔ یہ گاؤں سو برس پہلے بڑی اہمیت کا حامل تھا۔ عادل سنگھ (عیدل سنگھ) اس گاؤں کے رئیس اعظم تھے۔ وہ اپنی رعایا پروری، عدل وانصاف، علم دوستی اور تہذیب وشائستگی کے لئے جوار میں مشہور تھے۔ زمانہ کے سانچے میں ڈھل جانے کا ڈھنگ ان کو بدرجہ اتم معلوم تھا۔ بادل کے رنگ اور طوفان کے رخ کو وہ بخوبی سمجھتے تھے۔ اردو اور فارسی کے وہ شیدائی انگریزی سرکار کی جب بساط بچھی تو ان کی دور رس نگاہوں نے بھانپ لیا کہ انگریزی پڑھے بغیر چارہ نہیں ہے۔ اسی جذبہ کے تحت انہوں نے "رامی بگہ ہائی اسکول" قائم کیا۔ اس زمانہ میں انگریزی پڑھنے کا یہ واحد ادارہ تھا۔ جہاں قرب وجوار کے لڑکے آکر پڑھتے تھے۔ مہوتی، رمضان پور، کونند کے درجنوں افراد یہاں سے کر مڈل پڑھ کر، بی ٹی، ٹی بسی۔ ٹرین ایگزامنر، اسٹیشن ماسٹر وغیرہ ہوگئے، اور جو میٹرک پاس کر گئے ان کا پوچھنا کیا۔! داروغہ، انسپکٹر، ڈپٹی مجسٹریٹ ہو جانا بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ دائیں ہاتھ سے جنہوں نے کام لیا۔ کہاں سے کہاں پہونچ گئے۔! سپہر سر دری پر ایسے اڑے کہ آج بی، اے، ایم اے، ان کی خاک پا کو بھی نہیں چھو سکے۔ آج رامی بگہ ہائی اسکول کے کھنڈرات ملبہ کی صورت میں نظر آتے ہیں۔ کم ہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جو اس کے درخشاں ماضی کو جانتے ہیں جس کے ساتھ عیدل سنگھ جیسے گوہر آبدار کی تاریخ وابستہ ہے۔

ان کے خاندان کے لوگ بستی میں موجود ہیں اور کسی طرح خاندانی روایات پر

چل رہے ہیں۔ بستی چھوٹی ہے مگر نہایت مہذب ہے۔ اعلیٰ ذات کی کثرت ہے۔ کاشتکاری خاص پیشہ ہے۔ اہل ثروت شہروں میں تجارت کرتے ہیں۔ کچھ تعلیم کی طرف بھی ہیں۔ نوجوانوں میں سیاست داخل ہو رہی ہے، الیکشن کے موقعہ پر قیادت کے جوہر دکھاتے ہیں۔ اور جوار کے ترقیاتی پروگرام پر کافی دھیان دیتے ہیں۔ سڑک کو پختہ بنانے اور الیکٹرک لائن کو اس جوار تک لانے میں رامی بگہ، رمضان پور، کوندا در شکر انواں کے قومی کارکنان نے انتھک کوششیں کی ہیں۔ رامی بگہ کے بابوان کی وضع داری اور نفاست کا اندازہ صرف ایک بات سے لگائیں کہ وہاں ایک گھر دھوبی خاص "عیدل سنگھ ڈیوڑھی" (اب ان کے ورثا کی ہے) کے لئے ہے۔ دھوتی، کرتہ، ٹوپی اس نفاست سے دھوئے اور استری کئے جاتے ہیں کہ لکھنؤ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے شام کے وقت ان کی نشست کے سامنے سے گذر جایئے اور لمحہ بھر ہی کے لئے سہی حضرت گنج کے مزے لوٹئے۔ دیگر مواضع کے وضعدار لوگ اپنے کپڑے دُھلوانے کے لئے رامی بگہ بھیجتے ہیں۔

موضع رمضانپور اور گوربگہ

تقریباً تین سو برس قبل ایک باکمال بزرگ شاہ رمضان علی تبلیغ اسلام کی غرض سے اس گاؤں میں وارد ہوئے تھے۔ (اُس وقت اس گاؤں کا نام "کیلا" تھا) ان ہی کے نام پر یہ بستی رمضانپور کے نام سے موسوم ہوئی۔ تین سو برس سے یہاں مسلمان آباد ہیں۔ اس سے پیشتر کی تاریخ کا سراغ نہیں ملتا ہے۔ یہاں تین قابل ذکر بزرگان دین کے مزارات ہیں۔ (۱) شاہ رمضان علی جنکی قبر گاؤں کے اندر واقع ہے (۲) دوسرے بزرگ حسین شاہ ہیں۔ یہ بھی بستی کے اندر

ہی آرام فرما ہیں (۳) تیسرے بزرگ، میاں چک جنگلہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اصل نام شاہ خلیل ہے۔ روایت ہے کہ حاجی حلیم صاحب (کوٹھا والے) کو شاہ خلیل صاحب کے مزار کی بشارت ہوئی تھی کہ وہ گاؤں کے دکھن جانب سپرد خاک ہیں۔ اس کے بعد ہی ان کا مقبرہ تیار ہوا۔ اس کے علاوہ رمضان پور کے حدود میں ایک اور بزرگ میاں نصیر الدین مدفون ہیں۔ یہ بھی پایہ کے بزرگ تھے۔

رمضان پور کی کل آبادی تقریباً دو ہزار ہے جن میں پڑھے لکھے لوگ تقریباً پچاس فی صد ہیں۔ باقی لوگ کاشتکار، مزدور پیشہ اور چھوٹے بڑے تجار ہیں۔ دو بڑی بڑی دکانیں بنیوں کی ہیں جن کے نام راموساؤ اور سندر ساؤ ہیں دونوں داہوساؤ کی اولاد ہیں۔ ان دونوں کی خصوصیت یہ ہے کہ مکتب کے تعلیم یافتہ ہیں، اردو اور فارسی سے واقف ہیں، حکیمی نسخے کو بھی پڑھ لیتے ہیں۔ ان کی اولاد بھی کاروبار چلا رہی ہے اور روزمرہ کی تقریباً ساری چیزیں یہاں مل جاتی ہیں۔ کچھ دکانیں پارچن اور کپڑوں کی بھی ہیں۔ کسی زمانہ میں یہاں کے لوگ بڑے پیمانے پر تجارت کرتے تھے۔ ان کا کاروبار کلکتہ اور رنگون تک پھیلا ہوا تھا۔

بستی کی خوشحالی اور ترقی کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہاں ۸ اموری اور تیلی آباد ہیں، ۸ کہار، ۳ حجام، ۳ دھوبی، ۱۰ سنار، ۳ بڑھئی، ایک لوہار۔ ایک ڈاکٹر، دو حکیم اور ۱۲ وید بستے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ جوار میں اس گاؤں کو مرکزیت حاصل ہے۔ ورنہ ان کی کفالت کا سامان نہیں ہو سکتا تھا۔ اور اتنی بڑی تعداد میں صنعت کار اور حرفت پیشہ گذر بسر نہیں کر سکتے تھے۔ یہاں دو مسجدیں ہیں اور ۲ دیوی استھان جہاں بلا روک ٹوک مسلمان اور ہندو اپنے اپنے عقیدے کے مطابق عبادت

کرتے ہیں۔ بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے مدرسے بھی ہیں، اگلے زمانہ میں مولوی بشیر صاحب کا مدرسہ جوار میں مشہور تھا۔

کہا جاتا ہے کہ شروع میں اس کی آبادی مقام "چک فتح" میں تھی۔ جو موجودہ رمضان پور سے پورب جانب ہے۔ زمین کی بلندی، گڑھی اور مزارات کے آثار اس کی نشاندہی اب تک کر رہے ہیں۔ آہستہ آہستہ جب آبادی اس طرف منتقل ہوتی گئی تو پرانی آبادی وہاں سے معدوم ہو گئی اور موجودہ رمضانپور وجود میں آ گیا۔ کھنڈرات گر پڑ کر گڑھ بن گئے۔ زمانہ نے رفتہ رفتہ پست کر دیا اور اب صرف بلند سطح باقی ہے۔ پان کی دوکان والے صغیر الحسن مرحوم کی بیان کے مطابق زمانہ قدیم میں بی بی تاج اور عبدالوہاب مدینہ منورہ سے شاہ عالم کے زمانہ میں رمضان پور آئے تھے۔ فوجی ملازمت کے صلہ میں چھوریا (باڑھ) کے پاس کچھ جاگیر ملی تھی (اب وہ جگہ ڈیہہ کی شکل میں اختیار کر گئی ہے) ان کا خاندان بعد میں بلاڈیہہ چلا گیا۔ اس خاندان کا تعلق کچھ موضع بھونی سے بھی ہوتا ہے اور کچھ کوراری سے بھی۔

(پہلا خاندان) شیخ فضل امام و شیخ ابوالبرکات کا نسب نامہ:-

دونوں شیخ محمد اکبر علی کے فرزند تھے۔ شیخ فضل امام ولد شیخ محمد اکبر علی ولد شیخ محمود علی ولد شیخ غلام علی ولد شیخ دوست علی ولد شیخ کرم علی۔ غرض شیخ کرم علی فضل امام و ابوالبرکات کے مورث اعلیٰ تھے۔ فضل امام صاحب کے پانچ بیٹے تھے۔ (۱) عبدالکبیر جن کی شادی بنت مولوی محمد رفیع (سکرانواں) سے ہوئی تھی۔ دوسری شادی بازید پور میں ہوئی تھی (۲) عبدالمجید جن کی شادی ابوالبرکات کی لڑکی یعنی چچیری بہن سے ہوئی (۳) محمد نظیر، ان کی بھی شادی چچیری بہن یعنی بنت ابوالبرکات سے ہوئی (۴) عبدالحمید کی شادی بنت ناظر محمد یعقوب (بعدور)

سے ہوئی۔ (۵) محمد منیر کی شادی بنت ابوالبرکات (رمضان پور) سے ہوئی
فضل امام کی شادی مساۃ بی بی زہرہ بنت عنایت علی (بازید پور) سے ہوئی تھی
جو شیخ عبدالرحمٰن مہنوی کی نواسی تھیں

(۱) عبدالکبیر بیرسٹر ولد فضل امام کی نسل

(۱) عبدالمعود = باڑھ میں (۲) فضل الکبیر = بنت عبداللہ (شکراانواں) (۳) احمد کبیر = بنت محی الدین ولد خان بہادر ابوسعید (کوننڈ) (۴) ایک لڑکی

(۲) عبدالمجید ولد فضل امام کی نسل

(۱) محمد یحییٰ = شادی پٹنہ میں (۲) چار لڑکیاں

(۳) محمد نظیر ولد فضل امام

(۱) حسیبہ خاتون = عبدالحلیم ولد عبدالحمید کوٹھا (۲) لڑکی = شادی باڑھ میں ہوئی

(۴) عبدالحمید ولد فضل امام

(۱) عبدالحلیم = حسیبہ خاتون بنت محمد نظیر کوٹھا (۲) محمد سلیم = بنت منشی عبدالحلیم بلجھی

(۵) محمد منیر ولد فضل امام

(۱) عبدالعلیم = مجیبہ بنت عبدالکریم بیرسٹر (رمضانپور کوٹھا) (۲) محمد ادریس = جیوٹھلی
(۳) عبدالباطن = جیوٹھلی (۴) شمیمہ = عبدالرحیم (ڈمری کوٹھی پٹنہ)

عبدالحلیم ولد عبدالحمید کی اولاد

(۱) عبدالحکیم = نجمۃ النساء بنت عبداللہ بلیڈر (رمضانپور) (۲) عبدالمقیط = شکیلہ بنت سلیم رمضانپور کوٹھا

(۳) معز الدین (۴) حافظہ یا حفیظہ (۵) عالیہ ۔

عبدالمسعود ولد عبد الکبیر کی اولاد

(۱) عبدالرقیب = پٹنہ میں (۲) شمس عالم = کندھائی پور میں (۳) قمر عالم

فضل الکبیر ولد عبدالکبیر کی اولاد

(۱) اعجاز = (کوری بگہ) (۲) عصمت جہاں

ڈاکٹر احمد کبیر ولد عبدالکبیر کی اولاد M.B.B.S.T.D.D

(۱) نکہت = ظفر عبداللہ ولد ایم عبداللہ (ہرگانواں) (۲) شکیلہ (۳) ننھی (۴) لڑکی (۵)

(۵) اقبال کبیر (۶) کمال کبیر (۷) جمال کبیر ۔

(دوسرا خاندان) شیخ ابوالبرکات ولد محمد اکبر علی کا خاندان

(۱) محمد عزیز = بنت ناظر محمد یعقوب (بھدور) (۲) محمد نور = رمضا بنورہ کوٹھا (۳)

(۳) محمد طیب = بنت عبدالغفور زمیندار (کونند) (۴) محمد عبداللہ = بنت عبدالغفور (زمیندار کونند)

(۱) محمد عزیز ولد ابوالبرکات کی نسل

(۱) محمد رزاق = بنت محمد نور کوٹھا (۲) محمد اسمٰعیل = زیب النساء (ملکی چک) (۳)

(۳) محمد مطیع الرحمٰن = عفیفہ خاتون بنت ضیاء (دیادُ) (۴) ایم خلیل الرحمن (۵) ایم ضیاء الرحمٰن (۶) نجیب الرحمٰن (۷) زہرہ خاتون = رضا حسین حیدر = ملکی چک (۸)

(۸) صفیہ خاتون = ریاض الدین (دیادُ)

(۲) محمد نور ولد ابوالبرکات کی نسل

(۱) محمد شعیب = بنت عبدالعزیز (رمضاپور کوٹھا)

(۱) محمد قاسم = آرہ میں (۲) محمد ایوب (۳) محمد عثمان (۴) معصومہ خاتون = آرہ میں (۵) بنّی

(۳) محمد طیب ولد ابوالبرکات کی نسل

(۱) محمد یونس = بنت عبداللہ (نکرانواں) (۲) عبدالخالق = بنت عبداللہ (نکرانواں) (۳) ام احد = بنت عبداللہ نکرانواں

(۱) محمد شکیل (۲) ام حسین (۳) ایم شبیر (۴) شہناز (۱) چنّو (۲) منّو (۳) ارشد (۵) مہ جبیں۔

دو لڑکیاں ایک کا نام بے بی

(۴) محمد عبداللہ وکیل ولد ابوالبرکات کی نسل

(۱) عتیقہ خاتون = محمد اعظم (بازید پور) (۲) بی بی نجمہ النساء = عبدالحکیم (رمضاپور کوٹھا)

نوٹ :۔ مولوی بشیر الاحد (ولد مولوی محمدی ولد مولوی شبیر علی، پلیڈر حیدرآباد، اورنگ آباد) اپنے وقت کے طبیب حاذق اور جید عالم تھے۔ ان کی اولاد مندرجہ ذیل تھی۔

(تیسرا خاندان)

مولوی بشیر الاحد

(۱) اختر عالم (۲) محمد بن قاسم صدیقی = بنت محمد شعیب (جاما) (۳) حمیرہ خاتون = زوجہ ثانی خواجہ محی الدین (کوراری) (۴) معیزہ خاتون = میر غیاث چک میں (۵) شمیمہ خاتون = ہنسوری میں (۶) آصفہ خاتون = کونند میں (۷) نسیمہ خاتون = معیز الدین بھونی (خلیل داس کا بھانجہ)

خواجہ محی الدین (کورار دی حالمقام رمضانپور) =

= پہلی شادی مہوتی دوسری شادی رمضانپور، حمیرہ بنت بشیر الاحد

(۱) خواجہ فخر الدین = بنت غلام رحیم مہوتی (۲) خواجہ امین الدین = بنت غلام بدر الدین کوری بگہ
(پردفیسر منظفر پور)

رشید فخر الدین ۔ نکہت ۔ حنا

خواجہ جمال الدین ۔ خواجہ صلاح الدین ۔ نگار فاطمہ

ڈاکٹر مختار عالم ولد واعظ الحسن (سہوڑ دی حالمقام رمضانپور) = محمود بلیڈر (کوند)
M.B.B.S. (cal)

(۱) پرویز عالم (۲) تنویر عالم (۳) تسنیم عالم (۴) تبسم جہاں (۵) حسین عالم ۔

حافظ محمد اسحاق ولد محمد اسمٰعیل (جو صغریٰ اسٹیٹ، بہار شریف کے مختار عام تھے) یہ خاندان بہت ہی محترم زمینداروں کے خاندان میں سے ہے رمضانپور کوٹھا کے بعد انہی کا نام شمار میں آتا ہے ۔ حافظ محمد اسحق صاحب خود ایک باکمال درویش صفت انسان تھے ۔

(چوتھا خاندان) محمد اسمٰعیل (مختار عام صغریٰ اسٹیٹ بہار شریف

(۱) حافظ محمد اسحٰق = (۱) کہیں اور
(۲) کوند میں

(۲) مشتاق احمد = جانا میں

(۱) حافظ محمد عبد اللہ = چچازاد بہن سے

(۱) محمد احمد = لودی پور (لاولد) (۲) محمد اکرم (موہن) = میری بہن سے
ایک لڑکا ۴ لڑکیاں

(۱) حافظ محمد عیسیٰ = (۱) گھر ہی میں = (۲) میر غیاث چک
ایک لڑکی

(۲) حافظ عبد الوہاب = بہار شریف (۳) حافظ عبد الرزاق = بعد درجہ

ڈاکٹر عبین اختر (۲) تین لڑکیاں

(۱) نسیم اختر (۲) منظفر اختر (۳) اظہر اختر اور تین لڑکیاں

(پانچواں خاندان) زین العابدین (رئیس پرانی حویلی، رمضان پور)

(۱) فصل امام = بنت حکیم نصیر الدین (ڈیہہ) (۲) ڈاکٹر عطا امام کمپونڈر = پوری میں (۳)
(۳) محمد عمر = کندھائی پور میں۔ چار لڑکے۔ تین لڑکیاں

شاہ محمد ابراہیم (زین العابدین کے چچیرے بھائی تھے۔) مسماۃ کبریٰ ہمشیرہ شاہ ابراہیم (لاولد)
ڈاکٹر احمد = (۱) باڑھ میں

متفرقات :۔ رمضان پور کے دیگر سربرآوردہ حضرات جن کے کارنامے نقش کالحجر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(۱) محمد یٰسین صاحب = بنت محمد احسن مختار (مہوئی)
عبد الحیٔ = بنت نظام الدین قبصبور۔
(۲) مولوی علی حسن صاحب = چک جگمل

(۱) ایک لڑکی = عمر دراز جج ٹلہار (۲) ڈاکٹر نظام الدین (۳) محمد حبیب
فخر الدین انجینئر (جدہ) ابوظفر

(۳) حکیم نظیر احسن صاحب = بنت تصدق حسین ہرگانواں)

(۱) لڑکی = محمد یعقوب (گواسے شیخپورہ) (۲) لڑکی = محی الدین وکیل ولد محمد آفاق (مہوئی)
(۳) لڑکی = حکیم محمد ذکی میر غیاث چک)

پروفیسر سعید صاحب بی، ان، کالج پٹنہ

(۱) پروفیسر ابوالخیر (بی این کالج پٹنہ (۲) ڈاکٹر ابوالبرکات (امراض چشم کے ماہر) (۳) لڑکا (انجینئر ہے)

ماسٹر اشرف حسین کے فرزند ماسٹر عزیز، ہر دو حضرات ماہرین تعلیم تھے۔
ماسٹر عزیز صاحب کے پانچ لڑکے ہیں۔ نام نہیں معلوم ہوسکے۔ لیکن سب کے سب
زیور تعلیم سے آراستہ ہیں۔ کوئی انجینئر، کوئی ٹیچر، کوئی اوورسیئر، معزالدین ولد حافظ
گجو (نام ٹھیک معلوم نہیں ہوسکا) بی، اے آنرز، بی ٹی ہیں۔ بربگہ ہائی اسکول
میں ٹیچر ہیں۔ ان ہی کے بھائی مولانا حفظ الرحمٰن، مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ کے
ریٹائرڈ پرنسپل ہیں۔ ابھی یہ غالباً اڑیسہ میں کسی مدرسہ سے وابستہ ہیں۔
غلام رسول صاحب ولد حاجی عبد اللطیف اپنے کاروبار کے باعث جوار میں کافی
مشہور ہیں۔ کسی زمانہ میں لطیف صاحب کا کاروبار رنگون تک پھیلا ہوا تھا۔ غلام
رسول صاحب ہنوز کلکتہ وغیرہ میں کاروبار کرتے ہیں۔ اور ع. ج. ک کے ایجنٹ
ہیں۔ ماسٹر محمد اسمٰعیل ملازمت میں، محمد اسحاق اور محمد اسرائیل تجارت میں کافی
شہرت کے مالک ہیں۔

وہ حضرات جو بستی ہی میں تجارتی کاروبار کرتے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔
یٰسین سوداگر، حاجی عبد اللہ اور محمود عالم کپڑے کے کاروباری ہیں۔ خلیفہ امین احمد
ولد خلیفہ وارث علی پارچہ دوزی میں ماہر گنے جاتے تھے۔ ان ہی کے خاندان
کے ایک فرد بشیر خلیفہ شیروانی کی تراش و برید اور سلائی کے استاد گنے جاتے ہیں۔
نوٹ :۔ واضح ہو کہ زمینداران کوٹھا نہ صرف زمیندارانہ نظام کے
دور میں قرب و جوار کے امن و امان پر نظر رکھتے تھے۔ بلکہ بوقت ضرورت
غریب و مسکین کی حاجت روائی بھی کیا کرتے تھے اور بہر دور میں امراء و روسا
کا طرۂ امتیاز رہا ہے کہ لگان کی لگام سخت اور دوران کی مٹھی نرم رکھی جائے۔
کوٹھا کے عبد المجید صاحب باذوق اہل سخن تھے۔ ان کی ایک کتاب " سیر راجگیر "
منظوم ہے جو اپنے موضوع پر پہلی کتاب ہے۔ عبد الکبیر بارایٹ لا کو بھی شعر و سخن

کا ذوق تھا۔ عبد اللہ صاحب وکیل کا بیان ہے کہ دہلی میں کسی رئیس کی شادی کے موقع پر انہوں نے ایک سہرا پڑھا تھا جس پر حاضر الوقت چوٹی کے شعرا نے نعرہ تحسین بلند کیا تھا۔

شاہ عبد الرحمن صاحب

(۱) لڑکی = زوجہ مطلوب حسین (مہوئی) (۲) لڑکی = زوجہ نور حسین (نورا) مہوئی (۳)
(۳) لڑکی = شادی کونسند میں (۴) لڑکی۔

شاہ عبد الرحمن کے حقیقی بھتیجہ خلیل الرحمن تھے۔ ان کے دو لڑکے، ایک لڑکی تھی۔ لڑکا مجیب الرحمن کی شادی ابوظفر وکیل مہوئی کی لڑکی سے ہوئی۔

گوربیگہ (رمضاپور)

رمضان پور کی آبادی جس زمانہ میں "چک فتح"، میں تھی۔ نہر کے پچھم جانب گوار بگہ آباد تھا۔ معلوم ہوتا ہے شروع شروع میں یہاں گوالے آباد تھے اور یہی لفظ بگڑتے بگڑتے کثرت استعمال کے باعث گور بیگہ ہو گیا۔ حاجی مقبول احمد صاحب کی روایت کے مطابق فضیلت حسین (ولد جنت حسین) صوبہ دار بہار، یہاں کے سب سے پرانے مسلمان باشندے تھے۔ شجرہ ملاحظہ ہو۔

(۱) فضیلت حسین (صوبہ دار بہار) (۲) تفضل حسین (دونوں جنت حسین کے لڑکے)

حاجی تفضل حق = شادی کوتند) (۲) عبد الحمید = قاضی فتح چک (۳) اشارت کریم = قاضی فتح چک
(۴) لڑکی = شادی بلچھی۔

(۱) حاجی فضل حق = شادی کوہند

(۱) شمس زہنہ = شادی (بھٹہ) (۲) نور الہدیٰ = (سنگر انواں)

(۲) عبد الحمید = قاضی فتح چک

(۱) محمد عیلی = بنت عابد حسین (مہوتی) (۲) حاجی معقول احمد = بنت وزیر الدین دفعدار بازید پور

(۳) خلیل احمد = چر دانواں

(۱) اصغری خاتون = معین الدین ولد منشی نصیر الدین مہوتی

(۳) اشارت کریم = قاضی فتح چک

ایک لڑکی = شادی میر غیاث چک

(۳) خلیل احمد = چر دانواں

(۱) کمال احمد (۲) لڑکا (۳) دو اور لڑکیاں

(۱) محمد ضیاء الدین (چاند) (۲) محی الدین (۳) اعجاز الدین (۴) محمد نسیم (۵) محمد شمیم (۶) محمد دیم

(۷) فرحت بانو = محمد حنیف ولد بشیر الدین گوریگہ (۸) طلعت بانو (۹) عظمت بانو

نوٹ :۔ فضیلت حسین ولد جنت حسین کے ایک اور بھائی تفضل حسین تھے ۔ ان کے خاندان کا سلسلہ موضع کوہند میں ہے ۔

گوریگہ کے دیگر حضرات :۔ محمد عباس (ولد محمد نظام ولد کبیر ولد امداد) = بنت عبد الرشید میر غیاث چک (ایک لڑکی ریشمہ خاتون پیدا ہوئی)

منال میاں (کاشتکار)

(۱) فرید الدین (۲) نعیم الدین

(۱) فرید الدین

(۱) امیر حسن (۲) احمد (۳) چھ لڑکیاں (ایک کی شادی سلیم الدین مہوفی سے)

نعیم الدین

(۱) علیم الدین (۲) جمیل الدین (۳) کلیم الدین

عبد الحلیم کاشتکار، کاروباری کلکتہ

(۱) مختار احمد = بنت قاسم چرداانواں) (۲) نثار احمد = بنت بشیر الدین گوربیگہ (۳)

(۳) انصار احمد = بنت فرید الدین (گوربیگہ) (۴) فخر عالم = معصومہ بنت نظام الدین

میر غیاث چک (۵) قمر عالم = چرداانواں

مولوی عبد اللہ

(۱) منشی محمد یونس = شادی گوربیگہ (۲) منشی سلیم = جانا (۳) منشی علیم = جانا

(۱) آفتاب احمد (۲) تین لڑکیاں

(۱) غنی حیدر (۲) غلام محمد (۳) صلاح الدین (۵) سمیع

(۳) منشی علیم = جانا

ہیرو - سنو - منو - مراد احمد

اس گاؤں میں زیادہ تر لوگ کاشتکار اور ملازمت پیشہ ہیں۔ کچھ کاروباری بھی ہیں۔ اور تعلیم یافتہ بھی ہیں۔ رمضان پور اور گوربیگہ دونوں اس طرح ملحق ہیں کہ انہیں دو موضع کہنا مشکل ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں ہر دو شریک شادی و غمی میں باہم رفیق رہتے ہیں۔

حاجی مقبول احمد صاحب کی شخصیت قابل رشک طور پر پر وقار ہے۔
شکل وصورت، وضع وقطع کے اعتبار سے پشاوری معلوم ہوتے ہیں ۔ اور غالباً
اسکلئے کلکتہ میں پشاوری کاربایوں سے ان کے تعلقات بہت گہرے تھے۔ لاکھوں
کے مجمع میں ان کی ذات نمایاں معلوم ہوتی ہے۔ حکیم محمد اکرام الحق صاحب (حکیم کچو)
جن کا دواخانہ موسلی سیٹھ کے مسافر خانہ کے نیچے ہے۔ وہاں اکثر مقبول صاحب
آیا کرتے تھے۔ راقم سے بھی علیک سلیک ہو جایا کرتی تھی۔ ان دنوں وطن ہی میں قیام ہے

موضع کونند

نگر نگر میں رہنے والو سکھی رہو آنند رہو
اتنا پرنتو دھیان رہے کہ گاؤں سے گنگا بہتی ہے

گوربیگہ کے تحت ذکر ہو چکا ہے کہ جنت حسین کے دوسرے لڑکے تفضل حسین
کونند جاکر آباد ہوئے۔ کونند بھی بہت پرانی بستی ہے۔ یہ گاؤں پڑھے لکھے زمیندار،
وکیل، مختار، اعلےٰ سرکاری عہدہ دار اور رئیسوں کا برابر مسکن رہا ہے۔ چند و
نواب، مولوی عبدالغفور، خان بہادر سعید وکیل، محمود وکیل، متین وکیل، مولوی مبین
مولوی اشفاق حسین وکیل کلکتہ ہائی کورٹ، حکیم محمد عاشق، حکیم عبدالخالق، عبدالرشید
وکیل۔ مولوی عبدالحمید زمیندار وغیرہ اس گاؤں کے نامی گرامی شرفا اور درخشندہ
ستارے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پچاس سال پیشتر اس گاؤں کا جو جاہ و جلال
تھا وہ اب باعث خزاں و ملال ہے ؎

کسی کی ایک طرح پر بسر ہوئی نہ میر عروج مہر بھی دیکھا تو دوپہر دیکھا

کے مصداق یہاں کے در و دیوار اپنے محتشم مکینوں کو یاد کر رہے ہیں۔ آنکھیں

ان کی دیدار کو ترستی ہیں اور وہ خاک وبیابان میں سرگرم سفر "کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ" ورد زباں تہ خاک آسودۂ خاک ہیں ۔

کسکے ہیں دیدہ نمناک تہ خاک ہنوز + جابجا سوت ہیں پانی کے تہ خاک ہنوز
گل نکلتا ہے زمیں سے جو برنگ شعلہ + کوئی جاں سوختہ جلتا ہے تہ خاک ہنوز

اس گاؤں میں تین مسجدیں تھیں۔ ابھی دو ہیں۔ ایک مسجد دو تلہ تھی جو غالباً منہدم ہوگئی۔ ایک مندر بھی ہے اور ایک دیبی تھان بھی۔ ہر دو فرقے کی عبادت گاہیں زمانہ قدیم سے وجود باہمی کا اعلان کر رہی ہیں۔ ہندو مسلم ملاکر پوری آبادی تقریباً پندرہ سو ہے۔ چالیس فیصدی مسلمان ہیں۔ بستی کے اتر جانب ایک بزرگ شاہ فتح علی اسلام کا مزار ہے۔ غالباً ان ہی کے نام پر کوتنڈ، اسلام پور کے نام سے موسوم ہے۔ اس گاؤں میں دھوبی ایک گھر، حجام تین گھر، مالی تین گھر، مہتر تین گھر بڑھئی تین گھر، تیلی چھ گھر، کہار چار نفر، موچی دس گھر، گوالے پچیس گھر، پاسبان دس گھر، پاسی ۵ گھر آباد ہیں۔ جھمالوں اور آسامیوں سے اندازہ لگائیں کہ عروج کے زمانہ میں یہ بستی کس شان کی ہوگی۔ بڑے لوگوں کی عمارتیں بڑی اور پختہ ہیں۔ چہار طرف باغ باغیچے ہیں۔ کھیت کی ہریالی ہے جو گاؤں میں رہتے ہیں کاشت میں لگے رہتے ہیں۔ پڑھے لکھے، نوکر پیشہ، تجار شہروں میں رہتے ہیں۔ آنے جانے کا سلسلہ باقی ہے۔ یہاں کوئی اسکول نہیں ہے۔ وہیں پر موضع چکدین میں ہائی انگلش اسکول قائم ہے۔ مسجدوں سے وابستہ مکتب میں کچھ لڑکے پڑھتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ بستی کے اہل ثروت اور ہوشمند افراد تعلیم کی طرف توجہ دیں تاکہ غریب طلبا جو شہروں کی طرف جانے سے رہے، کچھ پڑھ لکھ سکیں۔ اجتماعی کوششوں کی بدولت ہی انفرادی ترقی پروان چڑھتی ہے اور انفرادی ترقی سماجی ترقی کی ضامن ہے اس نکتہ کو ہم سبھوں کو سمجھنا چاہیے۔

تفضل حسین ولد جنت حسین کا خاندان

(۱) ظہور عالم دار دغہ = دوسری شادی محمود وکیل کی ہمشیرہ سے (۲) ظہیر عالم (اسٹیشن ماسٹر) = مارو معافی محل اُوبی سے

(۱) منیر الدین = محل ثانی تہذیبہ کارو مہتو (۲) معین الدین = بنت محمد عثمان D.S (مہونی) محل ثانی سے

(۱) ظفر عالم (جعفر - جانی)

ظہیر عالم ولد تفضل حسین = مارد (معافی)

(۱) نصیر عالم (چامو) = سالمہ بنت ضمیر الدین (مہونی) (۲) صغیر عالم (سکھو) = کلثوم بنت عبد الرؤف بلبھی معیم جانا۔ (۳) کبیر عالم (جھبو) = نواسی مولوی زاہد (کونند) (۴) اصغری خاتون = نعمان (جانا) (۵) انوری خاتون = نصیر احمد دارنی (مہونی)

نصیر عالم کی اولاد :۔ تین لڑکے دو لڑکیاں - ایک لڑکے کی شادی محی العابدین (مہونی) کی بیٹی سے - ایک لڑکی کی شادی کوریگہ۔

صغیر عالم کی اولاد :۔ محل اولی چوربر سے بدر الدین، دوسرے محل سے صدر الدین - حیدر ایک لڑکا اور - پروین - دو اور لڑکیاں - کبیر عالم صاحب اولاد ہیں - اصغری خاتون کے حنان - منان - سفیان - غفران - زینت آرا ء - انوری خاتون زوجہ نصیر احمد دارنی کی تفصیل موضع مہونی میں دیکھئے۔

مولوی عبد الغفور صاحب کے لڑکے مسٹر مبین کی شادی عبد اللہ وکیل رمضان پور کوٹھا سے گولتا ہوئی تھی۔

خان بہادر محمد سعید وکیل کی پہلی شادی قاضی چک، دوسری شادی از ہمشیرہ زین الدین

(رمضان پور) پہلے محل سے محی الدین ۔ معین الدین وکیل سب جج گیا جن کی شادی
حافظ باری، ننکرانواں کی لڑکی سے ہوئی۔ محمود وکیل کی شادی بنت ابوالحسن
(بازید پور) سے اور منظور وکیل کی بھی بنت ابوالحسن سے ہوئی۔

منشی عبدالحمید کے فرزند عبدالرشید وکیل کی شادی قاضی چک میں ہوئی
ان کے لڑکے صاحب علم و فن ہیں۔ ایک پروفیسر اور ایک ڈاکٹر ہیں۔ متین وکیل
کی شادی ہرگانواں کے عبدالرحیم صاحب کی دختر سے ہوئی۔

مولوی رمضن صاحب = شادی بازید پور میں ہوئی

(۱) انوارالحسن (۲) ابوالحسن (۳) غلام مصطفےٰ = ہمشیرہ عظمت ہرگانواں (۴) اختر وکیل =
بنت عبدالعزیز رمضان پور کوٹھا (۵) عبدالرشید وکیل = ہمشیرہ خان بہادر یونس باڑھ

مولوی اشفاق حسین صاحب وکیل کلکتہ ہائی کورٹ میں پریکٹس کرتے تھے
تھے۔ ماسٹر عثمان ولد صدر و میاں کے لڑکے منظاہر اور اکرم ہوئے۔ منظاہر کی شادی
بازید پور کے عبدالغنی مختار کی لڑکی سے ہوئی۔ حکیم ابوصالح (نوٹسن) ولد ممتاز حسین
کی شادی قیصپور میں ہوئی۔ ان کے لڑکے ابومحمد کی شادی قیصپور میں ہوئی۔ ماسٹر
بشیر کی شادی ہرگانواں میں ہوئی۔ ان کے لڑکے جامو، شمس الدین (ننھو)
ہوئے۔ ننھو کی شادی الحاج منشی معین الدین اگانونی کی لڑکی سے ہوئی۔
جو ان دونوں میر غیاث چک میں آئیں۔ کھند کی ایک دوسری ہستی ہردلعزیز حکیم عاشق حسین
صاحب کی تھی۔ وہ ایک طبیب حاذق اور صوفی منش انسان تھے۔ ان کی شادی
سہوڑہ میں ہوئی تھی۔ ان کے فرزند حکیم عبدالخالق صاحب بھی پایہ کے طبیب اور باذوق
انسان تھے۔ کلکتہ کارپوریشن میں یونانی ڈسپنسری پارک سرکس کے انچارج تھے
یہ حکیم نورالحسن (ہرگانواں) کے بعد اس عہدہ پر مقرر ہوئے تھے۔ کلکتہ ہی میں اچانک

حرکت قلب بند ہوجانے سے قضا کرگئے۔ حکیم خالق صاحب، محمد ایوب صدیقی ایم اے
بی، ٹی (چکندرہ) ضلع مونگیر جو راقم کے خویش ہوتے ہیں۔ ان کے خلیرے ماموں تھے۔ انکی
شادی ملکی چک کے شمس الدین مینجر کی دختر سے ہوئی تھی جو عبدالرحیم صاحب ریٹائرڈ
ڈپی، ایس، پی (مہنوی) کے ہم زلف تھے۔

اکبر علی کے فرزند حافظ جبار حسین کی شادی عماد پورہ محلہ، بہار میں ہوئی تھی
ان کے لڑکے مولوی محمد ایوب تھے۔ جن کی شادی جٹھا نظیر صاحب (چرڑوانواں)
کی لڑکی سے ہوئی تھی۔ ان کے تین لڑکے دو لڑکیاں۔
(۱) قمر الہدیٰ = بنت حکیم عبداللہ استھانوی (میراچک) (۲) شمس الہدیٰ = مہوئی
(۳) شرف الہدیٰ = بمبئی میں شادی ہوئی۔ (۴) نجمۃ النساء (ریحانہ) = کوہنڈا کے پیرمیاں
کے پوتے سے (یوپی) (۵) راشدہ خاتون = انصار ولد مخدوم میاں (معانی)

مولوی سید محبوب حسین رحمانی دراصل کوندہی کے باشندہ تھے۔ ان
کے دو بیٹے مولانا عبدالحفیظ جو باڑھ مدرسہ سے متعلق تھے۔ دوسرے مولوی عبدالسلام
جو بمبئی کی طرف کہیں چلے گئے۔ کئی لڑکیاں بھی تھیں۔ جو ملانواں اور ڈمرانواں میں
بیاہی تھیں۔ زوجہ اولی کی وفات کے بعد انہوں نے دوسری شادی کی تھی اور
مہوئی جاکر آباد ہوگئے۔ ان کی اولاد ہنوز وہاں ہے۔

موضع ڈومرانواں

عالیشان مسجد کے درمیان تقریباً دو ہزار سے اوپر آبادی جن میں ایک ہزار
کے قریب ووٹر ہیں۔ ڈومرانواں کی شان ابھی بھی نرالی ہے۔ اس کا ماضی بہت ہی
درخشاں تھا۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن جو ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی (کلکتہ یونیورسٹی) کے ہم زلف تھے۔

کسی زمانہ میں محمد علی جناح بانیٔ پاکستان کے پرائیوٹ فزیشین تھے۔ بعد میں پھر غلام محمد گورنر پاکستان کے معالج خاص مقرر ہوئے (ڈاکٹر ابوخالد صدیقی کلکتہ جو امراض قلب کے مشہور ڈاکٹر ہیں اور جو ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی صاحب کے فرزند رشید ہیں۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کے داماد ہیں۔ یہ برابر کلکتہ ہی میں رہتے ہیں۔ گرچہ ان کے آباواجداد کا تعلق پٹنہ سیٹی سے اور والدہ کا سلسلہ بہارشریف محل پر سے ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کا کلکتہ کے سماج میں ایک خاص مقام ہے) ڈومرانواں کی مخلوط آبادیوں میں، جادیب ۲۰ گھر، باہمن ۲۰ گھر، بڑھئی، ۲ گھر سنار ۵ گھر، تیلی دس گھر۔ حلوائی چار گھر، ڈوم ایک گھر۔ پاسبان تیس گھر چار ۲۵ گھر (جو فی الحال عیسائی ہوگئے ہیں اور جن کے لئے پادریوں نے آج سے پانچ سال قبل ایک گرجا اور اسکول بنادیا ہے۔ یہ اسکول معہ گرجا بستی سے اُتر پچھم جانب بالکل بیرونی علاقہ میں ہے۔ جہاں جانے کے لئے ایک کچی سڑک بھی پادریوں نے بنا دی ہے)۔ کہار بارہ گھر۔ برئی (تنبولی) آٹھ گھر ہیں۔ بستی دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے ایک حصہ کو ابدہ چک (جہاں طوائفخانہ اسی نام پر عرصہ سے قائم ہے) اور دوسرے حصہ کو ڈومرانواں کہتے ہیں۔ لیکن مجموعی طور پر دونوں حصہ ڈومرانواں ہی کے نام پر موسوم ہے۔ یہاں ایک مسجد کے علاوہ ایک پختہ مندر بھی ہے۔ جو غالباً ۱۹۳۴ء میں گاؤں سے پورب بنا ہے۔ ابدہ چک کے علاقہ میں بستی سے اُتر ایک دیہی استھان ہے۔ یہاں لوگ بڑے ہی ملنسار اور مہمان نواز ہیں۔ امن و آشتی سے سب مل جل کر رہتے ہیں۔ گاؤں کا رقبہ بائیس ۲۲ سو بگہ ہے۔

منظہر حسین کا خاندان (یہ نواب حسین آباد ضلع مونگیر کے یہاں منیجر تھے)

(۱) ڈاکٹر عبد الرحمٰن = بہار میں محل پر ڈاکٹر ابو خالد صدیقی کی خالہ) (۲) صغیر الدین۔ ٹکاری میں ملازم تھے (۳) کبیر الدین (مہاراجہ گوپال سرن ٹکاری کے منیجر) (۴) ظفیر الدین داروغہ (۵) عبد الرحیم = مجیبہ خاتون ہمشیرہ شاہ مجتبیٰ دائرہ بہار شریف بارہ دری

(۱) ڈاکٹر عبد الرحمٰن = بہار میں محل پر

(۱) جمیل الرحمٰن ۔ (۲) جلیل الرحمٰن (ہر دو پاکستان چلے گئے)

(۵) عبد الرحیم = مجیبہ خاتون ہمشیرہ شاہ مجتبیٰ

(۱) علی کاظم ۔ پروفیسر (سٹی کالج)

ایک اور خاندان سید محمود صاحب کا ہے جن کے فرزند سید حسین احمد بی اے آنرز، ڈمرانوں کے سرپنچ ہیں۔ سید محمود صاحب دراصل ادکھدی کے رہنے والے ہیں۔ شادی ڈمرانواں میں ہوئی اور یہیں بس گئے۔ ہندوستان کی جنگ آزادی کے یہ ایک بہت بڑے مجاہد ہیں۔ جس زمانہ میں "ہندوستان چھوڑدو" کی تحریک ۱۹۴۲ء میں انگریزوں کے خلاف چل رہی تھی۔ یہ کھگریا ہائر سکنڈری اسکول میں معلم تھے۔ وطن عزیز کو غیر کی غلامی میں جکڑا دیکھ کر ان کا خون کھول رہا تھا۔ جب جہاد استقلال وطن کا نعرہ لگا تو عاشق پروانہ وار آپ اقبال کے اس شعر کے بمصداق اس میں کود گئے ؎

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق ٭ عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

ہندوستان کی ہر ایک قومی تحریک میں آپ شریک رہے بلکہ سرگرم رکن رہے۔ جب ہندوستان آزاد ہوا تو ان کو قرار آیا۔ راقم سے جس وقت وہ حالات زندگی بیان فرما رہے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی بھی ان کا عزم تازہ ہے اور کسی کو اس میں مخل ہونے دینا نہیں چاہتے ہیں۔ سامنے ایک چھوٹی بچی ان کی گود میں کئی بار آئی۔ غالبًا پوتی یا نواسی ہوگی۔ بار بار اس کو سامنے سے ہٹا دیتے تھے جیسے کہ سلسلہ گفتگو میں کوئی رخنہ پسند نہیں فرماتے۔ جن لوگوں کی زندگی بامقصد ہوتی ہے ان کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔

آزادی کے بعد جب قومی حکومت قائم ہوئی تو سرکار نے ان کی مجاہدانہ سرگرمیوں کو سراہا اور اس وقت مبلغ دو سو روپیہ ماہانہ آزادی کے پنشنر کی حیثیت سے باوقار زندگی گذار رہے ہیں۔ کھگریا (ضلع مونگیر) کے ایس، ڈی، او، مسٹر ڈی، ان، سنگھ نے ان کے متعلق جو ریمارک لکھا ہے۔ اس کا ایک اقتباس حسب ذیل ہے۔

" علاقے کے قومی کارکن انہیں ۱۹۴۲ء کی تحریک آزادی کا ہیرو تسلیم کرتے ہیں۔ انہوں نے انگریزی فوج کے کے خلاف زبردست جنگ کی۔ ریلوے ویگن سے حاصل کی ہوئی پانسو بندوق کی گولیوں سے پارٹی کی مدد کی "........ ایس، ڈی۔ او۔ ڈی۔ ان۔ سنگھ
کھگریہ، (مونگیر)

اس کے بعد ان کا شجرہ ملاحظہ ہو۔ مگر شجرہ سے قبل ان کے آبا و اجداد کی توصیف لازم ہے۔ جن کے باعث ایسے گوہر آبدار وجود میں آئے۔ ان کے مورث اعلیٰ جناب نعیم اللہ صاحب کھتراہی سے ادکھدی میں آباد ہوئے تھے جو استھانواں

تھانہ کے تحت ہے۔ فہیم اللہ صاحب کے پانچ لڑکے تھے۔ ان ہی سے ادکھدی بستی آباد ہوئی۔ ان میں ایک کا نام عبداللہ تھا۔ ان کا بیٹا فرزند علی اس جنگ آزادی کے ہیرو کے پدر بزرگوار ہیں۔

ادکھدی کا رقبہ کاشت سات سو بیگہ ہے۔ بستی زیادہ پرانی نہیں ہے۔ یہاں زمینداری پہلے ہندوؤں کی تھی میر صاحبان جب ادکھدی آئے تو ہندو زمینداروں کے ساتھ چارپائی پر بیٹھنے کے مجاز نہیں تھے۔ ان کے سامنے، نیچے زمین پر بیٹھتے تھے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ جب ہندو زمینداران چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے کہ چارپائی اُلٹ گئی۔ اس واقعہ کے بعد سے ہندو زمینداران کچھ خوفزدہ ہوگئے اور آہستہ آہستہ اس بستی کو چھوڑ کر دیگر مقامات پر آباد ہوگئے۔ واضح ہو کہ اس گاؤں میں سید شاہ فخر الدین ایک باکرامت بزرگ گذرے ہیں ان کی قبر اب تک وہاں موجود ہے۔ عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا ہے۔

سید محمود (ولد فرزند علی ولد عبداللہ ولد فہیم اللہ) = بنت غلام مجتبیٰ رہوئی۔ باشی ڈومرانواں شادی ۱۹۲۸ء میں ہوئی

↓

(۱) زبیر احمد = شادی بینسہ (۲) سید حسین احمد سرزنیخ = بنت سید نظیر الحق (ہرگانواں) (۳) (بی، آئی، ایس، سی (پاکستان چلے گئے))
(۳) سید ظفر محمود متعلم ایم، اے مگدھ یونیورسٹی (۴) ناظمہ خاتون = اظہار الحق مرحوم (سکوہرہ)
(۵) ذاکرہ خاتون = ممتاز علی وکیل (بہار شریف)

لورک جادیب ولد ٹیکہ جادیب = شادی ڈومرانواں۔ اولاد:- (۱) لچھو جادیب = شادی بگور بنا (بہار تھانہ) (۲) جیتنی دیوی = گومڑی بہار تھانہ (۳) لاکھو دیوی = چرامن بگہ تھانہ بہار

لچھو جادیب کی اولاد:- (۱) ہری جادیب = زینیورہ (استھانواں) (۲) شیو نندن جادیب = دیسرا (یخپورہ)

(۳) مکرداد یوی = مخدوم مانے (۴) دلور دیوی = ابرداراا بہار (۵) بجدیلی (مرحومہ)

ہری جادیب کی اولاد:۔ (۱) رام سیوک چندو = شادی استھانوان (۲) ارجن پرشاد (جے رام) = رہوئی (۳) بالیشور جادیب = بھکری بہارہ (۴) رام بھجن (۵) شانتی دیوی = جھپتر پور (۶) دھانو دیوی = کونند (۷) منی دیوی

علی بخش وکیل، رحیم بخش پینکار، کریم بخش پینکار۔ ان تینوں کے والد موضع جبیسر سے یہاں مقیم ہو گئے تھے۔ ان تینوں کی نسل ان کی لڑکیوں سے چل رہی ہے۔ لڑکے نہیں تھے۔ ممتاز کریم صاحب کی روایت کے مطابق ڈومرانواں میں سب سے پہلا خاندان سید فیض میاں کا تھا۔ ان کی موجودہ نسل میں، مجید ڈرائیور = شادی پہڑیا (لاولد) عبدالستار = شادی بہار میں۔ ان کا ایک لڑکا کلو نامی ہے۔ عبدالحلیم بھی سید فیض میاں کی نسل سے ہیں۔ ان کی اور دیگر اولاد بستی کو خیرباد کہہ گئی۔

خیرات علی

(۱) امیر میاں = ڈمرانواں (۲) لکھو میاں = سکوہرا (۳) شرافت کریم = سیان (۴) محمد یعقوب = مزنگر

- امیر میاں: سلیمان، عثمان، سبحان، نعمان)
- لکھو میاں: (۱) متین (۲) لڑکیاں
- شرافت کریم: (۱) اختر (۲) ایوب
- محمد یعقوب: ایک لڑکی = میرنگر

تیسرا خاندان حکیم غلام نبی صاحب کا ہے

غلام نبی
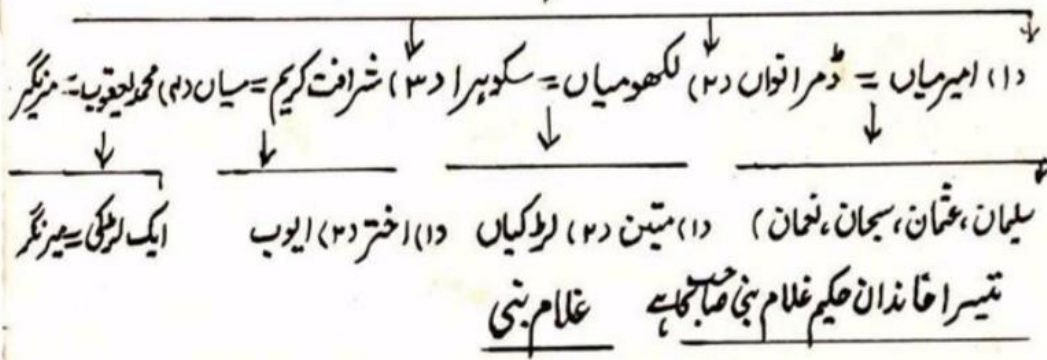
(۱) فخرالدین = نامعلوم (۲) شمس الدین = دستہ (۳) محمد یوسف = کبکلاتی (۴) محمد شکور = پہڑیا (صاحب اولاد ہیں)

چوتھا خاندان محمد حسین صاحب کا ہے محمد حسین = لامعلوم

فدا حسین = شادی دسنہ میں

(۱) فضل کریم = ڈمرانواں (۲) آل کریم = میرنگر (۳) لطافت کریم = گیلانی (۴) بشارت کریم = اہرانواں بلیچی (۵) حفاظت کریم = ڈمرانواں۔

(۱) فضل کریم = ڈمرانواں

فضیلت کریم = دسنہ

(۱) افضال کریم (۲) فیاض کریم

(۲) آل کریم = میرنگر

(۱) نوازش کریم (۲) شفاعت کریم (۳) شرافت کریم (۴) محمد کریم (۵) سلیمان کریم (۶) لڑکی

(۳) لطافت کریم = گیلانی

(۱) ممتاز کریم = بنت بشارت کریم ڈمرانواں

(۲) امتیاز کریم (۳) نواب کریم

(۴) بشارت کریم = اہرانواں بلیچی

اشارت کریم ۔ امداد کریم

اور پانچ لڑکیاں

(۵) حفاظت کریم = ڈمرانواں

(۱) حافظ کریم B.A.S الکٹرک بورڈ پٹنہ سے بحیثیت سکریٹری سبکدوش ہوئے

پانچواں خاندان = نیامت میاں اولاد کلیم دفعدار، سلامت میاں اولاد عبدالحلیم شرافت میاں اولاد زین الحق۔

نوٹ :۔ بستی کے بیچ میں پچھم جانب ایک گڑھ ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اگلے وقت میں یہ کامدار خاں کی حویلی تھی۔ آجکل وہاں تعزیہ وغیرہ بٹھلاتے ہیں۔ اور اس مقام کا احترام کرتے ہیں۔ ڈمرانواں تقریباً پانسو برس سے قائم ہے۔

اُگانواں، شکرانواں اور برہ بگہ ہرگانواں کی ہم عمر ہے ۔ بستی کے باہر دکھن جانب ایک بزرگ "غازی شہید" کا مزار ہے، تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں یہاں وارد ہوئے تھے ۔ اور بڑے پایہ کے بزرگ تھے ۔ محرم کا اکھاڑہ وہیں پر لے جاکر دفن کرتے ہیں۔ اس بستی میں بڑے بڑے سادات کی اولاد گذری ہے جو آل انڈیا شہرت کے مالک تھے ۔ مولوی محمد عثمان (سابق میئر کلکتہ) جو موضع اُگانواں کے تھے ۔ ڈمرانواں ان کی سسرال تھی ۔ کہا جاتا ہے کہ شروع میں سادات کے ایک مورث اعلیٰ کے چھ بیٹے تھے ۔ ان ہی سے ڈومرانواں بستی آباد ہوئی ۔ سبز و شاداب چمن کو جس طرح موسم خزاں خشک و خراب کر دیتا ہے ۔ یہاں کے باوقار اصحاب مرور زمانہ کے ساتھ تلیوں کی طرح چہار طرف بکھر گئے ۔

کسی کی ایک طرح پر بسر ہوئی نہ میر
عروج مہر بھی دیکھا تو دوپہر دیکھا

(۱) پیر بخش پیشکار = شادی چھپرا (۲) رحیم بخش پیشکار = بہڑیا (۳) علی بخش = گیلانی (ان تین حضرات کے والد جیئر سے یہاں آکر آباد ہوئے تھے)

نوٹ :۔ موضع ڈمرانواں، چکدین اور دیاڈ کے سفر میں عزیزی عبدالحسیب ولد عبدالحلیم، کوری بگہ، دن بھر راقم کے ساتھ رہے ۔ ان ہی کے ذریعہ اور تعاون سے ان بستیوں کے حالات فراہم ہو سکے ۔ ان کا جذبہ اشتراک قابل تحسین و تشکر ہے ۔ ان کے ہم ممنون ہیں ۔

موضع قمیصپور

ضلع شاہ آباد کے شہر آرہ کے پاس ایک گاؤں بھوجپور واقع ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کسی زمانہ میں کسی شخص نے اس گاؤں میں کسی کا خون کیا تھا۔ بھوجپور کی لاٹھی اور جگ جیوٹھ جوان سارے ہندوستان میں مشہور رہیں۔ بس کیا تھا، پورے گھر والوں کو ایسی پٹائی کی کہ بیچارے گھر بار کو خیرباد کر دینے پر مجبور ہوئے۔ گاؤں کی عدالت، کورٹ کچہری نہیں، لاٹھی اور گنڈاسہ ہے۔ فیصلہ فوراً ہو جاتا ہے۔ جب سب لاٹھی گڑانسے ایک طرف ہو جائیں تو کون ٹھٹے۔ بیچارے خاندان سے اجڑ کر وہاں سے فرار ہو گئے اور قمیصپور کو جائے پناہ قرار دیا۔ شاید اسلئے کہ یہ مقام عبدالغفور موضع کوسندا اسلام پور، فضل امام رمضان پور اور مولوی رفیع حسن نگرانواں کے گاؤں کے بالکل قریب ہے اور ان گاؤں کی دھاگ اس زمانہ میں پورے علاقہ پر مسلم تھی۔ جتنے منہ اتنی باتیں، اسکے علاوہ بھی روایتیں مشہور رہیں۔

بھوجپور کے لوگ بھی جو اس فراری خاندان سے واسطہ رکھتے تھے کہتے ہیں کہ ہمارے خاندان کی ایک شاخ بستی سے کہیں اور چلی گئی ہے۔ تقریباً ڈیڑھ سو برس قبل کا یہ واقعہ ہے۔ بستی کے نام کے بارے میں یہ روایت ہے کہ ایک بزرگ حضرت قمیص بخارا سے بہار شریف تشریف لائے تھے۔ وہیں ان کا مزار بھی ہے غالباً انہیں کے نام پر یہ بستی موسوم ہے، ان کے کسی مرید نے احتراماً یہ نام دیا ہو خود حضرت قمیص کبھی اس بستی میں تشریف لائے ہوں اور انکی تشریف آوری کی یاد میں تبرکاً ان کے نام سے بستی مشہور ہو گئی۔ تحریری مواد کی عدم موجودگی میں یہ ایک عام قیاس ہے۔ اس لئے کچھ لکھنے کے لئے روایات ہی کو بنیاد بنانا پڑتا ہے۔ بستی کے پچھم دکھن ایک بزرگ سید علی آرام فرما ہیں۔ پورب طرف شاہ بٹاد" آسودۂ خواب ہیں۔ ان کا اصل نام حضرت علی شاہ حسن ہے۔ محرم کے موقع پر وہاں سے مٹی لانے کو جاتے ہیں۔ سنہ ۱۹۴۶ء کے ہنگامہ کے موقعہ پر ان کے کرامات دیکھے گئے، بہت سے بلوائی مارے گئے۔ بستی کے عین دکھن ایک بزرگ" منہ کھلے"

کی قبر ہے جو قیصپورا اور چکدین کے درمیان ہے۔ مقصود پور سے پچھم ایک دوسرے بزرگ "چراغ نصیر الدین" کا مزار ہے۔ مقصود غازی نام کے ایک بزرگ مقصود پور میں مدفون ہیں ان ہی کے نام پر اس گاؤں کا نام ہے۔ دیگر بزرگان میں میاں سراج الدین اور میاں منیر الدین (منیا) کے نام احترام سے لئے جاتے ہیں۔ مقصود پور کا بلیا ٹولہ، اسلام پور کو سندر کے محال میں سا ہے۔ مقصود پور کے پچھم دکھن کا علاقہ بھی اسلامپور محال ہی میں ہے۔ مقصود پور کا وہ علاقہ جہاں قصاب برادری کے لوگ آباد ہیں، مٹھ کھر درگاہ (نزد شیخپورہ بازید پور) میں وقف ہے جس کے متولی شاہ مجتبیٰ حسین بہار شریف تھے۔

قیصپورا اور مقصود پور ملا کر پانسو گھر سے زیادہ ہے۔ آبادی دو ہزار کے لگ بھگ ہے جن میں ستر فی صدی مسلمان ہیں۔ اس گاؤں میں پاسبان ۱۵ گھر، بلیار ۲۵ گھر، بڑھئی ۳ گھر، سبزی فروش ۲ گھر، کاندو ۴ گھر، قصاب ۱۷ گھر، تیلی ۶ گھر، کوئری ۱۰ گھر، گوالہ ۵۰ گھر، دھوبی ۵ گھر، کپڑا بننے والے ۵ گھر، درزی چار گھر، کلال ۱۰ گھر، پاسی ۶ گھر، موچی ۱۶ گھر، پٹھان دو گھر آباد ہیں۔ یہاں مسجد ایک، مندر ایک، دیبی استھان ایک، بیسک مکتب سرکاری دو ہے۔ کاشتکار جو خود کھیتی کرتے ہیں ۵۰ گھر ہیں۔ پچاس فیصد تعلیم یافتہ، باقی ملازم پیشہ، تجارہ یا چھوٹے موٹے چائے کے کاروباری ہیں۔ کاشت کا رقبہ ۲۵ پچیس سو بیگہ۔ سربرآوردہ لوگوں میں فی الحال فخر الہدیٰ ڈی ۔ ایس ۔ پی (حال پوسٹنگ ہوڑہ) محمد اکبر داروغہ، قمر الہدیٰ سب جج بہار سرکار، عبد العلیم ہلال (پروفیسر نکمی سرائے کالج) ہیں جو ڈاکٹر عطا کریم (پروفیسر کلکتہ یونیورسٹی) کے بھانجے ہیں۔ قیصپورہ میں صرف دو خاندان کے لوگ آباد ہیں۔ مورث اعلیٰ کا نام کسی کو معلوم نہیں۔ ان کے دو لڑکے تھے۔ ایک بھائی کے چار بیٹے ہوئے اور دوسرے کے سات بیٹے اور ایک بیٹی۔ اسی لئے "چار بھیا"، اور "ست بھیا"، خاندان کہلاتا ہے۔ اور بیٹی کی نسل کے لوگ "کل بھیا" کہلاتے ہیں۔

موضع چکدین

تیمپور اور مقصود پور کے بعد ہی چکدین کی حد شروع ہو جاتی ہے۔ درمیان میں میدان ہے جس کو ٹھنکہ پر کہتے ہیں، محرم میں اکھاڑوں کا اجتماع یہیں ہوتا ہے۔ آس پاس چند مزارات بھی ہیں۔ ایک گوشہ میں کوئی بڑے بزرگ کی قبر بھی ہے۔ اکھاڑے چند گاؤں کے یہاں جمع ہو جاتے ہیں اور ہر سال ایک میلہ سا لگ جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ قبل اس کا نام "چکندھی" تھا۔ مسجد میں جو کتبہ ہے وہ اسی نام کا ہے۔ بستی شاہجہاں کے وقت سے آباد ہے۔ مولوی عبدالوہاب خانصاحب مرحوم کی بیاض سے بہت سی باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ بستی کے دکھن ایک بزرگ کا مزار ہے جس کا نام عثمان علی خاں تھا۔ مزار کی اینٹیں اس کی قدامت کا ثبوت فراہم کرتی ہیں۔ پہلے یہاں پٹھانوں کی آبادی تھی۔ جنگ جو اور لٹھ باز قوم ہمیشہ نئے میدان کی تلاش میں رہتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے جیسے علم وفن کا چرچہ یہاں ہونے لگا انہوں نے اپنے لئے میدان تنگ پایا۔ آس پاس کے علاقوں میں جاکر آباد ہو گئے۔ رمضان پور ہی کے قریب ایک گاؤں استھنا ہے۔ کیا عجب چکدین سے یہ لوگ تعلق رکھتے ہوں۔ یا پھر آس پاس کے زمینداروں کی ڈیوڑھیوں سے لگ گئے ہوں۔ بہرحال ابھی صرف ایک گھر پٹھان آباد ہے۔ اور وہ ہیں شہود خاں ولد رفیع خاں جو پٹھانی شان سے رہتے ہیں، بستی کے دل وجان ہیں۔ چکدین استھنا کے مابین، نہر کے کنارے شاہ محمد ابراہیم کا مزار ہے۔ ان سے بہت سی کرامتیں ظہور میں آئی ہیں۔

پہلا خاندان:۔ عبدالوہاب خاں کا تھا۔ ان کے بڑے لڑکے حکیم مولوی

عبدالجبار صاحب برمنکی (پورنیہ) چلے گئے۔ منجھلے لڑکے عبدالقدوس خاں، نین پور (مدھیہ پردیش) میں منتقل ہو گئے۔ چھوٹے لڑکے عبدالباری خاں بکارو اسٹیل ورکس میں کسی اعلےٰ عہدہ پر ہیں۔ عبدالوہاب خاں کی بڑی لڑکی نعیمہ خاتون، زوجہ عبدالمجید خاں ہوئیں جو بہار شریف بھنساسور میں رہتی ہیں۔ دوسری سلمہ خاتون، زوجہ عبدالحکیم خاں رامپور میں ہیں۔ تیسری لڑکی صالحہ زوجہ ابراہیم خاں بھی رامپور چلی گئیں۔ چوتھی نفیسہ خاتون زوجہ عبدالمنان خاں (مولوی گریڈیہہ ہائی اسکول) پانچویں قریشہ خاتون زوجہ سلیم خاں، سکندرہ (مونگیر) میں ہیں۔

دوسرا خاندان:۔

زُلفی خاں = (کینا، نوادہ)۔ ان سے تین لڑکیاں ہیں۔ دوسری شادی رامپور میں زہرہ خاتون سے ۴ اولاد۔ (۱) عبدالروف خاں (مقیم پردلیا) = کینا نوادہ ان کی اولاد۔ ایک لڑکا دو لڑکیاں ● (۲) شہود خاں = رامپور (اولاد ایک لڑکا دو لڑکیاں) ● (۳) شاہد خان = بہار خانقاہ، اولاد جاوید خاں ● (۴) شوکت خاں۔ تیسرا خاندان:۔ بھتو میاں۔ ان کے آباواجداد کا پتہ لگانا مشکل ہے۔ کوئی اولاد یہاں نہیں رہتی ہے۔ اکیسو سال سے اوپر کی عمر پائی۔ ۷۔۸ سال قبل قضا کی) ان کی اولاد:۔ (۱) عبدالقدوس = اگانواں (لاولد) ● (۲) جویریہ خاتون = حبیب الحق (رمضان پور) اولاد:۔ احسان، دیگر دو لڑکیاں ● (۳) ملا محمد ہاشم = بنت حفاظت کریم (اوگانواں) اولاد۔ محمد کامل۔ دیگر چار لڑکیاں

چوتھا خاندان:۔ مولوی امداد حسین ان کے تین لڑکے (۱) فضل الرحمٰن (پرنسپل لنگٹ سنگھ کالج مظفر پور) ڈی، پی، آئی۔ بہار، ان کی اولاد عطاء الرحمٰن صاحب کے ساتھ رہتی ہے) (۲) ● عطاء الرحمٰن (ڈسٹرکٹ جج گیا۔ صاحب اولاد ہیں)۔ ● (۳) پروفیسر لطف الرحمٰن (عرف بنی۔ پاکستان چلے گئے)

پانچواں خاندان۔ نواب حسن امام۔ پہلی شادی چکدین میں دوسری نازنین بیگم نواب سلیم اللہ خاں ڈھاکہ کے خاندان میں جہاں وہ ٹیوٹر تھے۔ تیسری شادی بچھم دروازہ پٹنہ میں بہت ہی کم سن لڑکی سے جو چکدین میں عسرت کی زندگی گذار رہی ہیں۔ جائے عبرت ہے۔

محل اولی کی اولاد:۔ خورشید امام = شادی بنولیا، محلہ، بہار شریف میں ان سے ایک لڑکا انور امام ہے۔ محل ثانی سے اختر امام = شادی مغل رائے میں (ماں اور بیٹا دونوں بنگلہ دیش گئے، وہیں فوت ہو گئے) ان سے ایک لڑکا ہے جو نازنین بیگم (ڈھاکہ) کی نشانی ہے۔ تیسرے محل سے اقبال امام، کمال امام، نہال امام، جمال امام۔ حسینہ خاتون ہیں۔ نواب حسن امام صاحب بالکل نوابی ٹھاٹ سے رہتے تھے۔ گیٹ پر دو پہرے دار، محل میں گھنٹے بجتے جن سے وقت کا اعلان ہوتا۔ چکدین جیسے چھوٹے گاؤں میں دیوان عام اور دیوان خاص بنا رکھے تھے۔ نرالی آن اور نرالی شان تھی۔ نوابی لباس، تنگ مہری کا چست پائجامہ، اوپر جا کر ڈھیلا ڈھالا، ڈھاکہ ململ کا مرزئی انگرکھا، بوٹے دار، کمر کے پاس بند اور خوبصورت ریشمی کا پٹکا جسکے دونوں سرے سامنے کی طرف لٹکے رہتے۔ گلے کا کٹ ہلال نما، تکمہ کھلا ہوا۔ اوپر سے کمخواب کی صدری، جیب کے ساتھ سنہری پٹی، بٹن سے ملحق بائیں جانب صدری کی جیب میں طلائی گھڑی۔ اور چین سے لٹکا ہوا خوبصورت قیمتی عقیق کا آویزہ۔ سر پر چوگوشیہ نواب جیسی ٹوپی، موزے کے ساتھ سلیم شاہی جوتہ، دبے پاؤں، نپے تلے قدم کے ساتھ قالین پر جب قدم رنجہ فرماتے تو مصاحبین جو درباری شان کے لئے پال رکھے تھے، تعظیماً کھڑے ہو جاتے اور جھک کر فرشی سلام کرتے۔ دیکھنے والوں کو لکھنؤ دربار کا شبہ ہوتا تھا۔ مگر یہ چکدین میں تھا۔ شام زندگی میں گیا گئے اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔

؎ ہوس کو ہے نشاط کار کیا کیا + نہ ہو مرنا تو جینے کا مزہ کیا

میونسپل کمشنر ہوئے۔ آنریری مجسٹریٹ کے عہدے سے نوازے گئے۔ مگر تیسری شادی کر کے کہیں کے نہ رہے۔ پہلے ہی سے کنبے میں افراد کیا کم تھے، اس میں پانچ چھ کا مزید اضافہ ہوا۔ یار ہوشیار کا افاقہ ہوا۔ دیوان خاص کجا، دیوان عام میں الو بولنے لگا۔ اب تو گھنٹے بجا کر بھی آوازیں تو کانوں تک نہیں پہنچتی۔ اور اور اگر پہونچتی بھی تو دلوں تک نہیں اُترتی ؎

بدبختی کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا انساں سے رہتا ہے

امداد حسین صاحب:۔ نواب حسن امام کے بڑے بھائی تھے نہایت ہی خلیق، منکسر المزاج اور شرافت وانسانیت کے مکمل نمونہ۔ ان کے پانچ بال بچے تھے۔ (۱) ذوالفقار حیدر = (۱) نواسی نواب حسن امام (چکدین) اس سے اولاد شفیع حیدر شادی بسار بگہہار۔ اس سے حیدر، راحت ● (۲) دوسری شادی یحییٰ پور شیخپورہ، اس سے اولاد۔ پرویز حیدر۔ دو لڑکیاں۔ ● (۲) سارہ خاتون بنت امداد حسین = محمد اسماعیل بیشکار (شیخپورہ) ● (۳) سعیدہ خاتون بنت امداد حسین = محمد یٰسین بیشکار ● (۴) خدیجہ خاتون بنت امداد حسین = مولانا حفظ الرحمٰن (ریٹائرڈ پرنسپل مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ)

(چھوٹا خاندان) مولوی فتح علی ولد عبداللہ ولد منہاج الدین ولد مصباح الدین رمضان پور۔ ان کے لڑکے حکیم مولوی عبدالصمد (رمضان پور) = کنیز فاطمہ بنت منشی عبدالرحمٰن۔ اولاد۔ (۱) حکیم عبدالحسیب رحمانی ناظم چکدینوی شادی چکدین میں اور میر غیاث چک میں۔ پہلی سے عبدالمقیط۔ دوسری سے عبدالمجیب، سعداللہ عرفان اللہ۔ فضل اللہ، فضل الرحمٰن۔ نعمت اللہ، رحمت اللہ، جمال بردین = چک ● (۲) عبدالرقیب (سابق سرپنچ، گرام پنچایت ویاد تین سال تک)

(۲) عبدالرقیب = زرینہ بانو بنت تبارک حسین بستی (چکدین)

(۱) شکیل پرویز (۲) سہیل پرویز (۳) عقیل پرویز (۴) مزمل ظفر (۵) شہناز انجم (۶) تشکیل فاطمہ (۷) ثریا اقبال (۸) شگوفہ یاسمین (۹) صنوبر غزالہ۔

(۳) سہیمہ خاتون = حکیم غلام جیلانی اولاد:۔ حسن رضا، ارشد رضا، نعیمہ، ساجدہ، شاہدہ، راشدہ، نزہت نسرین۔ نعیمہ کی شادی چکدین میں۔ ساجدہ کی اشرف کریم بہار سے (پرنسل طبیہ کالج، پٹنہ) غلام جیلانی کے پہلے محل سے حیدر رضا اور سعیدہ۔ ● (۴) امامہ خاتون = محمد اسرائیل (چکدین) اولاد:۔ مظہر باری، غضنفر باری۔ منظری باری۔ نیر باری، ریحانہ، رضوانہ، فرزانہ، شبانہ۔

چکدین کی کل آبادی پندرہ سو نفوس پر مشتمل ہے۔ ہندو ۵۰۰ مسلمان ۱۰۰۰ کل ووٹر ۱۱۰۰ ہیں۔ بستی میں سرکاری مڈل اسکول۔ I-VII تک اور ایک، ہائی اسکول سرکاری اقلیتی ادارہ تسلیم شدہ ہے۔ جس میں درجہ ہشتم سے یازدہم تک تین سو طلبار پڑھتے ہیں۔ مڈل اسکول میں ۹ ٹیچر نند کشور پرشاد ہیڈ ماسٹر ہیں۔ ہائی اسکول میں دس ٹیچر ہیں اور رچندر مہتو ہیڈ ماسٹر ہیں۔ عبدالرقیب، ایم، اے ڈیپ ایڈ۔ اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر ہیں۔ یہاں پوسٹ آفس بھی ہے۔ جس کے بی، ایم اشرف علی صاحب ہیں۔ ایک کوآپریٹو سوسائٹی بھی ہے۔ مجموعی طور پر بستی ترقی یافتہ ہے۔ بعض گلیوں میں نالیاں پختہ ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ لوگ، اصول حفظان صحت سے واقف ہیں اور اس کے لئے عوام کے ذہن کو بیدار کر رہے ہیں۔

دکھن پورب جانب ایک خوبصورت مسجد ہے۔ بھتو میاں جن کا ذکر ہو چکا لمبی عمر پائی تھی۔ مسجد ان سے پہلے تعمیر ہوئی ہے۔ اور اس کے پاس جو املی کا درخت اس کے متعلق ان کے دادا کا بیان تھا کہ ہم لوگ بھی نہیں جانتے کہ یہ درخت کتنے اور کب لگایا تھا۔

کافی پرانا ہے۔ پچھم کی طرف ایک دیبی استھان ہے۔ بستی میں کہار ۱۵ گھر۔ کوئری دس گھر پاسبان ۱۲ گھر۔ جادیب (گوالا) ۱۲ گھر۔ حجام ۶ گھر، موچی ۶ گھر، نونیا بیلدار ۳ گھر مودی بنیا ایک گھر۔ تیلی ۳ گھر ہے۔ نند کشور پرشاد ہیڈ ماسٹر بی، اے، بی ایڈ ہیں۔ اور ایک صاحب پرمیشور دیال، بہار شریف کے ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس ہیں۔

ساتواں خاندان :۔ محمد اسمٰعیل ان کے لڑکے ابوالحاج منظہر انصاری = چکدین

(اولاد :۔ (۱) ننھو (۲) عالیہ (۳) رضوانہ، عالیہ کی شادی از مولوی محمد یوسف ہرگانوی جو جو دلی میں قرآن پاک کی کتابت کرتے ہیں • (۲) ابوالکلام ولد محمد اسمٰعیل شادی چکدین میں۔ اولاد :۔ نسیم الدین (ملازم بکارو اسٹیل پلانٹ)

موضع شکرانواں

موضع سارے سے جو پختہ شاہراہ، مہوتی، کو نند ہوتے ہوئے۔ چکدن کے پاس موضع دیاؤ کی طرف مڑتی ہے۔ دہیں پر چند بانس کے فاصلہ پر دائیں جانب موضع شکرانواں واقع ہے۔ یہ بھی بہت مشہور قدیم بستی ہے۔ اس کی شہرت اس وجہ سے ہے کہ اس کی خاک تابناک سے مولانا محمد رفیع صاحب جیسی شہرہ آفاق مقتدر ہستی وجود میں آئی۔ موصوف اپنے زمانہ کے جید عالم، اور باوقار زمیندار تھے۔ ان کے علم کا شہرہ بنگال سے دہلی اور دہلی سے حیدر آباد تک تھا۔ پوری بستی کی زمین "مالکانہ خاص،، میں تھی۔ اس لئے جو لوگ وہاں آباد تھے ان کی جنیت کرایہ دار (متعارفہ) کی سی تھی۔ اثاثہ مکان کے مالک وہ ضرور تھے۔ مگر زمین ان کی اپنی نہیں تھی یہ اس زمانہ کے زمیندارانہ نظام کے تحت علم طور پر مروج تھا جیسا کہ آج بھی شہروں میں کھولا باڑیاں اسی نظام کے تحت قائم ہیں علم سے انسان میں جان آتی ہے اور دولت سے

نشہ، اور بے دولت کے پڑھا لکھا انسان کوڑی کا تین ہے۔ اہالیان شکرانواں جب زیور علم و دولت سے آراستہ ہوئے تو فطری طور پر ان کی خود داری جاگ اٹھی عزت اور احترام کسی کی میراث نہیں، ہر مہذب انسان، خواہ دولتمند ہو یا اہل علم قابل احترام ہے۔ "علمائے نفسیات" کا قول ہے "انسان شیشہ کے برتن کی طرح نازک ہے۔ اس کو احتیاط سے چھونا چاہیئے۔ اس میں جو خوبیاں ہیں اس سے فائدہ اٹھاؤ، جو چیز ناپسندیدہ ہے اسے چھوڑ دو، احتیاط سے کام نہیں لوگے تو برتن چکنا چور ہو جائیگا اور شکستہ کا رخ کیسا ہوتا ہے جانتے ہی ہو۔" بااقتدار لوگوں کو اس گر سے واقف ہونا چاہیئے تاکہ سماج میں ہم آہنگی برقرار رہے۔

مولانا محمد رفیع شکرانوی، مولوی عبد الغفور کونندا اور مولانا محمد اسماعیل رمضان پور، تینوں ہمعصر تھے۔ اور تینوں مولانا سید مناظر احسن گیلانی رح کے دادا سید محمد احسن گیلانی کے شاگرد تھے۔ جن کی شہرت اس زمانہ میں ایسی تھی کہ صوبہ سرحد سے ملا عبد اللہ ہزاری علمی پیاس بجھانے کے لئے موضع گیلانی تشریف لائے۔ ان کو اپنے استاد اور جوار کے علمائے کرام کی صحبت اس قدر مرغوب خاطر ہوئی کہ وہ گیلانی ہی کے ہو کر رہ گئے۔ شکرانواں کی قدامت کا اندازہ اس امر سے لگا لیں کہ بقول حضرت جلال سطاری، مخدوم حسن ولد مخدوم شاہ حسین نوشہ اور مخدوم شعیب جلال رح کی ملاقات موضع شکرانواں میں ہوئی تھی، جو مخدوم الملک بہاری رح کے تحفہ جات خلافت "لے کر مخدوم شعیب کو دینے جا رہے تھے۔

اس جوار کی متعدد ہستیاں ایسی ہیں جو جریدہ عالم پر دوام حاصل کر چکی ہیں اور وہ ہیں سید سلیمان ندوی دیسنہ، مولانا مناظر احسن گیلانی رح مولانا محمد رفیع شکرانواں مولانا سید عبد الوہاب منطقی، سربہدی، حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد، بانی امارت شرعیہ پھلواری شریف، ساکن پنہسہ، مولانا عبد اللہ شاہ پوری، مولانا ابو البرکات مونگیری پیر نگری

شم ٹونکی وغیرہ مختلف تذکروں میں ان حضرات کے حالات درج ہیں۔

نوٹ :۔ سید منظفر گیلانی، آئی۔اے، ایس وائس چانسلر بھاگلپور، یونیورسٹی، موضع گیلانی کی موجودہ سربرآوردہ شخصیتوں میں ہیں۔ اعلیٰ علمی صلاحیتوں کے علاوہ آپ حد درجہ خلیق، متواضع اور بلند کردار انسان ہیں۔ افسوس کہ موضع گیلانی کے تحت ان کا ذکر نہیں ہو سکا چونکہ معلومات بعد کو فراہم ہوئیں۔

مولانا محمد رفیع سکرانواں

محل اولیٰ۔

(۱) بیرسٹر محمد ابراہیم = بنت فضل امام (رمضان پور کوٹھا) (۲) حکیم حافظ ضیاء الدین = ملابین کی پھوپھی (کونند) (۳) محمد عبد اللہ = بنت بنی کریم (بلیچھی) (۴) مولوی عبد المتین = بنت مولوی موسیٰ (متولی صغریٰ اسٹیٹ بہار) (۵) فاطمہ = محمد احسن ولد بہادر علیخاں (باڑھو) (۶) رقیبہ = (معافی)

(۱) بیرسٹر ابراہیم کی اولاد :۔ (۱) عبد الرحمٰن (۲) عبد الودود (۳) سائرہ بانو = انوار کریم (گواسہ شیخپورہ) (۴) میمونہ = زبیر = (جانا)

(۲) حافظ ضیاء الدین کی اولاد۔ (۱) عبد المقیط = بنت محمد احسن (باڑھ)

(۳) محمد عبد اللہ کی اولاد :۔ (۱) عبد القیوم (۲) معیز عبد اللہ (۳) صفینہ خاتون (۴) کلثوم (۵) فہمیدہ۔ (دوسرے محل بنت مولوی تقی سے (۱) عبد الرب (۲) فخر الدین (۳) سمیع الدین (۴) سعیدہ بانو (۵) رحیمہ بانو (۶) معینہ بانو (۷) مسعودہ بانو (۸) محمودہ بانو

(۴) عبد المتین کی اولاد :۔ دوسرے محل، بنت واسع کوکورسے :۔ (۱) عبد الباقی (۲) عبد العوزی (۳) نسیمہ بانو (۴) عطیہ بانو (۵) شکیلہ بانو (۶) سہیلہ بانو (۷) شاکرہ بانو

(۵) فاطمہ = محمد احسن۔ اولاد :۔ (۱) عبد الرقیب (۲) عائشہ (۳) سلمہ (۴) اینضہ (۵) آسمہ

(۶) رقیبہ کی اولاد۔ (۱) محمد یوسف (۲) محمد شعیب (۳) نفیسہ۔

مولانا محمد رفیع شکرانواں

محل ثانی سے۔

(۱) محمد یحییٰ = بنت عبدالباری (شکرانواں) (۲) عبدالظاہر = جمیلہ عندلیب آل مختار کوریگہ

(۳) عبدالباطن (۴) صغریٰ۔

(۱) محمد یحییٰ کی اولاد:۔ (۱) ڈاکٹر ابوسفیان (۲) عبدالولید بی۔اے (۳) محمد ختام

(۲) عبدالظاہر کی اولاد:۔ (۱) محمد دارین (۲) تبسم (۳) ذیشان (۴) بے بی (۵) نوید

(۴) صغریٰ = ابن نجم الدین دُدمری کو کٹی (پٹنہ) اولاد:۔ دو لڑکے۔ ایک لڑکی۔

پروفیسر عبدالحسیب ولد مولوی اسمٰعیل شکرانواں = شمس النساء بنت خان بہادر فخرالدین مہونی

(۱) ارشد رضا، انجنیر نائجریا (۲) جاوید رضا، کراچی (۳) قمر جہاں = ڈاکٹر ابونصر، ایران

(۴) کشور جہاں = شوکت حیات۔ لندن۔

عبدالخالق ولد مولوی اسمٰعیل شکرانواں = حمید النساء (صوبہ) بنت

خان بہادر فخرالدین (مہونی)

(۱) میجر مسرت خالق (پاکستان) (۲) نصرت خالق (انجنیر ریاض) (۳) ثروت خالق

(۴) مدحت خالق (۵) شاہین خالق (۶) طلعت خالق (۷) فرحت خالق (لیڈی ڈاکٹر دبائی) (۸) یاسمین خالق۔ (سب کراچی میں ہیں)

میجر عبداللہ ولد محمد عبداللہ شکرانواں = فہمیدہ النساء بنت خان بہادر فخرالدین مہونی

(۱) حسن پرویز (۲) راشدہ پروین = خواجہ غلام حسین انجنیر دامودویلی (۳) انجم نسرین

(یہ سب پٹنہ اور بہار شریف میں زیر تعلیم ہیں۔)

نوٹ:۔ عبد الناصر ولد مولوی رفیع صاحب نگرانواں جو عام طور پر ظاہر بابو کے نام سے مشہور ہیں۔ قرب وجوار میں ایک پروقار اور بااثر حیثیت کے مالک ہیں۔ سماجی فلاح وبہبود اور دیہی ترقیاتی پروگرام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ علاقہ کے لوگ بلاتفریق مذہب وملت انکو احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اہم معاملوں میں ان سے مشورے لیتے ہیں۔

چرَوانواں (چارگانواں)

موضع چکدین سے دکھن اور شیخپورہ سرائے سے اتر پچھم تقریباً ۱½ میل کے فاصلہ پر زمانہ قدیم میں چار گاؤں آباد تھے۔(۱) ملاڈیہہ (۲) شیخپور (۳) بارچہ باغ (۴) ابراہیم پور۔ یہ چار گاؤں مخدوم شیخ آتوں کے والد حضرت مولانا ابراہیم کی جاگیر میں تھے۔ ملاڈیہہ اپنے عروج کے زمانہ میں بڑا ہی تعلیم یافتہ گاؤں تھا۔ یہاں سے روزانہ علمائے کرام کی سواریاں نکلتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ ایک درویش کی جماعت اس گاؤں میں آئی۔ درویش کا ایک نابالغ لڑکا اور چند دیگر عقیدت منداس جماعت کے ساتھ تھے۔ بستی والوں نے عقیدت مندانہ ان کا خیر مقدم کیا۔ لیکن کھانے پینے کے متعلق ہر شخص نے ایک دوسرے کی نسبت یہ خیال وقیاس کیا کہ شاید مہمانوں کی ضیافت کا انتظام وہاں ہوگا۔ اور اسی تذبذب اور غلط قیاس میں کسی کے یہاں کھانے کا انتظام نہیں ہوا۔ اور مہمانوں نے فاقہ کے ساتھ رات گذاری۔ ظاہر ہے کہ یہ بہت بڑی

بھول ہوگئی جس سے ثابت ہوگیا کہ اس گاؤں میں کوئی جماعتی نظام نہیں ہے۔ یہ لوگ مل جل کر کسی بات پر مشورہ کرنے کے عادی نہیں، ہر شخص خود غرض، اور کم نظر ہے۔ بہرحال صبح کو وہ درویش اٹھے، اس وقت بھی کسی نے خوردونوش کے متعلق نہیں پوچھا۔ دل جب جلتا ہے تو دھواں نکلتا ہے۔ درویش کے منہ سے نکل گیا "یہاں سے ۲۲ علماء کی سواری نکلتی ہے۔ اب یہاں سے ہر روز ۲۲ تابوت پر جنازے نکلیں گے" خدا کی شان، وبا آئی۔ لوگ کثرت سے مرنے لگے جو مرنے سے بچے آہستہ آہستہ ابراہیم پور کھسکنے لگے۔ غرض بستی کا خانہ نکل گیا۔ ملاڈیہہ ختم۔ صرف ایک بزرگ مولانا تاج الدین سیف الدین کا مزار ہے شیخوپور کے لوگ بھی ابراہیم پور منتقل ہوگئے، اب وہاں صرف بابھن قوم کے لوگ آباد ہیں۔ وہاں کے ہندو کاشتکار، اناج بادتم بطور خراج ونذرانہ حضرت آموںؒ کے وارثوں کو دیا کرتے تھے۔ پارچہ باغ، حضرت آموں کا آباد کیا ہوا تھا۔ حضرت آموں رح کے ملازمین جو باغ کی نگرانی اور داشت کے لئے مقرر تھے ان ہی کی اولاد اس وقت وہاں آباد ہے۔ سب کے سب بلیدار وغیرہ ہیں اور اب پریم چند بگہ کہلاتا ہے۔

مولانا ابراہیم کے دادا یا پردادا مولانا عبداللہ موضع جوسہ (غازی پور بکسر کے پاس) کے رہنے والے تھے۔ حضرت آموںؒ کے شجرہ سے پتہ چلتا ہے کہ مولانا عبداللہ جوسوی اصفہان سے آکر جوسہ میں بس گئے تھے۔ مولانا ابراہیم چونکہ حضرت مخدوم شرف الدین احمد بہاریؒ کے خاص مریدوں میں تھے ان کی خواہش پر جوسہ سے بہار شریف چلے آئے اور ان ہی کے ایما پر وہ چارگانواں آکر مقیم ہوئے۔ اس لئے یہ ابراہیم پور چارگانواں موسوم ہوا جو کثرت استعمال اور غلط العام سے چر وانواں کہا جاتا ہے۔

حضرت مخدوم شرف الدین بن یحییٰ بہاریؒ جب اپنے چچیرے بھائی مخدوم
شیخ شعیب شیخپوروی اور حضرت مولانا شیخ الحق مغربی (منٹوکھر) سے ملاقات
کے لئے آتے جاتے تو اسی سڑک کو استعمال کرتے جو سارے، بہوتی۔ کوئند۔ جکدین
ہو کر چیرداتوں کے باغ سے گذرتی ہے۔ اور ابراہیم پور میں آپ قیام فرماتے۔
(اس کی تاریخی شہادتیں موجود ہیں۔ مولانا صوفی منیری کی کتاب "وسیلۂ شرف وذریعہ
دولت" جس کو پروفیسر محمد طیب ابدالی نے باضابطہ نوٹ کے ساتھ ایڈٹ کر کے
شائع کیا ہے۔ اس کے علاوہ دو اور پرانی مستند کتابیں ہیں (۱) تحقیقات المعانی
(ملفوظات حضرت آموںؒ) جسے حضرت کے صاحبزادہ حضرت مولانا ارزانی نے
مرتب کیا ہے۔ (۲) مطلوب المبارک (ملفوظات حضرت آموںؒ) حضرت آموںؒ
کے پوتے یعنی مولانا ارزانی کے لڑکے حضرت شاہ مبارک نے ترتیب دیا ہے۔
یہ دونوں کتابیں ۴۸۷ھ کی ہیں۔ واضح ہو کہ حضرت مولانا ابراہیم کے فرزند حضرت
شیخ آموں اسی ابراہیم پور چارگانواں میں پیدا ہوئے تھے۔ اور حضرت آموں بھی
حضرت مخدوم شیخ شرف الدین احمد بہاریؒ کے بڑے چہیتے مریدوں میں سے تھے۔
مخدوم صاحب کے وصال کے وقت ان کی چارپائی سے لگے بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت
آموںؒ کا شجرہ نسب دونوں مذکورہ کتابوں میں درج ہے۔ تقریباً گیارہ سال
کی تفتیش وتحقیق کے بعد ڈاکٹر عطا کریم برقؔ پروفیسر کلکتہ یونیورسٹی نے ان
دونوں کتابوں کو ایڈٹ کیا ہے جو عنقریب منظر عام پر آنے والی ہیں۔

بستی میں کل کاشت کا رقبہ تقریباً ہزار بگہ ہے۔ آبادی لگ بھگ چار ہزار
نو سو سا پر مشتمل ہے جن میں تقریباً دو سو ہندو ہیں۔ پانسو ووٹر ہیں۔ ایک اسکول
ایک مدرسہ، ایک مسجد۔ ایک درگاہ ہے۔ (ایک شاہ آموںؒ اور ایک شاہ سلطان کا)
شاہ سلطان کے مزار کے پاس ایک دیہی استھان ہے جو بستی کے عوام کی یکجہتی کی

کی علامت ہے۔ شیخ آموںؒ کا تکیہ، باغ، مخدوم کنواں اور مخدوم پوکھر بھی ہے ایک پوسٹ آفس، پٹھان دس گھر، تنبولی ایک گھر، سنار ۲ گھر، درزی ۳ گھر، بڑھئی ۳ گھر، تیلی ۶ گھر، پاسیان ۲۰ گھر۔ چمار ۶ گھر اور پارچہ باغ میں بیلدار آباد ہیں۔ ایک مخدوم برڈہ بھی تھا۔ جس کو شرف الدین بہاریؒ نے اپنے ہاتھوں سے نصب کیا تھا۔ اب معدوم ہے۔ ایک مہوا کا باغ بھی تھا جس کا پہلا درخت حضرت مخدوم بہاریؒ کا لگایا ہوا تھا اور حضرت شیخ آموںؒ نے اسکو وسعت دی تھی۔ اس باغ میں مہوا کا آخری درخت چند سال قبل موجود تھا۔ اور وہ مخدوم صاحبؒ کی جاگیر میں داخل تھا۔

قبل کون کون حضرات سربرآوردہ اور صاحب اقتدار تھے اس کی تفصیل کا پتہ لگانا بہت دشوار ہے۔ لوگوں کی جہاں تک یادداشت کا تعلق ہے اس کا سہارا لیتے ہوئے معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں بستی کے سربرآوردہ افراد میں چار حضرات سرفہرست تھے۔ (۱) شیخ ناصر علی (۲) کریم بخش (۳) شیخ طاہر علی (۴) شیخ بھتن۔

شیخ ناصر علی

↓

(۱) منشی فضل کریم = بنت فیاض علی (چروانواں) (۲) شیخ محبوب حسین = بنت فیاض علی چروانواں (۳) شیخ صدیق حسین = بنت تراب علی (چروانواں) (۴) شیخ نظیر حسین = (چروانواں) لاولد (۵) لڑکی = عبدالحمید گماشتہ (چروانواں) (۶) لڑکی = طاہر علی مہتو (چرواانواں)

منشی فضل کریم = بنت فیاض علی

↓

(۱) عبدالصمد = (چرواانواں) (۲) نعیم الدین = جمواانواں (۳) عبدالجبار = بنت تفضل حسین

(۴) امتو = رضا کریم وکیل (بازید پور) (۵) سلمہ = رضا کریم وکیل ۔

شیخ محبوب حسین = بنت فیاض علی

(۱) عبدالرزاق = بنت بشارت علی (جردانواں، لاولد) (۲) عبدالحفیظ = بنت طہیرالدین (بوری) (۳) ڈاکٹر عطا کریم برق = (۱) بنت نصیر الحق (۴) امتہ الرسول = ڈاکٹر عبدالحلیم
=(۲) (اوگانواں)
(قیصپور) (۵) قمر النساء = نظام الدین (جردانواں)

شیخ صدیق حسین = بنت تراب علی

(۱) محمد کاظم = بنت عبدالصمد (جردانواں) (۲) آمنہ خاتون = عبدالشکور (دیاگی) (۳) عائشہ خاتون = محمد فہیم الدین (جانا)

ڈاکٹر عطا کریم برق ایم، اے، ڈی، لٹ = (۱) صابرہ خاتون بنت محمد نصیر الحق (اُگانواں)
سراسوتوشش پروفیسر، کلکتہ یونیورسٹی = (۲) صادقہ خاتون " " " "
محل اولیٰ سے

(۱) احسان کریم برق (۲) عذرا طلعت (۳) فرخندہ طلعت (۴) شادمانہ طلعت (۵)
(۵) فیض الکریم برق (شیخو)

نعیم الدین ولد منشی فضل کریم

(۱) عبدالحکیم = بنت رضا کریم (بازید پور) (۲) علیم الدین = اُگانواں (بنگلہ دیش چلے گئے)
(۳) شعیب عظیم (ادیب و افسانہ نگار (ڈھاکہ) ناکتخدا) (۴) ظفر کراچی میں (۵) نصر = اُگانواں کراچی میں (۶) زیب النساء = ابوظفر (بلجھی) (۷) لڑکی = قیصپور (حال کراچی)

عبد الجبار ولد منشی فضل کریم = بنت تفضل حسین (چرد انواں)

(۱) ابو العاص = چرڈانواں (۲) منیض الدین = رمضانپور (۳) آسیہ خاتون = جمو انواں عبد الباری

عبد الحفیظ ولد محبوب حسین = بنت ظہیر الدین (پوری)

(۱) امجد اشرف (دھوبی) (۲) مجیب اشرف کوبی = (رمضان پور) (۳) خطیب اشرف (باڑھو)
(۴) بخیب اشرف۔

محمد کاظم ولد شیخ صدیق حسین ۔ یہ بھی صاحب اولاد ہیں

شیخ فیاض علی

(۱) منشی عبد الوحید مختار
(۱) محمد سعید = بنت سیٹھ
لیاقت علی (اگانواں) (۲)
لڑکی = صدر الدین مختار
(قاضی چک)

(۲) منشی عبد الحمید گماشتہ = بنت باقر علی (چرد انواں)
عبد الوہاب = سلمہ بنت ظاہر علی بھتو (چرد انواں)
(۱) مناظر حسن = دیاؤ (۲) اختر حسین = بنت منشی مبین (چرد انواں)
(۳) شہاب الدین = پنہر بیں (۴) ساجدہ خاتون = کوریگہ میں

محمد اسحق

(۱) منشی محمد مقیم = ہرگانواں (۲) محمد سراج = بنت منشی ظہیر (چرد انواں) (۳) محمد اظہار = کراچی (۵) لڑکی = بلچھی (مقیم چرد انواں)

واجد علی صاحب

(۱) لیاقت حسین = حسین آباد (۲) توحید حسین (۳) کبیر الدین (کیب مرچنٹ) = قریشہ بنت محمد بخشی (مہونی)

(۴) عبدالحمید (کیمپ مرچنٹ) = بنت جنت میاں (چرڈوانواں)

(۱) لیاقت حسین = حسین آباد

(۱) محمد سلیمان = (۱) بنت کبیرالدین چروانواں = (۲) ڈیہہ) (۲) عبدالمنان (۳) آل حسن (چرٹھیاری)

(۳) کبیرالدین لیپ مرچنٹ = قریشہ بنت محمد بخشی (مہونی)

(۱) عبداللہ = سعیدہ بنت عبدالحلیم (مہونی) (۲) عبدالصمد = بنت عبدالروف (کوربیگہ)

(۳) عبدالمناف = (چرڈوانواں) (۴) عقیل = بنت آل حسن (چروانواں) (۵) صفیہ =

احسان احمد بنت عبدالرؤف (کوربیگہ) (۶) انوری = عبدالسلام

عبدالحمید ولد واجد علی

(۱) امان اللہ (۲) علی امام (۳) ابوالکلام (۴) میمونہ = مجید اورسیر بلیچھی (۵) لڑکی = ماسٹر ہاشم

(بازید پور) (۶) لڑکی = محمد عیسیٰ (چروانواں) (۷) لڑکی = ہنسوری

شیخ طاہر علی = (۱) مہونی

نوٹ :- شیخ طاہر علی، محمد شفیع، نورالحسن (ہر سہ برادران)

= (۲) بنت باھر علی (چروانواں)

محل اولی

محمد یٰسین = بنت نورالحسن (چروانواں) (۲) سالمہ = عبدالوہاب ولد عبدالحمد گماشتہ (چروانواں)

(۱) کلثوم = عبدالمتین ولد محمد شفیع (چروانواں)

(محل اولی) محمد شفیع برادر شیخ طاہر علی = (۱) = (۲) مہونی

(۱) عبدالمتین = کلثوم بنت طاہر علی (چروانواں) (۲) محمد مبین = بنت منشی ظہیر (۳)

(۳) محمد نعیم = (۱) بنت نور الحسن (چرڈوالنواں) = (۲) عنیزہ بنت کبیر الدین (چرڈوالنواں) (۴)

(۴) نظام الدین = (۱) قمر النساء بنت محبوب حسین = (۲) ریاض (۵) لڑکی = منشی غلام رسول (ڈبہیہ) (۶) لڑکی = گوڑھیاری (۷) لڑکی = جموالنواں ۔

(دوسرے محل سے ایک لڑکا ہے جو ایچھاپور گن فیکٹری میں کام کرتا ہے)

محمد مبین ولد محمد شفیع

(۱) اشرف (۲) صفدر (۳) لڑکی = اختر حسین ولد عبد الوہاب (چرڈوالنواں) (۴) لڑکی = محمد نعیم (چرڈوالنواں)

عبد المتین ولد محمد شفیع

(۱) حیدر (۲) لڑکی = محمود الحق مختار (چرڈوالنواں) (۳) لڑکی = عبد القدیم بلال (قیصور)

محمد نعیم ولد محمد شفیع کے محل اولیٰ سے ۲ لڑکیاں ۔ محل ثانی سے بھی کئی لڑکیاں ہیں ۔ نظام الدین ولد محمد شفیع کے پہلے محل سے تین لڑکے ایک لڑکی اور دوسرے محل سے بھی کئی لڑکے ہیں ۔ شیخ بھتن کے متعلق تفصیل نہیں معلوم ہو سکی ۔ اتنا پتہ چلا کہ ان کے ایک لڑکے کا نام شیخ جنت تھا جن کے چار لڑکے اور ایک لڑکی تھی ۔

شیخوپور سرائے :۔ موضع چرڈوالنواں کے تحت شیخوپور کا سرسری ذکر آیا ہے ۔ یہ اب شیخوپور سرائے کے نام سے آباد ہے

یہ چرڈوالنواں اور رہبسڑیا کے درمیان واقع ہے ۔ سڑک کے دونوں جانب بازار سا لگ گیا ہے ۔ روزمرہ استعمال کی چیزیں بکتی ہیں ۔ درزی کی متعدد دکانیں ہیں بالٹی کڑاہی ، برتن ، مودی خانے اور سائیکل مرمت کرنے کی دکانیں دن بھر

کھلی رہتی ہیں۔ سبزی ترکاری، مٹھائی، لائی، بھڑہی اور چائے بھی دستیاب ہے۔ آبادی زیادہ نہیں ہے مگر جو ہے وہ سب اہل حرفہ اور کارگروں پر مشتمل ہے۔ کاشی چک اور وارث علی گنج آنے جانے والے مسافروں کے لئے یہ گویا ایک پڑاؤ ہے۔ دکانداری خوب ہوتی ہے۔

موضع کوئری بگہ (کوریگہ)

موضع دیاؤ سے اتر نصف میل کے فاصلہ پر اس کا ایک بگہ تھا۔ شروع شروع میں مبلغوں کی ایک جماعت موضع ایکڈنگا (ٹال میں) جس علاقہ میں نور پور، جک جگمل نعلیورہ اور بھدور واقع ہے۔ وہاں مقیم تھی۔ حادثات روزگار کے باعث وہاں سے کچھ لوگ محمد پور (شیر پور) میں منتقل ہوگئے۔ حضرت مخدوم بہاری نے اشاعت اسلام کا جو سلسلہ قائم کیا تھا وہ زور شور سے جاری تھا۔ اسی عرصہ میں شیخوں کی ایک جماعت ہرگانواں، رمضان پور، بوری، ہنسوری کی طرف پھیل گئی۔

سنہ ۱۹۰۲ء اور سنہ ۱۹۱۰ء کے لینڈ سروے سے چار پشت قبل کوئری بگہ میں مسلمان آباد ہو چکے تھے۔ اس وقت اس بستی کا نام گوردھن بگہ عرف کوئری بگہ تھا اور یہ موضع دیاؤ کا ایک بگہ تھا۔ جس زمانہ میں مسلمانوں کی آبادی چروانواں اُگانواں اور دیاؤ کو اپنے احاطہ میں لے چکی تھی شیخ بدھومیاں اُدگانواں سے یہاں آکر آباد ہوگئے۔ بعضوں کا خیال ہے کہ کوئری بیگہ کے لوگوں کے آباؤ اجداد آرہ ضلع کے بھوجپور سے یہاں آکر آباد ہوئے تھے۔ اور بدھو میاں ان کی اولاد، داؤد علی، دوست علی (منگر میاں) کی پیدائش کوئری بگہ میں ہوئی تھی۔

اسی خاندان کے کچھ لوگ موضع قمیصپور میں مقیم ہو گئے جہاں ان کی نسل چل رہی ہے اسی کے ساتھ دوسرا خاندان سیف علی، شرف علی، اور تراب علی کا بھی سلسلہ چلا۔ اور دیگر افراد بھی یہاں آئے اور ان کی نسل بھی جاری ہے۔ اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ اس گاؤں میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً تین چار سو برس سے قائم ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ غیر مسلم بھی یہاں آباد ہیں۔

حضرت عثمان شہید، جن کا مزار بستی سے پورب پیپل کے درخت کے نیچے ہے، بقول شیخ شاہ نصیر میر غیاث، چک، ایک بہت بڑے صوفی منش بزرگ تھے۔ وہ حضرت عثمان شہید سے ملاقات کے لئے اکثر کوریگ آتے تھے۔ مزار اقدس کی نشاندھی ان ہی کے ذریعہ ہوئی ہے۔ ہر سال ۱۵ ار بقرعید کو ان کا عرس ہوتا ہے۔ بستی سے اتر جانب، مدار پور میں ایک، اور بزرگ "پیر لحد خاکی" مدفون ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مدار پور میں قبل مسلم پٹھانوں کی آبادی تھی۔ دکھن پچھم جانب ایک اور بزرگ "پیر کھمبو"، کا مزار ہے، غالباً یہ گجرات کے علاقہ کھمبے سے یہاں وارد ہوئے تھے۔ یہاں بھی لوگ نیاز فاتحہ کے لئے جاتے ہیں۔ بستی کے اتر پچھم ایک پختہ مسجد اور کنواں ہے۔ پہلے یہ مسجد خام تھی ۱۹۳۰ء میں اس کو پختہ کیا گیا تھا۔ ۱۹۳۴ء کے زلزلہ میں اس کے دو مینارے شہید ہو گئے تھے۔ سنہ ۱۹۶۶ء میں پھر اسکو بنا دیا گیا اور مسجد کی دوبارہ مرمت ہوئی۔ یہاں کی کل آبادی ایک ہزار کے قریب ہے جن میں سات سو ووٹر ہیں۔ یہاں کے لوگ زیادہ تر کاشتکار ہیں، کچھ ملازمت پیشہ اور کچھ تجارت میں لگے ہوئے ہیں مسلمان سو گھر، موسہر ۲ گھر اور مدار پور میں پاسبان کی آبادی ہے جو اس بستی میں کام کاج کرتے ہیں۔ یہاں ایک مکتب بھی ہے۔ مولوی نجم الہدیٰ اگانواں فی الحال مدرس ہیں۔ بستی میں تین مودی خانے بھی ہیں۔

(پہلا خاندان)۔ شیخ بدھو میاں کے دو لڑکے (۱) داؤد علی = ہمشیرہ شرف علی کور بیگہ (۲) دوست علی (منگر میاں) داؤد علی سے (۱) شجاعت علی (۲) خورشید علی (۲) خورشید علی (۳) جوہر علی (۴) کلب علی (۵) میمونت علی۔

دوست علی (منگر میاں) ولد شیخ بدھو۔ ان کے تین لڑکے (۱) امانت علی (۲) سعادت علی، نعمت علی۔ سعادت علی سے (۱) شیخ علی جان (۲) شیخ جرد۔ شیخ علی جان = قیصپور، اولاد:۔ (۱) ابزالدین (۲) اسیرالدین (۳) فخرالدین (۴) نصیرالدین (۵) منبغہ (۶) میغزہ (۷)، حادو (۸) لڑکی۔

اسیرالدین = چار شادی ۱ قیصپور (لاولد) ۲ عائشہ جڑھانوں بیہ ۳ میر غیاث چک بس (لاولد) ۴ انزانوری بنت منشی باقر علی کور بیگہ۔

دوسرے محل سے اولاد:۔ ابوالکلام • چوتھے محل سے (۱) کبیرالدین (۲) پرویز (۳) فیروزہ انوری ناز = اعجاز ولد فیضو کوٹھا۔ رمضان پور۔ اس کے علاوہ تین اور لڑکے۔

ابوالکلام = اکبری خاتون بنت مولوی محمد عثمان ایم، اے (کور بیگہ) سپرنٹنڈنٹ اسلامک اسٹڈیز بہار

(۱) شرفہ خاتون = قیصپور (۲) صادقہ خاتون = علی پور کرڈٹا (۳) رازدہ خاتون (۴) بلقیس بانو (۵) شہلا بانو (۶) ابوالحیات کلام (۷) شہزاد کلام (۸) نوشاد کلام (۹) ارشاد کلام۔

(بستی کے معزز اور بارسوخ شخص) نصیرالدین ٹھیکہ دار ولد علیجان = مریم بنت علیجان (اشکرانواں)

(۱) ظفرالدین = بنت عبدالحبیب (معافی) (۲) شرف الدین (بھدو) (۳) امیرالدین (چندو)

امانت علی ولد دوست علی کے لڑکے (۱) محمد ہاشم = ہمشیرہ فقیر بخش کور بیگہ

(۲) عبدالحمید = ویاڈ۔

محمد ہاشم کی اولاد:۔ محمد ادریس = قمصپور، عظیم النساء (عظمو بو = محمد نور (بوری)

• محمد ادریس کی اولاد:۔ (۱) لال محمد (۲) تاج محمد (بجو) (۳) سحرالنساء = مجیب جگمل چک

(۴) ہنروالنساء۔

عبدالحمید ولد امانت علی کی اولاد:۔ (۱) عبدالرحمٰن = بنت متین بلجھی، ان سے تین لڑکے چار لڑکیاں (۲) سلیمن = جبار ولد جیبسو (کوریبگہ (بنگلہ دیش چلے گئے)

شیخ جمرو ولد سعادت علی کے فرزند شہودالحق = بنت نعیم الدین کوریبگہ ان سے اولاد شمیمہ = محمد مقصود جگمل چک۔ محل ثانی چرڈوان سے:۔ (۱) مختار احمد (۲) چاند (۳) دو اور لڑکے (۴) گڑیا (لڑکی)

نوٹ شہودالحق صاحب بستی میں بہت ہی ہر دلعزیز ہیں۔ گرم مزاج مگر ہمدرد، غمگسار، صلح کن، بامروت اور عدل پیشہ ہیں۔

شجاعت علی ولد داؤد علی کی نسل:۔ (۱) غازی امیرالدین مختار = صغریٰ بنت خورشید علی کوریبگہ (۲) حاجی شمس الدین = لعلپورہ (لاولد) (۳) مولابخش = ہمشیرہ ضمیرالدین کوریبگہ لاولد۔ تین دیگر شادیاں ہوئیں (۴) منشی باقر علی = بلجھی (۵) مسماۃ زصیدن (لاولد) • غازی امیرالدین مختار کی اولاد:۔ (۱) محمد شفیع = ہمشیرہ ابوالحسن (مہونی) (۲) محمد امین = حفیظن بنت نوازش حسین کوریبگہ (۳) ذکیرالدین (۴) عبدالشکور (۵) جعفر (۶) مطیع الرحمٰن = اقبالن بنت ابوالحسن کوتند۔ دوسرے علیمن بنت جنودالحق رمضان پور (۷) عظیمن = محمد رفیع کوریبگہ • محمد شفیع ولد غازی امیرالدین کی اولاد۔ (۱) مسماۃ موسیٰ = عبدالحفیظ (ویاڈ لاولد) (۲) سالمہ = مولوی فاروق مہونی (۳) منا = حاجی نعیم برادر حفیظ ویاڈ • محمد امین ولد غازی امیرالدین کی اولاد:۔ (۱) عبدالسلام = ساجدہ

بنت عبدالوہاب، چرڑ والواں (لاولد) عبدالکلیم (منگلو) = نجمہ بنت محمد یقین کوربیگہ
اولاد، اقبال اشرف۔ زینت ارار (۳) صالحہ = دھوبن میاں کندہائی پور
(۴) زبیدہ = محمد نسیم مہوتی (۵) زبیرہ بھیکا = ابونصر برادر محمد آفاق مہوتی (۶) مجیبہ =
مظاہر امام مختار (قاضی چک) • مسطیع الرحمٰن ولد غازی امیرالدین کی اولاد محل اولیٰ سے
زیب النسار = محمد زبیر (جانا) (۴) شمس النسار = محمد شفیق معافی (۵) قمرالنساء =
محمد ظفر (کھیٹار) (۶) نعیمہ خاتون = عطا امام کوربیگہ۔

فضل الرحمٰن ولد مسطیع الرحمٰن = اکبری بنت محمد سلیم (میر غیاث چک)

(۱) پرویز الحق غازی (۲) شہناز = آفتاب عالم ولد محمد ادریس ہرگانواں) (۳) کوثر (۵) خورشید
(۶) انوری خاتون۔

منشی باقر علی ولد شجاعت علی (کوربیگہ کے روح رواں رئیس اعظم)

(۱) محمد سلال (۲) صغریٰ = حکیم نورالحسن ہرگانواں (۳) حافظہ = مظاہر امام (جانا)
(۴) رقیہ = مولوی محمد عثمان کوربیگہ (۵) انوری = اسیرالدین ایم اے (کوربیگہ)

مولابخش ولد شجاعت علی کی اولاد:۔ (۱) مبین الدین = مجیبہ بنت
ممتاز مہوتی (لاولد) (۲) محمد یقین = سائرہ بنت فاروق (۳) زین الدین (۴)
عبدالغنی (۵) زینب (۶) نفیسہ • محمد یقین کی اولاد:۔ (۱) شرف الدین (جانا)
(۲) زیب النسار = نثار احمد (چوربر) (۳) نجمہ خاتون = عبدالکلیم (منگلو) (۴) آصفہ
= سمیع (ابن اختر ارٹی مہوتی) میر غیاث چک (۵) مہرالنساء • زین الدین
(فوت فروری ۱۹۷۸ء) ولد مولابخش کی اولاد:۔ محل اولیٰ جانا سے (۱) عالمگیر =
عنصری بنت معزالدین کوربیگہ (۲) اورنگ زیب (۳) شمیمہ خاتون = عبدالقوی (جانا)

• محل ثانی - بنت فرخ حسین بوری سے (۱) ساجدہ = انظر (چودہیر) (۲) زاہد (۳) شمس الدین (۴) قمرالدین (۵) صابرہ • عبدالغنی ولد مولا بخش سے بنت فرخ حسین (بوری) اولاد :- (۱) محمد جہانگیر = بنرہ، ضمیرالدین چرڑاوان (اس سے لڑکا شاہجہاں) (۲) انوار کریم (۳) محمد شوکت (۴) انصار (۵) نزہت آراء •

خورشید علی ولد داؤد علی کا خاندان - محل اولیٰ ہمشیرہ شرفی کور بیگہ سے (۱) نوازش حسین = قاضی فتح چک (۲) صغریٰ = امیرالدین غازی (کوری بیگہ)

• محل ثانی بھدور سے (۸) یعقوب حسین = (۱) شخبورہ بازید پور (۲) بہونی میں۔ بازید پور سے :- (۱) عبدالرؤف (۲) حبیبہ خاتون = نفیس (جانا) • مہونی والی سے (۱) حمیدی (۲) رقیبہ = ظفرالدین میرا چک (۳) امینہ = جمال گور بگہ۔ (B) فاروق حسین ولد خورشید علی = گور بگہ، اولاد :- (۱) محمد حیدر (۲) محمد آل حسن (۳) وصی احمد چھوٹن (۴) اختر حسین (۵) حبیبہ (۶) ریحانہ •

عبدالرؤف ولد یعقوب حسین کا خاندان :- محل اولیٰ، بازید پور سے (۱) احسان (۲) انصار (۳) خدیجہ • محل ثانی، جموانواں سے (۱) غلام رسول (۲) غلام ربانی (۳) غلام جیلانی (۴) غلام غوث (۵) شمیم (۶) نسیم (۷) خورشید (۸) بھولو (۹) صابرہ (۱۰) صافیہ (۱۱) حمیدہ • نوازش حسین ولد خورشید علی کی اولاد :- (۱) عبدالرشید = حبیبہ بنت عبدالشکور پنچکار مہونی (۲) عبدالمجید = کبریٰ (معافی) (۳) حفیظن = محمد امین کور بیگہ (۴) علیمن = حاجی محمد آفاق مہونی (۵) معیزن = ابوالحسن مہونی۔ (عبدالرشید صاحب کے اہل و عیال گیا باشی ہو گئے اور عبدالمجید صاحب اپنے سسرال معافی منتقل ہو گئے۔

جوہر علی ولد داؤد علی کی چار شادیاں ہوئیں۔ محل اولیٰ ہمشیرہ توحید، جن سے محبوب حسین = قیصور (ہم زلف علیجان میاں کور بیگہ) • محل ثانی سے

محمد صدیق • محل ثالث سے (لامعلوم) چوتھی شادی ہمشیرہ توحید سے۔

محبوب حسین کی اولاد (۱) ابوالحسن = ہاجرہ بنت کبیر الدین (حضرت صاحب مہونی) (۲) زیتون = محمد نعیم مہونی (۳) خاتون (ہتون) = عزیز بلجھی •

ابوالحسن کی اولاد :۔ احمد حسن = کبریٰ بنت ابوالخیر (دیادُ) (۲) محمد حسن جھوٹن = بنت محمد (خیرآبادی) (۳) جمیلہ = محمود عالم برادر مقصود عالم (کوربیگہ)

• احمد حسن کی اولاد :۔ (۱) اقبال (۲) اعجاز (۳) افتخار (۴) ارشاد •

محمد صدیق ولد جوہر علی کی اولاد :۔ (۱) مولوی معیز الدین = اُگانواں (بنگلہ دیش چلے گئے) (۲) نصیر الدین ٹرامو ے کمپنی کلکتہ = صیغرہ بنت اسحٰق میر غیاث چک

ان کی اولاد ۔ (۱) جاوید اقبال (۲) شاہد اقبال (۳) مسرت عائشہ = عباس (اوخاپور) (۴) انجم آرا = مہتاب (جموانواں)

<u>کلب علی ولد داد علی کا خاندان</u>

↓

(۱) تفضل حسین (۲) ضمیر الدین (۳) سراج الدین = بھدور (مسماۃ عائشہ کی خلیری نانی) (۴) حاجی عبداللہ = بھدور (۵) منیر الدین (ناکتخدا) (۶) شبراتن = مولا بخش گوربیگہ (لاولد)

<u>ضمیر الدین ولد کلب علی = سراجن (بھدور)</u>

↓

(۱) خدیجہ = میر غیاث چک (لاولد) (۲) عبدالحلیم (کیشیر ڈسٹرکٹ بورڈ گیا) = عائشہ بنت تصور علی و زینب ابن لیاقت علی (بھدور مقیم کوربیگہ) (۳) قمرن = بلجھی (لاولد)

عبدالحلیم ولد ضمیر الدین = عائشہ بنت تصور علی

(۱) دلبری (فوت بن ۵ سال) (۲) حفظ النساء (جعہ) = (احمد باری صدیقی امیر غیاث چک)
(۳) جیبہ النساء = پروفیسر مجیب الرحمٰن (مہونی) (۴) عبدالحسیب = نسیمہ بنت ڈاکٹر محمد یعقوب M.B (چکندرہ)

عبدالحسیب ولد عبدالحلیم = نسیمہ

(۱) دارث حلیم (۲) راحت حسیب (۳) رفعت حسیب (۴) شفقت حسیب (۵)
(۵) دولت عائشہ ۔

دوسرا خاندان :۔ سیف علی ۔ اولاد :۔ محل اولیٰ سے شیخ سلطان، محل ثانی سے (۱) محمد توحید (۲) محمد افضال ۔ شیخ سلطان کی اولاد (۱) محمد ضمیر الدین = اقبالن بنت خورشید علی (کوری بگہ) (۲) امیر الدین = چرڈانواں ۔ اولاد ۔ صالحہ = محمد سعید (کوربگہ) محمد ضمیر الدین کی اولاد ۔ (۱) محمد ایوب انکی اولاد ظفر الدین (۲) محمد سعید = صالحہ (کوری بگہ) (۳) عقیلہ = محمد اقبال (بوری) (۴) تسلیمہ قیمپور (۵) عائشہ = عبدالحکیم (رمضان پور) محمد توحید ولد سیف علی کی اولاد :۔ (۱) علی حسن = بوری (۲) مولوی محمد عثمان ایم، اے سپرنٹنڈنٹ اسلامک اسٹڈیز بہار شادی از رقعہ بنت منشی باقر علی کوری بگہ، دوسری شادی بنت حکیم نور الحسن (ہرگانواں) (۳) محمد رفیق = بوری ۔ مولوی محمد عثمان کی اولاد محل اولی سے (۱) حبیب اللہ = بنت ابو نصر (قیمپور) (۲) مجیب اللہ (۳) اکبری = ابو الکلام کوری بگہ ۔ (۴) سلیمہ = توقیر خاں ۔ سنولی چہرہ ۔ حبیب اللہ کی اولاد :۔ (۱) امان اللہ (۲) سیف اللہ خاں نجمی (۳) کیفی (۴) شمسی (شمس توحید) (۵) رخسانہ ۔

محل ثانی مولوی محمد غثمان سے :۔ (۱) سفیان B.D.O = بنت مقصود عالم (انسپکٹر کلکتہ پولیس)
محمد افضال ولد سیف علی کی اولاد :۔ (۱) محمد بشیر (عرف براہل جی) = بھٹہ سے (۱) عبدالغفار =
ہمشیرہ سلیمان قیصپور (۲) حسنہ = قمرالدین قیصپور (۳) جمیلہ = محمد سلیمان (قیصپور)
براہل جی کے محل ثانی سے (۱) غیاث الدین = بھٹہ (۲) شکیلہ = محمد اختر ولد فاروق
محمد اختر کی دوسری شادی سنہاری (نوادہ) حاجی عبدالعزیز کی نسل (۱) عبدالشکور =
عقیلہ بنت معیطہ، ان سے اولاد محمد الیاس (نحقی) محمد اشفاق (بلٹو) نفیسہ = نظام الدین
ولد وحید الحق (رمضان پور) صالحہ = عبدالمجید پروفیسر پٹنہ کالج، دو اور لڑکیاں (۲)
محمد یونس = حبیبہ بنت کبیر پینکار (مہونی) ان سے اولاد ۔ ابوصالح، ابوالخیر، ابولیث
. ابوذر، ابواحد (۳) جمعہ بو = محمد ادریس داروغہ (جاتا) + اولاد علی کی نسل :۔ (۱) عقیلہ
عبدالشکور کوریگہ (۲) وصیلہ = وحید الحق جھکو شکراانواں بعدہٗ کوری بگہ (۳) دو اور لڑکیاں
سخاوت علی کی نسل :۔ (۱) محی الدین = عائشہ (معافی) ان کی اولاد محمد عزیر = بنت
خواجہ محی الدین (گوڑھیاری) عقیلہ = محمد منیر (ڈُگانواں) مہدی حسن ولد تصدق کی نسل
(۱) ضیاء الدین = بوری، پھر معیزہ بنت عبدالحنان سے (بوری والی سے منظفر = باڑھ
بازید پور (۲) محمد ریاض الدین = بنت حکیم یونس (کونند) (۳) امت رسول = معین
بوری (۴) بنّی = جرّدانواں (۵) ذکر النسار = صوفی نصیر (مہونی) (۶) لڑکی = کونند
محمد ریاض الدین کی اولاد۔ رضوان، فرقان، شوکت آرار = فصیح الرحمٰن (کوریگہ) عصمت
آرا = سمیع اللہ کوریگہ۔ ذکر النسار سے اولاد ۔ مسیح الرحمٰن = بوری، اولاد بابر، دوسری
شادی دیاواں سے اولاد شمشاد، فصیح الرحمٰن کی اولاد :۔ اقبال اشرف، جمال اشرف
نہال اشرف ۔

تیسرا خاندان ۔ اس کے مورث اعلیٰ شیخ ہدایت حسین تھے جو ہنسوری کے
باشندہ تھے ۔ کئی اعتبار سے یہ خاندان درخشاں اور ترقی پذیر ثابت ہوا ہے

بہت سی نامور ہستیاں اس سے وجود میں آئیں۔ ہدایت حسین کے فرزند (۱) الفت حسین (۲) لیاقت حسین (۳) عبدالوہاب تھے۔ الفت حسین کے فرزند عبدالحی مختار۔ عبدالحیٔ کے لڑکے حاجی نثار داروغہ = آرہ، ان کی اولاد میں (۱) غلام عبدالواسع ایڈوکیٹ جن کی شادی اردل میں گولٹا ہوئی (۲) ڈاکٹر امتیاز (گریڈیہہ) شادی از بنت عبدالعزیز انسپکٹر، بلوترا (آرہ) (۳) کیپٹن صلاح الدین کراچی (۴) معین الدین = بنت اشرف وکیل (نوادہ) (۵) حمیدہ = شمشو، ناظرہ، انورہ (۶) بدرالنسار = ڈپٹی شمس الہدیٰ (اردل) (۷) امنت النسار = اشرف ولد صغیر الدین (مہونی) (۸) نورالنسار = ڈاکٹر نظام بلیجی (۹) شمس النسار = ڈاکٹر اشفاق آرہ۔ افتخار الدین ولد عبدالحیٔ مختار کی نسل۔ (۱) بلند اختر = بھدیہ اسٹیٹ گیا (۲) بلند افسر = بدل پورہ (پھلواری شریف) (۳) اشرف النسار = محمود الحسن (بدل پورہ گولٹا) (۴) حفظ النسار = حبیب الرحمان (طونی کے رئیس، گیا پرانی جیل) لیاقت حسین ولد ہدایت حسین کے فرزند عبدالجبار شادی از ہمشیرہ عبدالحفیظ (میر غیاث چک) ان کی اولاد۔ (۱) غلام بدرالدین = (۱) بنت عبدالحفیظ (میر غیاث چک) دوسری شادی از بنت جندد (کوریگہ) (۲) غلام قمر الدین = بنت عبدالقدوس داروغہ (جگمل چک) (۳) محمد حشام = دصیلہ بنت محمد صادق (مہونی، گولٹا) (۴) ڈاکٹر احتشام الدین = ہمشیرہ نصیر (مکرا) (۵) مبارکہ = ڈاکٹر عبدالودود (میر غیاث چک) (۶) نسیمہ = محمد جعفر ولد محمد صادق (مہونی گولٹا)

(چوتھا خاندان) شیخ داعو علی کی نسل۔ (۱) بشارت علی (۲) شفاعت علی (۳) واعظ علی (۴) درویش علی۔ بشارت علی کی اولاد (۱) محمد جمال = ماتو بنت عبدالکریم (۲) زیرہ = عبدالسلام (بلیجی)۔ مولوی محمد جمال کی اولاد (۱) محمد بلال = ہمشیرہ کلیم (کندھائی پور) (۲) محمد سیف الدین = شکیلہ بانو (کندھائی پور) شفاعت علی کی اولاد

(۱) محمد نظیر وکیل (۲) محمد بشیر الدین (دھنگا) = حفیظن بنت عبد العلی (کوریگہ) محمد نظیر
وکیل کی اولاد۔ (۱) مقبول = بھدور (۲) سیقول = بیلچی (۳) والدہ وقار (دیاڈ)
(۴) والدہ مطیع (بیلچی) مقبول کی اولاد۔ (۱) علی امام (۲) حسن امام (۳) حکیم عطا امام
(۴) اختر امام (۵) اظہر امام۔ سیقول کی اولاد۔ (۱) ابو جنید بلخی = بنت محمد کلیم الدین
(میر غیاث چک) (۲) ریحانہ = کلیم الدین ولد عبد الغفار (جکندرہ) داغظ علی ولد
داہو علی کی نسل ہے۔ (۱) شیخ مطلوب حسین (۲) شیخ محبوب حسین۔ مطلوب حسین
کی اولاد:۔ (۱) عبد الحکیم (۲) عبد العلیم۔ عبد الحکیم سپروائزر دیمکو = بنت نواز شش
حسین (جمو انواں) اس سے اولاد۔ کمال اشرف (درگاہی) جہاں آرا، بچی۔
محل ثانی عبد الحکیم = شمس النساء بنت عمر گماشتہ (جانا) اس سے اولاد۔ جمال اشرف
ہلال اشرف، لڑکا۔ لڑکی۔ عبد العلیم = بنت الحق (میر غیاث چک سے اولاد۔
(۱) غلام رسول = قیصپور (۲) قیصر امام = چرڑ دانواں (۲) نسیمہ = جانا۔

تا دربخش ہنوری = بنت فصیح الدین بھتو (ہنوری) کی نسل:۔ (۱) عبد المجید
(۲) عبد المنان (۳) زاہدہ (۴) نجمہ (۵) خیر النساء۔ عبد المجید سابق سرپنچ = بنت رفیع
(دیاڈ) ان سے اولاد:۔ محمد زبیر = بنت عبد الغفور (بوری) (۲) جنت خاتون =
ابن عبد الغفور بوری)۔ عبد المنان = بنت عبد المجید (اُگانواں حال قیصپور) اس سے
اولاد:۔ رضوان اختر = بنت ریاض کوریگہ۔ نعمان اختر، عرفان اختر، عمران اختر،
زینت، فرحت، عشرت۔

عبد الرحیم = بنت داحد حسین (چرڑ دانوں) ان کے فرزند (۱) محمد نور (۲)
محمد ظریف (۳) عبد الرؤف (۴) مجیب الرحمٰن (۵) جالو۔
(۱) محمد نور کی پہلی شادی چرڑ دانواں۔ اس سے محمد سلیمان = بوری۔ دوسری شادی
علاقہ باڑھ اس سے اولاد محمد رضا = بنت محمد ظریف، کوریگہ۔ آسمہ خاتون = دولاجہ

ولد عبدالمجید کوریگہ ۔ سعیدہ خاتون = محمد مسلم (کوریگہ)۔ محمد مسلم کی اولاد:۔ (۱) ساجدالرحمٰن (۲) رشید خاتون (۳) کنیز فاطمہ (۴) بشریٰ خاتون (۵) عائشہ خاتون (۲) محمد ظریف = چرڑ دانواں ۔ دوسری شادی میر غیاث چک ۔ دوسرے محل سے اولاد۔ محمد مسلم = سعیدہ خاتون = محمد حبیب۔ محمد رقیب = بنت محمد سمیع (احمد میر غیاث چک سروری خاتون = محمد رضا کوری بگہ۔ (۳) عبدالروف = قمیصپور (لاولد) (۴) مجیب الرحمٰن = چرڑ دانواں (صاحب اولاد۔ پاکستان میں) (۵) جالو = مولوی منظور (چرڑ دانواں)

شہباز پور (سواس پور) ۔ کوری بگہ سے اتر ایک قدم گاؤں آباد ہے جس کا نام شہباز پور ہے ۔ عوام اسے سواس پور کہتے ہیں ۔ یہاں گولے اور کوئری آباد ہیں ۔ پاسبان اور موسہڑ بھی ہیں ۔ کھیتی باڑی، مویشی پالنا، ان کا محبوب مشغلہ ہے نئی پود تعلیم کی طرف بڑھ رہی ہے ۔ گاؤں ترقی پذیر ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت بزرگان دین اسلامی تبلیغ کی غرض سے اس طرف وارد ہوئے تھے تو کوئی بزرگ حضرت شہباز بھی یہاں آئے تھے ۔ ان ہی کے نام پر یہ گاؤں موسوم ہوا

موضع ویاؤ

اُدگانواں سے اُتر اور کوریگہ سے دکھن یہ گاؤں آباد ہے ۔ ابھی جو پختہ سڑک وارث علی گنج اسٹیشن سے "سارے" ہوتے ہوئے بہار شریف جاتی ہے وہ اس بستی سے ہوتے ہوئے گذرتی ہے ۔ یہ سڑک بارہ گنواں کی شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے ، کیونکہ اس کے دونوں جانب اُگانواں، دیاؤ، سنکرانواں، چکدین، قمیصپور کوننڈ، رمضانپور، مہونی، میر غیاث چک، جانا، استھانواں اور اسی سے کچھ فاصلہ پر دلیسنہ

چند چھوٹی موٹی دکانیں قائم ہیں جو بازار کا رنگ پیش کرتی ہیں۔ ضرورت کی ساری چیزیں دستیاب ہیں۔ بستی میں اکثر عمارتیں اینٹ کی پختہ بنی ہوئی ہیں۔ چاروں طرف باغات بھی ہیں، الکٹرک۔ لائن کے باعث کوٹنے پیسنے کی مشین بیٹھ گئی ہیں۔

گاؤں کے لوگوں کا سلسلہ وار شجرہ نہیں مل سکا۔ بڑے بوڑھوں کے ذریعہ جو پتہ چل سکا وہ لکھ رہا ہوں۔ کچھ دنوں کے بعد ان باتوں کا بتانے والا بھی نہیں ملے گا واضح ہو کہ اس گاؤں میں ڈسٹرک بورڈ کی ایک ڈسپنسری ہے۔ ڈاکٹر برندر پرشاد M.B.B.S اندنوں اس کے انچارج ہیں۔ میاں پوکھر ایک بہت بڑا آہر ہے جو ڈنگرا آہر کے نام سے مشہور ہے۔ کاشت کی سینچائی اسی کے پانی سے ہوتی ہے۔

(پہلا خاندان)۔ عنایت کریم = جانا (بستی کے سب سے پرانے باشندے) ان کی اولاد۔ (۱) محمد عظیم الدین = بنت لیاقت حسین (اُگانواں) (۲) محمد امین الدین پینکار = (۱) بنت محمد یٰسین (دیادئ) اولاد۔ فخر الدین = بہار شریف ● محمد عظیم الدین کی اولاد۔ (۱) حفاظت کریم = رحیمہ خاتون بنت ابوالخیر محمد صدیق (دیادی) (۲) رضا کریم = بنت محمد عقیل ● حفاظت کریم کی اولاد۔ (۵) سعادت کریم = بنت بدر الدین (کوریگہ) (۶) طاہرہ = اورنگ آباد (۷) بُنّی = بنت عظیم الدین (ڈیہہ) (۱) شبینہ خاتون (۲) مبینہ خاتون ● سعادت کریم کی اولاد:۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی ● وزارت کریم سے تین لڑکے دو لڑکیاں (پاکستان چلے گئے) ● طاہر کی اولاد:۔ رفیع الدین ● بنّی کی اولاد:۔ اطہر امام ● محمد امین الدین پینکار کی دوسری شادی محانی میں۔ ان سے اولاد:۔ (۱) انوار کریم = بنت عبد القدوس چرڈانواں ان کی اولاد (۱) سلطانہ (۲) فرزانہ (۳) نظر حیات ● آسیہ بنت امین الدین = محمد اعظم قیصپور) ان سے اولاد۔ (۱) نسیم احمد (۲) خورشید عالم (۳) جاوید (۴) پرویز

دلد عبد المجید کوریگہ ۔ سعیدہ خاتون = محمد مسلم (کوریگہ) ۔ محمد مسلم کی اولاد :۔ (۱)
ساجد الرحمٰن (۲) رشید خاتون (۳) کنیز فاطمہ (۴) بشریٰ خاتون (۵) عائشہ خاتون (۲)
محمد ظریف = چرٹ دانواں ۔ دوسری شادی میر غیاث چک ۔ دوسرے محل سے اولاد ۔
محمد مسلم = سعیدہ خاتون = محمد حبیب ۔ محمد رقیب = بنت محمد سمیع (احمد میر غیاث چک
سروری خاتون = محمد رضا کوری بیگہ ۔ (۳) عبد الرؤف = قمیصپور (لاولد) ۴ محبیب الرحمٰن
= چرٹ دانواں (صاحب اولاد ۔ پاکستان میں) ۵ جالو = مولوی منظور (چرٹ دانواں)

شہبازپور (سواس پور) ۔ کوری بگہ سے اترایک قدیم گاؤں آباد ہے
جس کا نام شہبازپور ہے ۔ عوام اسکو سواس پور کہتے ہیں ۔ یہاں گوالے اور کوئری
آباد ہیں ۔ پاسیان اور موسہر بھی ہیں ۔ کھیتی باڑی، مویشی پالنا، ان کا محبوب
مشغلہ ہے ۔ یہ بود تعلیم کی طرف بڑھ رہی ہے ۔ گاؤں ترقی پذیر ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ
جس وقت بزرگان دین اسلامی تبلیغ کی غرض سے اس طرف وارد ہوئے
تھے تو کوئی بزرگ حضرت شہباز بھی یہاں آئے تھے ۔ ان ہی کے نام پر یہ گاؤں موسوم ہوا

موضع دیاؤ

اُدگانواں سے اُترا اور کوریگہ سے دکھن یہ گاؤں آباد ہے ۔ ابھی جو پختہ
سڑک وارث علی گنج اسٹیشن سے "سارے" ہوتے ہوئے بہار شریف جاتی ہے
وہ اس بستی سے ہوتے ہوئے گذرتی ہے ۔ یہ سڑک بارہ گنواں کی شہ رگ کی حیثیت
رکھتی ہے، کیونکہ اس کے دونوں جانب اُگانواں، دیاؤ، سنکرانواں، چکدین، قمیصپور
کونند، رضاپور، مہونی، میر غیاث چک، جانا، استھانواں اور اسی سے کچھ فاصلہ پر دیسنہ

چند چھوٹی موٹی دکانیں قائم ہیں جو بازار کا رنگ پیش کرتی ہیں ۔ ضرورت کی ساری چیزیں دستیاب ہیں ۔ بستی میں اکثر عمارتیں اینٹ کی پختہ بنی ہوئی ہیں ۔ چاروں طرف باغات بھی ہیں ۔ الکٹرک ۔ لائن کے باعث کوٹنے پیسنے کی مشین بیٹھ گئی ہیں ۔

گاؤں کے لوگوں کا سلسلہ وار شجرہ نہیں مل سکا ۔ بڑے بوڑھوں کے ذریعہ جو پتہ چل سکا وہ لکھ رہا ہوں ۔ کچھ دنوں کے بعد ان باتوں کا بتانے والا بھی نہیں ملے گا واضح ہو کہ اس گاؤں میں ڈسٹرک بورڈ کی ایک ڈسپنسری ہے ۔ ڈاکٹر برندر پرشاد M.B.B.S اندنوں اس کے انچارج ہیں ۔ میاں پوکھر ایک بہت بڑا آہر ہے جو ڈانگرا آہر کے نام سے مشہور ہے ۔ کاشت کی سینچائی اسی کے پانی سے ہوتی ہے ۔

(پہلا خاندان) ۱ ۔ عنایت کریم = جانا (بستی کے سب سے پرانے باشندے) ان کی اولاد ۔ (۱) محمد عظیم الدین = بنت لیاقت حسین (اگانواں) (۲) محمد امین الدین پینکار = (۱) بنت محمد یٰسین (دیاد) اولاد ۔ فخر الدین = بہار شریف ● محمد عظیم الدین کی اولاد ۔ (۱) حفاظت کریم = رحیمہ خاتون بنت ابوالخیر محمد صدیق (دیادہ) (۲) رضا کریم = بنت محمد عقیل ● حفاظت کریم کی اولاد ۔ (۱) سعادت کریم = بنت بدرالدین (کوریگہ) (۲) طاہرہ = اورنگ آباد (۷) بُنّی = بنت عظیم الدین (ڈیہہ) (۱) شبینہ خاتون (۲) مبینہ خاتون ● سعادت کریم کی اولاد :۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی ● وزارت کریم سے تین لڑکے دو لڑکیاں (پاکستان چلے گئے) ● طاہر کی اولاد :۔ رفیع الدین ● بنّی کی اولاد :۔ اطہر امام ● محمد امین الدین پینکار کی دوسری شادی معافی میں ۔ ان سے اولاد :۔ (۱) انوار کریم = بنت عبدالقدوس چرڈانواں ان کی اولاد (۱) سلطانہ (۲) فرزانہ (۳) نظر حیات ● آسیہ بنت امین الدین = محمد اعظم قیصبور) ان سے اولاد ۔ (۱) شمیم احمد (۲) خورشید عالم (۳) جاوید (۴) پرویز

واقع ہے۔ موضع ویاؤ ایک قدیم بستی ہے، بزرگان دین کی کوششوں سے، دیگر بستیوں کی طرح یہ بستی بھی مشرف بہ اسلام ہوئی ہے۔ روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ شمالی ہندوستان سے بزرگوں کی ایک جماعت یہاں آئی تھی۔ ان میں چار دین کے پروانے شمع اسلام پر نثار ہوگئے۔ ان کے نام معلوم نہیں ہیں، مگر ان چار شہدا کے مزارات ہنوز موجود ہیں اور شیخ حضرت "چار یار" کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ درگاہ مرجع خاص و عام ہے ان کے علاوہ ایک اور باکمال بزرگ شیخ شاہ کمال رح کا بھی مزار ہے۔ حضرت شاہ فخر اللہ رح مغربی ہند سے یہاں وارد ہوئے تھے۔ اور خدمت اسلام کرتے ہوئے یہیں پیوند خاک ہوئے۔ یہ تکیہ پر والے بزرگ کہلاتے ہیں۔ ۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد میر سکندر علی یہاں پناہ گزیں ہوئے تھے ان ہی کی اولاد کمال حسن اور جمال حسن (دونوں بیرسٹر) دونوں بھائی، اور ہم زلف تھے۔ ان کی شادی بیوراکے سر علی امام کی لڑکیوں سے ہوئی تھی۔ جمال بیرسٹر بقید حیات ہیں اور ان کے نام پر پٹنہ میں ایک شاہ جمال روڈ کے نام سے موسوم ہے۔

جمال صاحب کی اولاد (۱) شمسہ = شادی نصرالہدیٰ ولد نجم الہدیٰ بختیارپور سے ہوئی (۲) قمریہ = قمر رضوی ولد شعیب رضوی (امرتھ) سے ہوئی۔ قمر رضوی ریٹائرڈ آئی، جی، اور شعیب رضوی ایس، پی تھے۔

جمال صاحب کے خاندان کا مکان اور جائداد موضع ویاؤ میں موجود ہے جو "کمرہ پر" کے نام سے مشہور ہے۔ گاؤں کی پوری آبادی دو ہزار پانسو کے لگ، بھگ ہے جن میں ۱۸۰۰ ووٹر ہیں۔ ایک مسجد، دو مندر، ایک غیر سرکاری مکتب، سنار ۴ گھر، دھوبی ایک گھر، تیلی چار گھر، بڑھئی ۴ گھر، حجام ۶ گھر، کمہار دس گھر، گوالا ۵ گھر، پاسبان ۱ گھر اور بنیا ماہوری ہیں مہابیر ساؤ اور کاروساؤ کی اولاد بڑے پیمانے پر کاروبار کرتے ہیں۔ ان کے سامنے کی گلی میں

چند چھوٹی موٹی دکانیں قائم ہیں جو بازار کا رنگ پیش کرتی ہیں۔ ضرورت کی ساری چیزیں دستیاب ہیں۔ بستی میں اکثر عمارتیں اینٹ کی پختہ بنی ہوئی ہیں۔ چاروں طرف باغات بھی ہیں، الکٹرک۔ لائن کے باعث کوٹنے پیسنے کی مشین بیٹھ گئی ہیں۔

گاؤں کے لوگوں کا سلسلہ وار شجرہ نہیں مل سکا۔ بڑے بوڑھوں کے ذریعہ جو پتہ چل سکا وہ لکھ رہا ہوں۔ کچھ دنوں کے بعد ان باتوں کا بتانے والا بھی نہیں ملے گا واضح ہو کہ اس گاؤں میں ڈسٹرک بورڈ کی ایک ڈیسپنسری ہے۔ ڈاکٹر برندر پرشاد M.B.B.S ان دنوں اس کے انچارج ہیں۔ میاں پوکھر ایک بہت بڑا آہر ہے جو ڈنگرا آہر کے نام سے مشہور ہے۔ کاشت کی سینچائی اسی کے پانی سے ہوتی ہے۔

(پہلا خاندان):۔ عنایت کریم = جانا (بستی کے سب سے پرانے باشندے) ان کی اولاد۔ (۱) محمد عظیم الدین = بنت لیاقت حسین (اُگانواں) (۲) محمد امین الدین پینکار = (۱) بنت محمد یٰسین (دیاؤ) اولاد۔ فخر الدین = بہار شریف ● محمد عظیم الدین کی اولاد۔ (۱) حفاظت کریم = رحیمہ خاتون بنت ابوالخیر محمد صدیق (دیاوں) (۲) رضا کریم = بنت محمد عقیل ● حفاظت کریم کی اولاد۔ (۱) سعادت کریم = بنت بدر الدین (کوریگہ) (۶) طاہرہ = اورنگ آباد (۷) بُنّی = ~~بنت~~ (بنو) عظیم الدین (ڈیہہ) (۱) شبینہ خاتون (۲) مبینہ خاتون ● سعادت کریم کی اولاد:۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی ● وزارت کریم سے تین لڑکے دو لڑکیاں (پاکستان چلے گئے) ● طاہر کی اولاد:۔ رفیع الدین ● بنّی کی اولاد:۔ اطہر امام ● محمد امین الدین پینکار کی دوسری شادی معانی میں۔ ان سے اولاد:۔ (۱) انوار کریم = بنت عبد القدوس چرڈانواں ان کی اولاد (۱) سلطانہ (۲) فرزانہ (۳) نظر حیات ● ۲ آسیہ بنت امین الدین = محمد اعظم (تیپسور) ان سے اولاد۔ (۱) نسیم احمد (۲) خورشید عالم (۳) جاوید (۴) پرویز

(۵) زوجی ۳ صافیہ خاتون بنت محمد امین الدین = محمد فضل الرحمٰن ولد حکیم محمد ضمیر شاداب (ڈیہہ) ان کی اولاد :- (۱) صادقہ (۲) فیوض الرحمٰن (۳) عارفہ (۴) عتیق الرحمٰن (۵) یاسمین (۶) تنویر جہاں •

(دوسرا خاندان)۔ (۱) ابوالخیر محمد صدیق (مہنوی) = فریقین (دیاڈ) (۲) محمد رفیق (ہرگانواں) میں شادی ہوئی وہیں بس گئے۔ ابوالخیر محمد صدیق کی اولاد۔ (۱) لڑکی = خواجہ عبدالغنی (رئیس التجار کلکتہ) جن کا مکان جوڑاسانکو تھانہ کے متابل "خواجہ بلڈنگ،" کے نام سے قائم ہے۔ ان کے ورثاء اس میں مقیم ہیں (۲) دوسری لڑکی کی شادی مویتھاری (۳) تیسری رحیمہ خاتون کی حفاظت کریم دیاڈ سے شادی ہوئی (۴) خواجہ محمد یونس = ننھی بی بی ہمشیرہ خواجہ عبدالغنی کلکتہ (۵) خواجہ محمد یوسف = چیچری بہن سے (ہرگانواں) ۶ کبریٰ = محمود عالم (مہوتی) ان سے اولاد :- صافیہ خاتون (بھیکہ)

(تیسرا خاندان)۔ نور علی = شکرانواں :- ان کی اولاد - (۱) حکیم نعیم الدین = بنت عبدالعزیز مختار (ڈیہہ) ان سے اولاد - ایک لڑکی اصغری = ابونصر ستولی (قیصپور) • حکیم نعیم کی دوسری شادی اگانواں میں ان سے اولاد - (۱) شہاب الدین = بنت جرمن شمشو (چائے کمپنی) قیصپور (۲) صلاح الدین = بنت عبدالقیوم عطار بلمجی (۳) حسام الدین = بنت جرمن شمو (قیصپور)

(چوتھا خاندان)۔ ظہور الحق (شکرانواں) = حکیمن بھدور (امیر حیدر کی خلیری بہن) اولاد :- (۱) نثار احمد پیشکار = بنت محی الدین (دیاڈ)

نثار احمد پیشکار (گیا) = بنت محی الدین

↓

(۱) افتخار احمد (۲) چھوٹن (۳) ماسو = عبدالسلام انجنیئر (قیصپور) (۴) لڑکی = ولی حیدر (۵) (دیاڈ)

(۵) لڑکی = سرمد ولد بدرالدین (کوریگہ) (سب لڑکے پاکستان چلے گئے)

عبدالوحید = بھدرر

(۱) امیر حیدر (انجنیئر ڈسٹرکٹ بورڈ گیا) = انیس فاطمہ (کوریگہ) (۲) ضمیر حیدر (اوریسر) = اُگانواں، معافی، بوری (۳) فاطمہ = والدہ عبداللہ (قمیصپور) (۴) والدۂ نثار بیٹکار (دیاوٗ) (۵) لڑکی = قیصپور۔

امیر حیدر انجنیئر کی اولاد — (۱) ڈاکٹر غنی حیدر = بنت عبداللہ (نکرانوں) (۲) غلام حیدر = جیبہ خاتون بنت یٰسین مختار (قاضی چک) (۳) آمنہ = غلام نظام الدین (دیاوٗ) (۴) رقیہ = منظر حسن (دیاوٗ) (۵) زبیدہ = پٹنہ میں (۶) مریم = محمد افضال ولد عبدالقادر مسن دارد غہ (جنگل چک) ●

غلام حیدر کی اولاد :- (۱) سہیلہ = ابن محفوظ وکیل (جیوٹھلی) ۲ شکیلہ = سمیع احمد ولد احمد رضا (اُگانواں) (۳) ناز حیدری (۴) نشاط حیدری (۵) ریشمہ۔

ضمیر حیدر اوریسر = محل ثانی معافی

(۱) ولی حیدر = بنت نثار بیٹکار (دیاوٗ) (۲) حلیمہ = علی ظفر بی، اے ولد منشی براتی (بوری) (۳) جیبہ = فخرالدین (ہنسوری)

منشی کریم = نکرانواں :- اولاد — (۱) بشیرالدین = رمضان پور (اولاد صالحہ) (۲) فریدالدین (رئیس دیاوٗ) = بنت حافظ بھگو (مہوتی) (۳) ضمیرالدین = حکیم وحیدالحق بھدرر (لاولد) :- (۴) شمس الہدیٰ = لعلپورہ (اولاد - (۱)) بدرالدجیٰ = لکھنؤ بگہ۔ (۲) سراج الہدیٰ (۳) لڑکا (پاکستان) ● بدرالدجیٰ کی اولاد — رافع الہدیٰ، شافع الہدیٰ ایک اور لڑکا اور دو لڑکیاں ● منشی کریم کی دو اور لڑکیاں ● فریدالدین ولد منشی

(۵) لڑکی = سرمد ولد بدرالدین (کوریگہ) (سب لڑکے پاکستان چلے گئے۔)

عبدالوحید = بھدرر

↓

(۱) امیر حیدر (انجنیئر ڈسٹرکٹ بورڈ گیا) = انیس فاطمہ (کوریگہ) (۲) ضمیر حیدر (اورسیر) = اُگانواں، معافی، بوری (۳) فاطمہ = والدہ عبداللہ (قیصپور) (۴) والدۂ نثار بیٹکار (دیاؤ) (۵) لڑکی = قیصپور۔

امیر حیدر انجنیئر کی اولاد — (۱) ڈاکٹر غنی حیدر = بنت عبداللہ (نگراواں) (۲) غلام حیدر = حبیبہ خاتون بنت یٰسین مختار (قاضی چک) (۳) آمنہ = غلام نظام الدین (دیاؤ) (۴) رقیہ = منظر حسن (دیاؤ) (۵) زبیدہ = پٹنہ میں (۶) مریم = محمد افضال ولد عبدالقدوس داروغہ (جنگل چک) ●

غلام حیدر کی اولاد :- (۱) سہیلہ = ابن محفوظ وکیل (جیوٹھلی) ۲ شکیلہ = سمیع احمد ولد احمد رضا (اُگانواں) (۳) ناز حیدری (۴) نشاط حیدری (۵) ریشمہ۔

ضمیر حیدر اورسیر = محل ثانی معافی

↓

(۱) ولی حیدر = بنت نثار بیٹکار (دیاؤ) (۲) حلیمہ = علی ظفر بی، اے ولد منشی براتی (بوری) (۳) حبیبہ = فخرالدین (ہنسوری)

منشی کریم = نگراواں :- اولاد — (۱) بشیرالدین = رمضان پور (اولاد صالحہ) (۲) فریدالدین (رئیس دیاؤ) = بنت حافظ بھگو (مہوتی) (۳) ضمیرالدین = حکیم وحیدالحق بھدرر (لاولد) :- (۴) شمس الہدیٰ = لعلپورہ (اولاد -(۱) بدرالدجیٰ = لکھنؤ بگہ۔ (۲) سراج الہدیٰ (۳) لڑکا (پاکستان) ● بدرالدجیٰ کی اولاد — رافع الہدیٰ، شافع الہدیٰ ایک اور لڑکا اور دو لڑکیاں ● منشی کریم کی دو اور لڑکیاں ● فریدالدین ولد منشی

(۵) لڑکی = سرمد ولد بدرالدین (کوریبگہ) (سب لڑکے پاکستان چلے گئے۔)

عبدالوحید = پھدور

↓

(۱) امیر حیدر (انجنیئر ڈسٹرکٹ بورڈ گیا) = انیس فاطمہ (کوریبگہ) (۲) ضمیر حیدر (اوریسر) = اُگانواں، معافی، بوری (۳) فاطمہ = والدہ عبداللہ (قیصپور) (۴) والدۂ نثار بینکار (دیاؤ) (۵) لڑکی = قیصپور۔

امیر حیدر انجنیئر کی اولاد۔ (۱) ڈاکٹر غنی حیدر = بنت عبداللہ (نکرانوں) (۲) غلام حیدر = جیبہ خاتون بنت یٰسین مختار (قاضی چک) (۳) آمنہ = غلام نظام الدین (دیاؤ) (۴) رقیہ = منظر حسن (دیاؤ) (۵) زبیدہ = پٹنہ میں (۶) مریم = محمد افضال ولد عبدالقدوس داروغہ (جنگل چک) ●

غلام حیدر کی اولاد:۔ (۱) سہیلہ = ابن محفوظ وکیل (جیوٹھلی) ۲ شکیلہ = سمیع احمد ولد احمد رضا (اُگانواں) (۳) ناز حیدری (۴) نشاط حیدری (۵) ریشمہ۔

ضمیر حیدر اوریسر = محل ثانی معافی

↓

(۱) ولی حیدر = بنت نثار بینکار (دیاؤ) (۲) حلیمہ = علی ظفر بی، اے ولد منشی براتی (بوری) (۳) جیبہ = فخرالدین (ہنوری)

منشی کریم = نکرانواں :۔ اولاد۔ (۱) بشیرالدین = رمضان پور (اولاد صالحہ) (۲) فریدالدین (رئیس دیاؤ) = بنت حافظ بھگو (مہوتی) (۳) ضمیرالدین = حکیم وحیدالحق پھدور (لاولد) :۔ (۴) شمس الہدیٰ = لعلپورہ (اولاد۔ (۱) بدرالدجیٰ = لکھنؤ بگہ۔ (۲) سراج الہدیٰ (۳) لڑکا (پاکستان) ● بدرالدجیٰ کی اولاد۔ رافع الہدیٰ، شافع الہدیٰ ایک اور لڑکا اور دو لڑکیاں ● منشی کریم کی دو اور لڑکیاں ● فریدالدین ولد منشی

ولد منشی کریم کی اولاد :۔ کمال احسن = قیصور (اولاد بنّی) (۲) خیر النساء = پیا محمد (جلنا) مولوی محبوب صاحب (نانہال دیاد، شادی اگانواں) ان کی اولاد (۱) عبدالرحیم = بہورہ (بھاگلپور لاولد) (۲) محمد ذکی الدین = دیادٓ (اولاد۔ دو بیٹی ایک بیٹا) (۳) ماسٹر جلیل (چمڑا کے بڑے تاجر، کلکتہ) = گورٹھیاری (۴) عبد الباری = معافی (اولاد۔ چار لڑکے دو لڑکیاں) ● عبداللطیف = اگانواں (اہرہ والے) انکی اولاد :۔ محی الدین = ڈیہہ (اولاد۔ دو لڑکیاں ایک۔ لڑکا) (۲) محمد عثمان = بھٹہ (اولاد۔ ایک لڑکا ایک لڑکی) (۳) حبیب الرحمان = دیادٓ (اولاد۔ ایک لڑکا)

● محمد علیی سیاں کے دو لڑکے (۱) محمد کلیم الدین (۲) محمد خلیل الدین

محمد کلیم الدین = میرن ہمشیرہ مقبول (کوریگہ)

(۱) محمد ایوب (انجنیئر موتی پور شوگر فیکٹری) = بنت عبدالمتین D.S.P (بلجھی۔ خالو) (۲) وقار احمد = ہمشیرہ احمد رضاپوری) (۳) ظفر عالم = کنیز خاتون (کاجو) دیادٓ (۴) وجیہہ الدین = بہار شریعت، (۵) حسبو = محمد عظیم (کوتند) (۶) سکینہ = محمد یوسف ولد عبدالوحید (مہوئی) (۷) حسینہ = گھسو (کوتند)

شیخ گہر علی کے محل اولیٰ سے :۔ (۱) عنایت علی (۲) ارشد علی ● عنایت علی کی اولاد ۔ توحید، رفیع الدین، اسحٰق، ظہور الحق ● شیخ گہر علی کے محل ثانی سے :۔ شاہ ولایت حسین = معافی (ان سے ایک لڑکی)، دوسری شادی سنکرانواں۔ ان سے اولاد :۔ (۱) امیر حسن (۲) ابوالحسن

امیر حسن = حسیبہ خاتون = بنت رفیع الدین (چردانواں)

(۱) منظر جمیل = بنت مولوی حفیظ (گوٹھا، بازید پور) (۲) اظہر جمیل = بنت محمد فاروق (دیادٓ)

(٣) سنجیدہ خاتون = ابن حفیظ (بازید پور)۔

منظر جمیل کی اولاد:۔ (١) شکیل کامران (٢) نکہت جہاں ● اظہر جمیل کی اولاد۔
(١) شاہد نگار (یاسین) (٢) تبسم نگار ● سنجیدہ خاتون سے :۔ تین لڑکیاں ایک لڑکا۔

ابوالحسن = رضیہ بنت ظہور الحق شکرانوی (دیاوٗ)

(١) حشمت جمیل (٢) شوکت جمیل (٣) عشرت جمیل (٤) مدت جمیل (٥) عظمت جمیل (٦)
(٦) سرور جمیل (٧) صفدر جمیل (٨) افسر جمیل (٩) بانو خاتون (١٠) نازو خاتون ●

ظہور الحق ولد شیخ عنایت علی کی اولاد (١) حفیظ الدین (٢) ظفر الدین (٣) صغیر الدین
(٤) نعیم الدین (٥) معین الدین در بھنگہ والے (٦) عائشہ ● مولوی علیجان (عبدالحفیظ
مہونی کے نانا) ان کی اولاد:۔ (١) زین العابدین (٢) محمد ہاشم (٣) محمد خلیل
(٤) معین العابدین (٥) عبدالقیوم (٦) والدہ عبدالحفیظ ولد محمد صدیق (مہونی) ●
شیخ ارشد علی کی اولاد۔ (١) اشارت حسین = ہمشیرہ مولوی عبدالعزیز ولد شفاعت
حسین مہونی۔ ان کی اولاد:۔ (١) ولی احمد (٢) عبدالعزیز (٣) مظاہر الحق (٤)
عبدالباری (٥) محمد فاروق (٦) منظور الحسن (محمد فاروق ٹاٹا میں جاکر بس گئے
منظور الحسن ایک ہونہار صالح جوان، بی، اے کے اسٹوڈنٹ تھے۔ کالرا کے مرض
میں اچانک کلکتہ میں انتقال ہوا)

مہابیر لال کا خاندان :۔ (١) بشیشر لال (٢) گلاب لال (٣) گوپی لال ●
بشیشر لال سے :۔ متھرا لال، مانک چند لال، گلاب لال سے بھنیسر ● گوپی لال سے
رتن لال، ان کے لڑکے دجے لال ●

کارو لال کا خاندان (مہابیر کا بھائی) :۔ (١) لکھن لال (٢) ٹھاکر لال (٣) بھولا لال

• لکھن لال سے بجرنگی لال، ٹھاکر لال کے تین بیٹے • بھولالال کے دو بیٹے •

سوم مہتو (چار بھائی۔ گنگا مہتو، داسو، ایک اور) • سوم مہتو کے لڑکے سداسی مہتو۔ سداسی مہتو کی اولاد :۔ (۱) بدنرائن (لالہ مہتو) ۲ دوارکا مہتو (۳) جگدیش مہتو • لالہ مہتو کی اولاد :۔ (۱) رگھوردیا (مکھیا) (۲) لچھمی نرائن (۳) کرشن نندن (۴) برندر • دوارکا مہتو کی اولاد :۔ (۱) نریش (۲) دجے • جگدیش مہتو کے دو لڑکے۔ سوم داس کی اولاد۔ (۱) باس دیونرائن (ان کے لڑکے یاددس وکیل) (۲) رام جی (ان کے لڑکے سچدانند) • داسو داس کی اولاد۔ تاکشن داس (سوم داس کے بھتیجہ) تاکشن داس کے لڑکے رگھونانند ایم۔اے • دوارکا پانڈے ولد ہری پانڈے کی اولاد۔ (۱) منی پانڈے (۲) بالشبر پانڈے (۳) ایک اور۔

ٹھاکر (حجام)۔ داہو ٹھاکر، اس کا لڑکا لیکھا ٹھاکر، اس کا لڑکا جیسو ٹھاکر • جیسو ٹھاکر کی اولاد :۔ (۱) سیب چرن ٹھاکر (اولاد ڈومن) (۲) بسیسر ٹھاکر (۳) سرجگ ٹھاکر (اولاد۔ چار لڑکے (ایک لڑکی) •

بسیسر ٹھاکر کی اولاد :۔ (۱) کپیل ٹھاکر = منڈاس (۲) سہرائی ٹھاکر (بادی) (۳) کرشن ٹھاکر (۴) شانتی دیوی = کنتری سرائے۔ •

خواجہ لاہوری بگہ :۔ موضع دیاڈے سے اتر اور موضع ڈمراؤں سے دکھن خواجہ لاہوری بگہ واقع ہے جو عوام کی زبان پر بگڑ کر "کھجوری بگہ" ہو گیا ہے۔ یہاں ایک بہت بڑے بزرگ کی قبر ہے جو لاہور سے دین کی خدمت کے لئے اس علاقہ میں آئے تھے۔ اصل نام ان کا معلوم نہیں ہو سکا۔ اتنا معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ لاہوری کی اسی گاؤں میں درگاہ ہے۔ ان کے مریدین اور ماننے والے مختلف بستیوں میں ہیں، اقتصادی حالت خراب

ہو جانے کے باعث لوگ شہروں میں منتقل ہو گئے ہیں۔ تاہم کچھ لوگ ابھی بھی بستی سے لگاؤ رکھتے ہیں۔

موضع اُوگانواں

دیاؤ سے دکھن پورب، تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر پختہ سڑک کے کنارے اوگانواں موضع واقع ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگلے زمانہ میں چھ چھوٹے گاؤں۔ اکبرپور اوگانواں (۲) مقصودپور اگانواں (۳) فتح پور اوگانواں (۴) ہمیرپور اگانواں (۵) جبن پور اگانواں (۶) فیروزپور اوگانواں آس پاس آباد تھے۔ گاؤں کی آبادی رفتہ رفتہ اس قدر بڑھ گئی کہ ہر چھ گاؤں ایک دوسرے سے مل گئے۔ جیسے جیسے زمانہ گذرتا گیا ہر گاؤں کے مورث اعلیٰ جن کے نام سے وہ گاؤں موسوم تھے وہ بھی گذر گئے۔ گاؤں کے ساتھ ناموں کی تخصیص ہو گئی۔ "یہ گانواں" اور "وہ گانواں"، کا استعمال خارج ہو گیا صرف "اوگانواں" رہ گیا۔ اب اسی نام سے یہ گاؤں مشہور ہے۔ یہ گاؤں ہمیشہ سے علم و ہنر کا گہوارہ رہا ہے۔ اکبر بادشاہ کے زمانہ سے یہ بستی ابتک اپنی روایات برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اس مردم خیز خطہ نے ذی حیثیت افراد بھی پیدا کئے ہیں اور ذی لیاقت اشخاص بھی۔ ماضی بھی درخشاں ہے اور حال بھی۔ جوار کے لوگوں کے لئے اس کی عظمت و وقعت قابل رشک ہے۔

آبادی:۔ نو سو گھروں میں تقریباً پانچ ہزار نفوس آباد ہیں۔ ان میں ۲۵۶۲ ووٹر ہیں (۱۱۰۰ سو مسلم۔ ۱۴۶۲ ہندو) ہندو مسلم کی آبادی کا تناسب تقریباً نصف نصف ہے۔ ۱۵ فیصد پڑھے لکھے، دیگر کاشتکار، تجار، اہل حرفہ اور سرکاری عہدہ دار ہیں۔

مکتب :- اگلے زمانہ میں مولانا عبدالوہاب صاحب (عرف منٹ منٹ) مولانا عبدالصمد صاحب، مولانا امید علی صاحب، مولوی محمد گوہر صاحب اور مولوی نظیر الدین صاحب، عطار کے الگ الگ اپنے اپنے مکتب تھے۔ آبادی اتنی تھی کہ ہر مکتب آباد رہتا تھا۔ پرائمری اسکول ۱۹۱۸ء کے انسپکشن رپورٹ کے مطابق پرائمری سرکاری اسکول کا قیام ۱۹۱۲ء میں ہوا ہے۔ مولانا امید علی صاحب کی وقف کردہ زمین پر بستی کے تمام لوگوں نے ملکر اس کی تعمیر کی ہے۔ اس زمانہ کے انسپکٹر محمد مسعود خاں نے اپنے معائنہ کی رپورٹ مورخہ ۶ نومبر ۱۹۲۱ء میں اسکول کے انتظام انتظامیہ کمیٹی، پڑھائی، لڑکوں کی تعداد اور لوگوں کی سماجی خدمات کو نہایت شاندار الفاظ میں سراہا ہے۔ پہلے اسکول چھ کلاسوں پر مشتمل تھا، اب چوتھی جماعت تک ہے۔ فی الحال ۱۸۰ لڑکے اور لڑکیاں زیر تعلیم ہیں۔ محمد قربان صاحب ہیڈ ماسٹر ہیں۔ ڈاکٹر پانچ ہیں۔ مناظر عالم صاحب، جدونندن ٹھاکر صاحب، رام چندر لال صاحب جمیل اختر، سبحانی صاحب اور بسوا ناتھ پرشاد صاحب۔ دوکانیں سات ہیں۔ حکیم عظیم الدین صاحب، عبدالرحیم لکھنؤ بگہ صاحب، عبدالرزاق صاحب مستری، نعمان صاحب محمد اختر صاحب، محمد حبیب صاحب، محمد اظہر الحق صاحب اس پیشہ سے منسلک ہیں۔ عبدالرزاق مستری کی ذات قابل فخر اور باعث رشک ہے۔ آپ ہر حرفت پیشہ سے دلچسپی رکھتے ہیں، اور بستی میں ہر ایک کے کام آتے ہیں۔

مدرسہ فصیح العلوم :- دینی تعلیم کے لئے مولانا سید فصیح احمد صاحب کے نام پر ہے۔ مولانا مرحوم کا ننیہال اگانواں تھا۔ یہیں بس گئے تھے۔ دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد "قصبہ سیر دریخ ضلع ٹونک اور وہاں سے ۲۷ سال کے بعد جب واپس ہوئے تو استھانواں چلے گئے۔ ان کے ہونہار لائق فرزند پروفیسر ڈاکٹر ظفر اوگانوی ہیں۔ تفصیل "استھانواں" کی تاریخ میں ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں ایک پوسٹ آفس بھی ہے۔ بستی کی سماجی

مکتب :- اگلے زمانہ میں مولانا عبدالوہاب صاحب (عرف مٹھٹ) مولانا عبدالصمد صاحب، مولانا امید علی صاحب، مولوی محمد گوہر صاحب اور مولوی نظیر الدین صاحب، عطار کے الگ الگ اپنے اپنے مکتب تھے۔ آبادی اتنی تھی کہ ہر مکتب آباد رہتا تھا۔ پرائمری اسکول سنہ ۱۹۱۸ء کے انسپکشن رپورٹ کے مطابق پرائمری سرکاری اسکول کا قیام سنہ ۱۹۱۲ء میں ہوا ہے۔ مولانا امید علی صاحب کی وقف کردہ زمین پر بستی کے تمام لوگوں نے ملکر اس کی تعمیر کی ہے۔ اس زمانہ کے انسپکٹر محمد مسعود خاں نے اپنے معائنہ کی رپورٹ مورخہ ۷ر نومبر سنہ ۱۹۲۱ء میں اسکول کے انتظام انتظامیہ کمیٹی، پڑھائی، لڑکوں کی تعداد اور لوگوں کی سماجی خدمات کو نہایت شاندار الفاظ میں سراہا ہے۔ پہلے اسکول چھ کلاسوں پر مشتمل تھا، اب چوتھی جماعت تک ہے۔ فی الحال ۱۸۰ لڑکے اور لڑکیاں زیر تعلیم ہیں۔ محمد قربان صاحب ہیڈ ماسٹر ہیں۔ ڈاکٹر پانچ ہیں۔ مناظر عالم صاحب، جدونندن ٹھاکر صاحب، رام چندر لال صاحب جمیل اختر، سبحانی صاحب اور بسوا ناتھ پرشاد صاحب۔ دوکانیں سات ہیں۔ حکیم عظیم الدین صاحب، عبدالرحیم لکھنو بگہ صاحب، عبدالرزاق صاحب مستری، نعمان صاحب محمد اختر صاحب، محمد حبیب صاحب، محمد اظہر الحق صاحب اس پیشہ سے منسلک ہیں۔ عبدالرزاق مستری کی ذات قابل فخر اور باعث رشک ہے۔ آپ ہر حرفت پیشہ سے دلچسپی رکھتے ہیں، اور بستی میں ہر ایک کے کام آتے ہیں۔

مدرسہ فصیح العلوم :- دینی تعلیم کے لئے مولانا سید فصیح احمد صاحب کے نام پر ہے۔ مولانا مرحوم کا نانیہال اگانواں تھا۔ یہیں بس گئے تھے۔ دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد "قصبہ سیر دبخ ضلع ٹونک اور وہاں سے ۲۲ سال کے بعد جب واپس ہوئے تو استھانواں چلے گئے۔ ان کے ہونہار لائق فرزند پروفیسر ڈاکٹر ظفر اوگانوی ہیں۔ تفصیل "استھانواں" کی تاریخ میں ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں ایک پوسٹ آفس بھی ہے۔ بستی کی سماجی

اور اقتصادی زندگی کا اندازہ اس امر سے لگائیں کہ یہاں تیلی بنیا ۱۲ گھر، حلوائی ۴ گھر، حجام ۸ گھر، درزی ۵ گھر، مالی ۵ گھر، تبنولی ۴ گھر، دھوبی ۲ گھر، کہار ۵ گھر، پاسی ۳ گھر، کمہار ۲ گھر، بڑھئی ۸ گھر، لوہار ایک گھر، ٹھٹھیرا ۵ گھر، سنار ایک گھر، ڈوم ایک گھر، چمار ۴ گھر، پاسبان ۵۲ گھر۔ گوالا ۱۰ گھر، اس گاؤں میں فی الحال موجود ہیں۔ ۵ گھر کائستھ بھی ہیں سب مل کر یکجہتی کے ساتھ رہتے ہیں (دور حاضر میں قاضی سید محمد عثمان میسور کلکتہ اور مولانا سید مسعود عالم ندوی بستی کے نامور فرزندوں میں ہوئے ہیں) تاجر یا نوکر پیشہ جو شہروں میں رہتے ہیں۔ ان کی زمینیں مقامی لوگ بٹائی پر جوتتے ہیں۔ برس چھ مہینہ پر شہر سے لوگ گاؤں جاتے ہیں اور ہموطنوں سے تعلقات استوار رکھتے ہیں۔

مسجد:۔ اتر جانب ایک پختہ مسجد ہے پہلے یہ خام تھی پھر پختہ بنی صرف چھت تھی، گنبد بعد میں بنے۔ زمین حافظ سید احمدی صاحب کی دی ہوئی ہے۔ عبدالحیؒ صاحب، منیر احسن رجسٹرار کے دادا تھے۔ (بزرگان دین)۔ بستی کے بیچ میں میاں عظمت شاہ، پچھم میں ...... پورب میں (منیا پیر) ...... دکھن پچھم کی طرف بی بی فہمیدہ ۔ انجمن اصلاح المومنین ۱۹۲۱ء سے قائم ہے۔ بانیان:۔ ماسٹر حبیب الرحمٰن، مولوی محمد اسمعیل، منشی محمد اسماعیل، منشی محمد یعقوب، منشی عبدالرحیم گاؤں کے سماجی اور رفاہی کاموں میں انجمن لیتی رہتی ہے اور اللہ کے فضل سے نہایت کامیاب ہے۔

مولانا حکیم سید محمد عبدالشکورؒ

(از مولانا سید ضیاء الرحمٰن لکھنیا دی مونگیری)

بہار شریف اور اس کے مضافات قدیم زمانہ سے منبع علم و حکمت ہیں بودھ کی تعلیم گاہ اور گیان گاہ "نالندہ" کی یہی سرزمین ہے یہیں سے محب اللہ بہاری جیسے فلسفی و منطقی، مخدوم الملک بہاریؒ جیسے بزرگ، غلام یحیٰ صاحب جیسے مشاہیر علما

اور سید سلیمان ندوی و مناظر احسن گیلانی جیسے شمس و قمر اور مولانا عبدالشکور صاحب جیسے
مفسر و محدث معرض وجود میں آئے۔

آپ کا آبائی وطن اگانواں، ابتدائی تعلیم مختلف اساتذہ سے اختتام علامہ احمد حسن کانپوری
اور مولانا لطف اللہ علی گڈھی سے ہوا۔ مولانا موصوف کے پہلے محل سے مولانا مسعود
عالم ندوی، دوسری شادی سے جو مولانا شاہ وصی احمد عرف شاہ براتی سجادہ نشین
خانقاہ مخدوم بہاری کے اصرار پر شاہ تاج الدین کی بھانجی سے تاجپور رستی پور میں ہوئی
مولانا لطف اللہ صاحب ہوئے جو بقید حیات ہیں۔ مولانا شکور صاحب کا مزاج
نہایت شاہانہ وزاہدانہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ کسی ایک مدرسہ و ادارے میں
مستقلاً قیام پذیر نہ ہوسکے۔ لکھنو، کانپور، مولانگر اسٹیٹ، مدرسہ عالیہ کلکتہ کے
درمیان مولانا کی علمی زندگی گردش کرتی رہی۔ آخر میں مدرسہ اسلامیہ جبتیں بہار شریف
سے منسلک ہوگئے۔ تنخواہ صرف پچاس روپیہ تھی، مگر سپرنٹنڈنٹ اسلامک اسٹڈیز
مولانا مبارک کریم اور حکیم یوسف خاں صاحب کے اصرار پر خدمت، قبول کر لی۔ راقم کی
ایما پر آپ کے شاگرد رشید مولانا محمد سہیل خلف الحاج عبدالغفور تاجر بیڑی بہار شریف
پچاس روپیہ ماہانہ پوشیدہ طور پر مولانا موصوف کو دیا کرتے۔ خدمت کا یہ
سلسلہ تادم تحریر معرض خفا میں رہا۔ اس خاندان کی یہ ہمیشہ عادت خیر جاری ہے۔ جناب
الحاج محمد جمیل صاحب آپ کے چھوٹے صاحبزادے بھی حاتم دوراں ہیں
اور اپنے پدر بزرگوار کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔

عہدۂ صدارت درس وتدریس پر فائز رہتے ہوئے مولانا ۶۸، ۱۳۶۷ھ میں
عالم بقا کے راہی ہوئے۔ محلہ میرداد بہار شریف میں آسودہ خاک ہیں۔ حافظ شرف الدین
صاحب کی تولیت کے زمانہ میں ۱۳۶۶ھ کے جن فارغ التحصیل طلبا کے سر پر مولانا
عبدالشکور صاحب نے دستار فضیلت باندھی اور دورۂ حدیث کے مروجہ ہزار سالہ

(نوبت بہ نوبت) غیر منقطع سلسلہ کی سند عطا کی ان میں مولانا سید شاہ ضیاء الرحمٰن خلف مولانا سید شاہ لقمان صاحب لکھمنیا دی، مولانا محمد ظفر الحسن صاحب انصاری ہیڈ مولوی مومن ہائی اسکول کلکتہ، مولانا ابوبکر صاحب انصاری سوہ سرائے بہار شریف وغیرہ ہیں۔

مولانا مسعود عالم ندوی :-

- مولانا مسعود عالم ندوی ولد مولانا عبدالشکور صاحب کی ذات بابرکات اس جوار کے لئے قابل رشک و فخر ہے۔ مولانا عبدالشکور صاحب سے تلمذ حاصل کئے ہوئے متعدد علماء شہر علم و ادب پر بدر منیر بن کر چمکے۔ مسعود عالم ندوی بھی عالمگیر شہرت کے حامل تھے کئی مفید کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کے متعلق "صنم" بہار نمبر ۱۹۶۰ء میں نہایت ہی مفید اور قابل قدر مضمون شائع ہوا تھا۔ رسالہ چراغ راہ، پاکستان نے ان کی وفات پر "مولانا مسعود عالم ندوی نمبر" شائع کیا تھا۔ یہ رسالہ فضل حق مرحوم کی ذاتی لائبریری میں محفوظ ہے۔

سید حسن عرف حافظ حسنی اور حافظ سید حسن عرف احمد، دونوں چچیرے بھائی تھے، ان کی اولاد، اگانواں میں سب سے قدیم ہے۔ حافظ حسنی کی چار بہنیں تھیں (۱) وحیدالنسار (۲) ان کی بہن = بلپی میں (۳) امراؤ بیگم = پٹنہ (۴) جھوزہ دائی۔ (راوی امین الحق)

حافظ سید احمدی کی نسل

↓

(۱) حکیم ایوب (شہر طبیب تاتارپور، بھاگلپور) = دیوکلی (۲) سید ادریس = پھلٹہ (لاولد) (۳) محمد محسن = سنائی مرڈوا (جموئی) (۴) حسنی = اسلامپور پٹنہ (۵) بشری خاتون = منشی کریم الحق (اگانواں) (۶) طوبی = اوڑہ (۷) حلیمہ = اوڑہ (۸) اکبری = وصی احمد بچینہ (۹) لڑکی = محمد اسمعیل (علی نگر) (۱۰) صغریٰ = آرہ۔

حکیم ایوب = دیوکلی :- اولاد :- (۱) محمد عمر (۲) محمد ابوبکر (۳) ابونصر —

• محمد محسن = جموئی، اولاد:۔ (۱) محمد مسلم (کاٹھ پل نوادہ) ان سے دو لڑکے (۲) لڑکی = شیر پور (بہار) • بشریٰ خاتون = منشی کریم الحق کی اولاد۔ (۱) مبین الحق = بنت داروغہ محمد یوسف (نونواں) (۲) امین الحق (رادی) = بنت حکیم محمد مجیب الدین گجرانواں (نوادہ)
(S.D.O Rangpur)
ان کی اولاد۔ (۱) محمد واعظ الحق = بنت غلام رسول (کھرانٹ) (۲) ریاض الحق (۳) حافظ نیاز الحق • مبین الحق کی اولاد:۔ (۱) انور علی (۲) عشرت بانو (۳) اور بھی اولاد ہے۔

<u>حافظ سید حسن عرف حافظ حسنی کی تین شادیاں ہوئیں</u>

محل اولیٰ سے

(۱) آل حسن = خسر د پور نوادہ، ان سے اولاد۔ (۱) ذکیہ خاتون = صغیر احمد (ڈمرانواں) (۲) سعیدہ خاتون = (فضل حسین (کرائے پرسرائے) ان سے ۸ لڑکے ۴ لڑکیاں • ذکیہ خاتون کی اولاد:۔ (۱) عابد (۲) زاہد (۳) تین اور لڑکیاں۔ •
(P.A. To Commissioner)
(۲) منظور حسن (کمرہ) = جیو ٹلی شریف۔ اولاد:۔ (۱) منتظر حسن = بنت انوار پٹنہ
(S.T. Commissioner)
(۲) منظور الحسن = علاقہ جہان آباد (۳) ڈاکٹر اشرف = بنت ڈاکٹر امتیاز (کوری بگہ) (انجینیر کراچی) (۴) مناظر الحسن (۵) عشرو = مرتضیٰ وارثی ابن صدیق مختار (استھانواں) (۶) جاسیہ خاتون = کھرانٹ (گوسٹا)، • حافظ حسنی کی اولاد محل ثانی استھانواں سے (۱) محمد قاسم = علاقہ پٹنہ • حافظ حسنی کے محل ثالث سے <u>شاہ محبوب</u>۔ شاہ محبوب کی اولاد (۱) سرمد علی (سربلی) (۲) پیر بخش (۳) محمد یعقوب = نوانواں۔ شاہ محمود اپنے وقت کے جید عالم اور بزرگ تھے۔ ان کے مزار پر کتبہ لگا ہوا ہے۔ ان کی اولاد (۱) سرمد علی (سرمد علی) (۲) پیر بخش (۳) محمد یعقوب ہاشمی • پیر بخش سے محمد نعیم = استھانواں جن سے تین بچیاں ہیں۔ • محمد یعقوب ہاشمی کی اولاد:۔ (۱) ڈاکٹر نہال حسن ہاشمی (۲) نثار حسن ہاشمی۔ •

ڈاکٹر نہال حسن ہاشمی = عصمت جہاں آرا بنت سید شبیر احمد (چواڑہ)
شعبہ اردو، مولانا آزاد کالج کلکتہ

(۱) اقبال جاوید (۲) حنا جاوید (۳) دیبا ہاشمی (۴) آصف جاوید (۵) جمشید جاوید (۶) ادیب جاوید (۷) ریما جاوید (۸) نشا جاوید •

نثار حسن ہاشمی = بنت مولوی عبدالغفار (اگانواں)

(۱) طارق ہاشمی (۲) شارق ہاشمی (۳) سیمینہ (۴) شبینہ

محمد پناہ صاحب:- خواجہ لاہوری بگہ سے آکر اگانواں میں بس گئے۔ ان کے پسر ناصر علی اور ان کے بعد پشت بہ پشت ریاض علی، لیاقت حسین اور محمد بشیر الحق عالم وجود میں آئے۔ بشیر الحق صاحب مسلسل چالیس سال تک بستی کے سرپنچ رہے ان کا شجرہ ملاحظہ ہو۔

محمد بشیر الحق

(۱) منیر الحق (کراچی چلے گئے) (۲) متین (کراچی) (۳) جمیل اختر (موجودہ سرپنچ) (۴) محمد اظہر الحق

جمیل اختر سرپنچ کی اولاد:- شکیل اختر (۲) شبانہ (۳) شہناز

محمد اظہر الحق کی اولاد۔ (۱) محمد شاہد (۲) محمد راشد (۳) محمد ساجد (۴) محمد ماجد (۵) محمد واحد (۶) شمع بانو۔ قاضی امیر الدین کے دو لڑکے تھے (۱) نجم الدین (۲) عین الدین • نجم الدین کے لڑکے ریاض الدین اور شمس الدین۔ ریاض الدین کی اولاد:- (۱) باقر علی (۲) دیانت علی (۳) فضیلت النساء • عین الدین ولد امیر الدین کے لڑکے واعظ حسین ان سے (۱) محی الدین اور ظہیر الدین • محی الدین کے فرزند محمد ابراہیم •

ظہیر الدین کی اولاد

(۱) محمد عثمان ایم، اے = بنت ڈاکٹر عبدالقیوم (ڈمرانواں) (۲) محمد نعمان (۳) محمد غفران = بنت حکیم رحمت، سکچی

(۴) محمد فرقان = ڈومرانواں (۵) محمد عرفان = ڈومرانواں (۶) محمد لقمان (۷) محمد سلطان (۸) محمد برہان (۹) شمس النہار۔

نوٹ :- مولوی محمد عثمان ایم، اے اپنے دور کے سرگرم مشاہیر قوم میں سے تھے۔ یہ پریسیڈنسی مسلم ہائی اسکول کلکتہ کے بانی ہیں۔ اس سے پیشتر وہ ۱۹۳۳ء میں مدرسہ عالیہ کے اسسٹنٹ ٹیچر مقرر ہوئے تھے۔ پھر محمد جان ہائی اسکول کا جب قیام ہوا تو اسکے ہیڈ ماسٹر ہوئے۔ اس وقت محمد جان اسکول، پھل منڈی کے پاس عمر حیات صاحب کی بلڈنگ میں تھا۔ خان بہادر محمد جان کلکتہ سے جب اختلاف رائے ہوا تو انہوں نے پریسیڈنسی مسلم ہائی اسکول ۲۶ زکریا اسٹریٹ میں قائم کیا جو ہنوز چل رہا ہے وہ خود اس کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ اور مولوی اکرم اللہ صاحب اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر تھے اس زمانہ میں مسلم لیگ کا بہت زور تھا۔ شہید سہروردی، راغب احسن، عبدالجبار وحیدی ملاجان محمد اور مولوی محمد عثمان سرگرم لیڈران میں سے تھے۔ عثمان صاحب اس قدر ہر دلعزیز اور بااثر تھے کہ کلکتہ کارپوریشن کے میور منتخب ہو گئے۔ تقسیم ملک کے کچھ دنوں بعد مولوی عثمان صاحب لاہور چلے گئے۔ پہلی بیوی کی وفات کے بعد انہوں نے دوسری شادی کی مگر اگانواں ہی کی کسی بیوہ سے کی تاکہ گھر میں ہم آہنگی برقرار رہے

محمد غفران ولد ظہیر الدین = بنت حکیم رحمت

(۱) محمد زاہد (انجینئر امریکہ) (۲) ذاکرہ = کنٹی کول (۳) صبیحہ = دیسنہ (۴) عارفہ = دیوکلی (۵) نازپروین = عزیزالحسن ابن زبیرالحسن (جرٹھیاری) (۶) شاہین تبسم •

شمس الدین ولد نجم الدین کی اولاد:- (۱) نورالحسن (۲) آل حسن (۳) تین اور لڑکیاں

نورالحسن ولد شمس الدین کی اولاد۔ (۱) قاضی عین الحق = (۱) گیلانی (۲) کنڈا (۲) طیبہ = ڈومرانواں (۳) طاہر = قاضی عبدالجبار (اگانواں)

قاضی عین الحق کی اولاد

(۱) قاضی امین الدین (۲) قاضی ارشد (۳) قاضی سرفراز (۴) شوکت آراء = ظہیر الحسن گیلانی
(۵) روشن آراء = ڈاکٹر ظفر (دگانوی) (۶) زینت آراء = خورشید عالم (دیوکلی) (۷)
عشرت آراء = محمد زبیر (اوکھدی)

باقر علی ولد ریاض الدین کی اولاد:- (۱) شرف الدین (۲) نور الحسن (۳) آل حسن
(۴) وصی احمد (۵) عبد الجبار = طاہرہ بنت نور الحسن (۶) زہرہ۔

عبد الجبار ولد باقر علی ۱۸۸۵ء بربگہ پوسٹ ماسٹر کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے
ان کے لڑکے (۱) قاضی مصطفیٰ احسن اور لڑکی جہاں آراء (شمیمہ) ● قاضی مصطفیٰ احسن
کی اولاد:- (۱) زیبا جبیں (۲) قاضی ابو الحسنات (۳) اسمہ زریں۔

دیانت علی ولد ریاض الدین کی اولاد۔ (۱) قاضی نظام الدین (۲) قاضی قیام الدین
(۳) قاضی کبیر الدین (۴) دو لڑکیاں۔ منشی عبد الحئی کے فرزند۔ نظیر احسن، ان کے لڑکے
(۱) منیر احسن رجسٹرار (۲) حافظ نصیر احسن۔

صغیر الدین ولد عبدل گماشتہ = بنت افضل براہل (چرِدانواں)

(۱) محمد اظہار الحق = کاظمہ بنت ذکیر الدین (چرِدانواں) (۲) نثار الحق = بنت ذکیر الدین (چرِدانواں)
(۳) ضیاء الحق = بنت عبد الرزاق (چرِدانواں) (۴) محمد حیدر = بنت بشیر الحق (چرِدانواں)
(۵) محمد اختر = بنت مرتضیٰ (کوری بیگہ)

محمد اظہار الحق = کاظمہ

(۱) ابو البشر = بنت عبد المجید (جستھ) (۲) ابو ظفر (۳) ابو نصر (۴) صفیہ خاتون = بنت حفاظت
کریم (دیادہ)

(۵) فرزانہ۔

ماسٹر حبیب الرحمان = عائشہ (میر غیاث چک) کی اولاد:۔ (۱) نظام الدین = خوشنودہ (رمضاپور) (۲) ڈاکٹر مجیب الرحمان M.B.B.S = بہار شریف (۳) حبیب الرحمان = طاہرہ خاتون (شیخپورہ) (۴) شمیم الرحمان = پٹنہ (M.Tech America) (۵) ادیبہ خاتون = حفیظ۔ ننگرانواں

(۶) ثریا خاتون = ڈاکٹر محمد صابر ولد حاجی حفاظت کریم (ادگانواں)

محمد موسیٰ ولد جمعیت علی = سائرہ خاتون (ادگانواں) اولاد۔ (۱) محمد معود عالم = ریحانہ خاتون رمضاپور (۲) صغیرہ خاتون = منظور عالم لطیفی چکدین (۳) محمد ابوسہیل = شفیقہ خاتون رمضاپور (۴) رفیقہ خاتون = رضاالدین انور رمضاپور (۵) ابوعذیر بی، اے = شفیقہ خاتون ادگانواں۔

(۱) محمد معود عالم = ریحانہ خاتون رمضاپور اولاد۔ (۱) محمد مصباح عالم (۲) محمد مفتاح عالم (۳) محمد صباح عالم (۴) نوشابہ بانو (۵) شبانہ آراء انجم ردبی۔ (۲) محمد ابوسہیل = شفیقہ خاتون رمضاپور کی اولاد (۱) شاہینہ نازنین (۲) محمد ابورضوان حیدری (۳) ابوعذیر بی، اے = شفیقہ خاتون ادگانواں کی اولاد (۱) ابوعمیر گلزار۔

قاضی نظیر الحق = امۃ النساء بنت شاہ مہدی حسین بچپنہ کی اولاد:۔ (۱) انوار الحق (۲) اظہار الحق (۳) نثار الحق (۴) قریشہ۔

حفاظت کریم ولد فتیح العزیز

(۱) زاہدہ خاتون = ابوالحسن (ادگانواں) (۲) عابدہ خاتون = محمد ہاشم (چکدین) (۳) ڈاکٹر محمد امین = تہذیب النساء (چکدین) (۴) ڈاکٹر محمد صابر = ثریا خاتون (ادگانواں) (۵) جاوید قمر = ریحانہ پروین بنت محمد خلیل الدین (کلکتہ) (۶) طاہرہ خاتون = منظور الحسن (چکدین) ● زاہدہ خاتون کی اولاد:۔ (۱) نورجہاں = محمد نثار (شیخپورہ) (۲) حشمت جہاں =

حسیب الرحمٰن (کلکتہ) (۳) منظہر الحسن (۴) شاہد مصطفیٰ (۵) زاہد مصطفیٰ (۶) عشرت جہاں (۷) شوکت جہاں (۸) بلقیس جہاں۔

ڈاکٹر محمد امین (پروفیسر مولانا آزاد کالج کلکتہ) = تہذیب النساء

(۱) نسرین ظہیری۔ (۲) فرحت امین (۳) رضوان امین (۵) خالد امین (۶) طلعت امین

ڈاکٹر محمد صابر کی اولاد۔ (۱) مسرت انجم (۲) مظاہر کریم (۳) رضا کریم ● جاوید قمر کی اولاد۔ (۱) اویس قمر (۲) جنید قمر (۳) عذیر قمر۔ ●

جولہن حلوائی کے لڑکے :۔ (۱) میوہ حلوائی (۲) رام دہنی حلوائی (۳) مصری حلوائی (۴) چھوٹو حلوائی۔ رام دہنی حلوائی کی اولاد :۔ (۱) بھولا حلوائی (۲) رام چندر حلوائی (۳) کشن حلوائی (۴) بھگوان حلوائی۔ بھولا حلوائی سے (۱) اروند (۲) کرشن ● رام چندر سے شنکر ● کشن حلوائی سے آشا۔

محمد اسمٰعیل ولد امید علی ولد نجابت حسین ولد بھتن کی نسل :۔

محمد اسماعیل = بنت نتھو سوداگر (نکرانواں) اولاد (۱) مسلمہ خاتون = محمد کمال الدین (چکدین) اولاد۔ چھ لڑکیاں ایک لڑکا (۲) محمد اسلم = بنت محمد یعقوب (رمضاپور) (۳) آسمہ خاتون = محمد ظفر عالم ولد امداد علی سوداگر (رمضاپور) (۴) آصفہ خاتون = حکیم محمد یونس (اگانواں) (۵) محمد اکرم = بنت قمر الزماں (کلکتہ) (۶) آسیہ خاتون = محمد شمیم الوری (چکدین)

● آصفہ خاتون کی اولاد :۔ (۱) محمد شہاب الدین (۲) عابدہ خاتون = محمد رضوان (اگانواں) (۳) محمد ریاض (۴) قیام الدین (۵) ضیاء الدین (۶) سیف الدین (۷) محمد سجاد (۸) محمد شعیب

● عابدہ خاتون زوجہ محمد رضوان کی اولاد (۱) اصفہان (۲) شاہینہ (۳) رومانہ ● محمد اکرم = نورجہاں بانو سے (۱) احمد جمال اکرم (۲) افشاں جمال اکرم ● محمد نظر الدین عطار ولد دلاور حسین ولد نجابت حسین ولد بھتن کی نسل :۔ (۱) محمد نظیر عطار = بنت امید علی (اوگانواں)

اولاد۔ (۱) انوار الحق = اگانواں (۲) اظہار الحق = رمضا پور، دیاد۔ انوار الحق کی اولاد۔ (۱) محمد احسان الحق = پرنیہ (اس سے ایک لڑکا ایک لڑکی) (۲) صفیہ خاتون = راجہ بازار کلکتہ (ان سے ۵ اولاد) (۳) محمد عرفان الحق ● اظہار الحق کے دوسرے حمل سے (۱) مرشدہ خاتون = جکدین (اس سے ایک بچی) (۲) خورشیدہ خاتون ۔

واجد علی کے فرزند۔ (۱) نتھو علی (۲) اکبر علی۔ نتھو علی کی اولاد۔ (۱) لیاقت حسین (۲) عائشہ خاتون ● لیاقت حسین سے (۱) وصی احمد (۲) خلیل احمد (۳) جلیل احمد (۴) جمیل احمد (۵) وکیل احمد (جمیل احمد فوت، جلیل احمد کراچی چلے گئے) ● اکبر علی ولد واجد علی کی اولاد۔ (۱) محمد یعقوب (۲) کبریٰ خاتون (۳) علی عباس (۴) علی حسن (دو آخر الذکر رمضا پور چلے گئے) وصی احمد ولد لیاقت حسین کی اولاد (۱) اصغر خاتون (۲) رضی احمد (۳) تقی احمد (۴) نقی احمد (۵) ذکی احمد (۶) خورشید انوری (۷) ذبیح احمد ● خلیل احمد ولد لیاقت حسین کی اولاد :۔ (۱) حامد اشرف (۲) عابد اشرف (۳) جہاں آرا (۴) عصمت آرا ● جلیل احمد ولد لیاقت حسین کی اولاد۔ (۱) اقبال احسن (۲) نہال احسن (۳) جلال احسن (۴) جمال احسن (۵) تبسم سلطانہ (۶) ریحانہ سلطانہ (۷) روشن سلطانہ ● وکیل احمد ولد لیاقت حسین کی اولاد۔ (۱) شکیل احمد (۲) عقیل احمد (۳) سلمیٰ شاہین، (۴) نجمی ناہید (۵) کفیل احمد (۶) طفیل احمد ● منشی محمد یعقوب ولد اکبر علی کی اولاد۔ (۱) صلاح الدین (۲) حقیرہ خاتون (۳) عمیرہ خاتون (صلاح الدین اور عمیرہ کراچی چلے گئے۔ دو اور بچے ہوئے تھے جو فوت کر گئے)۔

شنکر پاپان کی اولاد :۔ (۱) لگن داس (۲) کشور داس (۳) کیسو داس (سی، پی۔ آئی ممبر۔ سماجی کارکن) ● کیسو داس کی اولاد (۱) کیلاس داس (۲) دلیپ کمار (۳) تین لڑکیاں ● پانڈے :۔ (۱) پریاگ مصر (۲) رامیشور مصر۔ یہ لوگ شادی بیاہ اور دیگر سوگوار مواقع پر سماج کا ہاتھ بٹاتے ہیں ● درزی :۔ پانچ گھر ہیں۔ عبد الحمید

کیسر دھانک، محمد گلفام، محمد سلطان، علاء الدین۔ بستی کے اندر انکا اہم مقام ہے۔ پارچہ دوزی کے اعتبار سے یہ اہم عنصر کے حامل ہیں ● دھانک برادری کے ایک شخص منن راؤ ولد ڈڈو مو راؤ ہیں۔ جو اردو ہندی میں طاق ہیں۔ ان کے دو لڑکے ہیں۔ سرجگ راؤ، جدونندن راؤ۔ آخر الذکر اد گانواں پرائمری اسکول کے ٹیچر ہیں ● جدونندن راؤ کی اولاد (۱) اوشا کماری (۲) ارجن راؤ (۳) مینا کماری ● نرائن پاسبان کی اولاد ۱۔ دودایا پاسبان (۲) ٹیکہ پاسبان (۳) بابو پاسبان ● ٹیکہ پاسبان کی اولاد (۱) رام جی پاسبان ایم، اے ہسٹری (آڈیٹر اکاسٹنٹ جنرل پٹنہ) (۲) جے رام پاسبان (بابو) ایم، اے ہسٹری (۳) تین لڑکیاں جو شادی شدہ ہیں۔

موضع پہڑیا (از محمد فاضل ایم، اے (ڈبل))

شیخوپور سرائے سے پہڑیا کی طرف چلیں تو درمیان میں سکری ندی کا لق دق ریگستان نظر آئے گا۔ اس کے پار تاڑ اور آم کے باغ کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ تھکے ماندے مسافر اور مویشی اس کے سایہ میں آرام کرتے ہیں۔ باغ کے بعد بستی بائیں جانب نظر آتی ہے۔ پہڑیا سے پوری تقریبًا تین میل ہے۔ مختلف مواضع کی تاریخ اور ان کے ازدواجی رشتوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بستی بھی بہت پرانی ہے پہلے پہل کچھ لوگ مونگیر سے ہوتے ہوئے مولانگر، کنڈہ، کٹنی کول سے پہڑیا میں متوطن ہوئے اس کا اصل نام شمس الدین پور ہے جیسا کہ وثیقوں اور دستاویزوں سے پتہ چلتا ہے۔ لیکن یہاں ایک چھوٹی سی پہاڑی کے نمودار ہونے کی وجہ سے "پہڑیا" نام پڑگیا۔ اس پہاڑی کے دامن میں کسی بزرگ کا مزار ہے جو شاہ ڈیے" کے نام سے مشہور ہیں۔ اس مزار کے سرہانے ایک چٹان میں کچھ شگاف ہے جسکے

اندر سانپ، بچھو اور چھپکلی ایک ساتھ مل کر رہتے ہیں۔

اراضی کل ساڑھے تین سو بیگہ ہے۔ آبادی تقریباً بارہ سو جس میں نوے فیصدی مسلمان بقیہ، پاسی، موچی اور مُسہر ہیں۔ مسلمانوں کی پوری آبادی تین بھائیوں کی اولاد پر مشتمل ہے۔ شروع میں لوگ عسرت زدہ، زراعت پیشہ تھے۔ عربی فارسی اردو کی تعلیم علم تھی مگر نا کام تھی۔ جدید تعلیم کے بعد اس سرزمین سے سب سے پہلے سید عبدالوہاب، لمگہ، رانچی مختار بن کر چمکے اور سید علی حسن گیا میں نامور مختار ہوئے اس زمانہ میں میر طالب کریم، میر عبدالکریم۔ میر نواب جان، میر فدا حسین وغیرہ کا دور دورہ ڈنکا بجا ہوا تھا۔ طالب کریم صاحب کے ایک عزیز بنارس میں شہر کو توال تھے اور وہیں مقیم ہو گئے۔ مست بنارسی اور حجاب بنارسی ان ہی کی اولاد میں ہیں۔ مست بنارسی کا غیر مطبوعہ کلام ان لڑکے سید افضل کے پاس محفوظ ہے۔ میر طالب کریم صاحب کا خاندان تعلیمی میدان میں ہمیشہ آگے رہا ہے۔ ان کی اولاد میں سید اختر علی عرف بدّن ہوئے جن کا شمار بڑے شکاریوں میں ہوتا تھا۔ بہار اڑیسہ اسکاؤٹ سکریٹری رہے اور ورلڈ اسکاؤٹ جمبوری میں لندن گئے۔ اس کے بعد ٹاٹا نے اپنے اسکول جمشید پور میں ہیڈ ماسٹر کے عہدہ پر مامور کیا وہیں سے ریٹائر ہوئے۔ سید ابوظفر وکیل مونگیر، جن کی جگہ پر سید اظہار الحق ایڈوکیٹ پریکٹس کر رہے ہیں اور جو انجمن حمایت اسلام مونگیر کے یتیم خانہ کے سکریٹری اور مولانا منت اللہ رحمانی کے خاص مشیر کار ہیں۔ اسی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ سید قمر التوحید سابق ہیڈ ماسٹر گیا ضلع اسکول، رکٹر ملت اسکول رانچی بھی اسی خاندان کے فرد ہیں۔ اب گھر ہی پر رہتے ہیں۔ میر فدا حسین کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر محی الدین ایم، بی۔ بھاگلپور میں پریکٹس کرتے ہیں۔ منجھلے صاحبزادے سید مقبول احمد کلکتہ سنٹ پال کالج کے گریجوٹ ہیں۔ قانون پڑھنے کے بعد بھاگلپور میں پریکٹس شروع کی۔ پھر سری کرشن کی بہار کابینہ میں پی ڈبلو، ڈی، کے وزیر ہوئے۔ پہڑیا کے سامنے جو پختہ سڑک گذرتی ہے وہ مقبول صاحب

ہی کی کوششوں کا ثمرہ ہے۔ میر عبدالکریم صاحب کا خاندان گاؤں میں بہت سربرآوردہ تھا۔ مگر اوروں کے مقابلہ میں چنداں نام نہیں کرسکا۔ اب ان کا پوتا سید نثار احمد دہلی کے ایکزیکٹو انجنیئر کے عہدہ پر فائز ہے۔ میر نواب جان کے پوتے محمد فاضل ایم اے (ڈبل) کلکتہ کے ایک اسکول سے منسلک ہیں۔

بستی کی مغربی حد پر ایک خوبصورت سی مسجد ہے جس کی پشت پر ایک تالاب ہے۔ اس میں مچھلیاں پالی جاتی ہیں جس کی آمدنی مسجد پر صرف ہوتی ہے۔ بستی کے چاروں طرف کھیت کی سینچائی کے لئے آٹھ بڑے بڑے تالاب ہیں۔ الیکٹرک بستی میں آگئی ہے۔ دھان کوٹنے آٹا پیسنے اور تیل پیڑنے کی ملیں قائم ہیں "سرفس دیل" بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ لڑکے اور لڑکیوں کے لئے دو الگ الگ سرکاری پرائمری اسکول قائم ہیں۔ اور بہت پرانے ہیں۔

نوٹ:۔ ایک قابل ذکر ہستی **شیخ** علی حسن صاحب کی ہے۔ یہ حسین آباد کے رہنے والے تھے۔ نانیہال پہڑ پا تھی، یہیں شادی ہوئی اور یہیں کے ہو رہے، آپ کی ساری زندگی مدرسہ امدادیہ دربھنگہ میں گذری۔ تاریخ گوئی کے فن میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ آپ کا کلام غیر مطبوعہ ہے۔ آپ نے امارت شرعیہ کی تاریخ مرتب کرکے دہلی کے کسی مطبع کو طباعت کے لئے دیا تھا جو خورد برد ہوگیا۔ آپ کے چھوٹے صاحبزادے سید ظفر الحسن پٹنہ طبیہ کالج سے منسلک تھے۔ ان کے اشعار اکثر ماہناموں اور اخباروں میں شائع ہوا کرتے تھے۔

موضع بوری

کاشی چک اسٹیشن سے ایک میل پچھم موضع بوری واقع ہے۔ زمانہ قدیم میں شیخپورہ سے لے کر پچھم جانب راجگیر تک جنگلوں اور پہاڑوں کا سلسلہ تھا۔ قبائلی لوگ ادھر اُدھر آباد تھے۔ باضابطہ کوئی بستی نہیں تھی۔ بہار شریف (جو چار سو برس تک بہار کا دارالسلطنت تھا) یہاں سے مبلغین اسلام چہار طرف بھیجے گئے، اور بزرگان دین کو جاگیریں دی گئیں تاکہ رشد و ہدایت کے ساتھ ساتھ نئی بستیاں آباد کریں۔ موضع بوری بھی اسی طرح آباد ہوا۔ مخدوم الملکؒ کے زمانہ میں حضرت میاں سلطان رح کے علاوہ اور بھی بزرگان دین یہاں آئے۔ بستی کے اندر امام باڑہ اور کربلا کے پاس بزرگان دین آسودہ خاک ہیں۔ بیچ بستی میں حضرت میاں سلطان کی آرام گاہ ہے۔ اسی کے قریب ایک عالیشان مسجد بلندی پر واقع ہے جو بارہ گاؤں میں اپنی مثال آپ ہے۔ یہ بہار شریف کی جامع مسجد کے طرز پر بنائی گئی ہے جس کے اندر شیخ تراب علی اور سخاوت علی کے مزارات ہیں۔ ایک اور کسی بزرگ کی قبر ہے۔ مسجد کے پچھم جنوب میں ایک مندر ہے۔

قدیم زمانہ میں یہاں ملکوں کی کثیر آبادی تھی لیکن ابھی ایک بھی نہیں ہے۔ یہ لوگ بڑے بڑے زمیندار تھے۔ شیخ تراب علی، و شیخ سخاوت علی (ہر دو برادران) کا خاندان ایکاڈنگا سے (جو باڑھ کے نواح میں ہے) ہجرت کر کے بوری میں آباد ہوا۔ اور رفتہ رفتہ ملکوں کی زمینداریاں ان کے خاندان کے افراد میں منتقل ہوتی گئیں اور ملک وہاں سے معدوم ہو گئے۔ بستی کافی بڑی ہے۔ تقریباً تین ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ جس میں نصف مسلمان ہیں۔ نصف آبادی میں کرمی ستر گھر، تیلی ۱۵ گھر، پاسبان ۱۲ گھر، بقیہ مسہر، چمار اور پاسی ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ لوئر پرائمری اسکول ایک، اور سرکاری اسپتال جو امیر حیدر

صاحب انجینیرڈسٹرکٹ بورڈ گیا کی کوششوں سے ۱۹۳۳ء میں قائم ہوا، چل رہا ہے
بستی میں نصف سے زائد لوگ پڑھے لکھے ہیں۔ خاص پیشہ نوکری، تجارت اور کاشتکاری ہے۔
شیخ تراب علی کا خاندان:۔ (۱) شفاعت احمد مختار (۲) ممتاز احمد (۳) حاجی
ظہیر الحق = جاپانا۔ لعل پورہ، مونگیر (۴) کبیر الحق = بنت سخاوت علی بوری۔
شفاعت احمد مختار کی اولاد (۱) محمد یٰسین (۲) محمد مبین (۳) محمد معین ● ممتاز احمد
کی اولاد (۱) لڑکی = منشی براتی (۲) لڑکی = عبدالرحیم بیجن لعلپورہ، لڑکی = مبین بوری
● حاجی ظہیر الحق کی اولاد۔ دوسرے محل سے ایک لڑکی = بشیر الدین اگانواں ● کبیر الحق
کی اولاد، داروغہ ظفر الحق ● (۱) محمد یٰسین = گواسے شیخپورہ (وہیں بس گئے)، (۲) محمد مبین
= بنت ممتاز۔ ان سے ایک لڑکی جن کی شادی ڈاکٹر علی حسن ایم، اے پی، ایچ، ڈی
سے ہوئی۔ (۳) محمد معین = جاپانا۔ ویاواں۔ ہسوری ● شیخ سخاوت علی کا خاندان (۱)
منشی براتی = بنت ممتاز احمد، دیگر از بنت عبدالعزیز لعل پور، (۲) لڑکی = کبیر الحق
ولد تراب علی (بوری)، ان سے ایک لڑکی ● منشی براتی کی اولاد، محل اولیٰ سے (۱)
(۱) زین العابدین = بنت کبیر الحق (بوری) جن سے اولاد۔ عزیزہ = نسیم ولد رشید وکیل
(بازیدپور) ● (۲) ابوالحیات (۳) غلام بنی (۴) کنیز فاطمہ ● منشی براتی کے محل ثانی سے
(۱) علی ظفر (۲) علی اصغر (۳) عزیز الرحمٰن (۴) رسول فاطمہ (۵) عزیز الفاطمہ ● ابوالحیات
وکیل گریڈیہہ ولد منشی براتی = جمیلہ بنت خان بہادر فخر الدین مہونی ان کی اولاد:۔
(۱) ابوالحنات انجینیر (امریکہ) (۲) ڈاکٹر شوکت حیات (لندن) (۳) اشرف جہاں (۴)
افسر جہاں (۵) سرور جہاں ● ڈاکٹر غلام بنی ولد منشی براتی = بنت مولوی یوسف
(گواسے شیخپورہ)، ان کی اولاد۔ (۱) ڈاکٹر اکرام بنی (۲) انعام بنی (۳) لڑکی = عبیداللہ
(دگانواں (۴) لڑکی = معنیٰ (بازیدپور) دو اور لڑکیاں ● کنیز فاطمہ = ماسٹر محمود
بی، اے، بی، ال (بوری) ان کی اولاد۔ (۱) عبدالرب مسعود = بنت عبدالباری قمیصور

(۲) مجیب الرب = بنت عبدالخالق (ہرگانواں) (۳) حسیبہ = عبدالسلام (قیصپور)
(۴) عابدہ = محمد یونس (آرہ) (۵) صفیہ = عبدالقدوس (آرہ) (۶) سعیدہ = محمد اختر
(چروانواں) (۷) رشیدہ = فضل الرحمٰن ولد حکیم ابوظفر گیا • علی ظفر بی، اے ولد
منشی برانی = حلیمہ خاتون بنت ضمیر حیدر (دیادٗ) ان کی اولاد۔ (۱) نظر (۲) زینت
(۳) عشرت (۴) تسنیم = مسیح الرحمان ولد حافظ محمد عیسیٰ (چروانواں) (۵) نازہ • علی اصغر
ولد منشی برانی = بنت محمد موسیٰ (کندھائی پور) ان کی اولاد (۱) شاہد (۲) راشد
(۳) ساجد (۴) شبانہ • عزیز الرحمٰن ولد منشی برانی = بنت غلام رحیم (مہونی)
صاحب اولاد ہیں • داروغہ ظفر الحق = ہنسوری - ان کی اولاد - ڈاکٹر جمال = بنت
مولوی غنی (قاضی چک) (۲) ابونصر = بنت شعیب (جانا) (۳) مظفر = بنت عبدالمجید
(بہار شریف) • محمد نعیم الدین = (۱) بوری (۲) بازید پور (۳) امہرہ - محل اولیٰ سے (۱) محمود عالم =
(۱) سہوڑہ (۲) بازید پور (بازید پور والی سے - محمد نسیم = ہنسوری) • محمد نعیم کے محل ثانی سے -
معید عالم = بنت معین الدین (بوری) ان سے ۳ لڑکے ۳ لڑکیاں (سب منتقل کراچی) •
(۲) مقصود عالم، پولیس انسپکٹر کلکتہ = بنت حکیم نور الحسن (ہرگانواں) (ان کی اولاد
تین لڑکے ۲ لڑکیاں) (۳) مقبول عالم = یمنی سالارپور (مقیم سیتامڑھی) (۴) ایک
لڑکی = مہونی • محمد نعیم کے تیسرے محل سے تین لڑکیاں • عثمان غنی ولد ابراہیم (بازید
پوری) (ابراہیم صاحب کی شادی بوری میں ہوئی یہیں آباد ہو گئے) • عثمان غنی کی اولاد
(۱) تنویر احمد (۲) نجیب الرحمٰن (۳) احمد ندیم (۴) احمد سعید (۵) حنا یاسمین (۶)
عائشہ جبیں • محمد شفیع = لعلپورہ سے رضا حیدر = بنت منیر الدین (بوری) ان کی
اولاد :- (۱) اکبری خاتون = فخر الدین (چروانواں) (۲) وصی احمد = بنت محمد عثمان
(ہنسوری) (۳) تسیمہ خاتون = عبدالستار (بارہ) (۴) شمیمہ = عبدالمتین (سہوڑہ) •
وصی احمد ولد رضا حیدر کی اولاد (۱) اعجاز احمد B.S.C = ریحانہ رحمٰن بی، اے بنت ڈاکٹر مجیب الرحمٰن

(ان کی اولاد) (۱) فرخ اعجاز (ردبی) (۲) شاہد احمد = عشرت بانو (مونگیر) (۳) شمشاد = امتیاز احمد (قیصپور) (۴) مسعودہ (شہناز بانو) = سیف الاسلام بی، اے مہوئی) (۵) نشاط (۶) گلشاد • ڈاکٹر غلام غوث = بنت نذیر بیٹکار (دبلبھی) انکی اولاد۔ (۱) رشید الزماں (۲) ڈاکٹر انیس الزماں = بنت محمد نعمان (پٹنہ سابق ایم، پی) (۳) فخر الزماں (۴) قمر الزماں (۵) غیاث الزماں • ڈاکٹر صمدانی = بنت کبیر الحق (بوری) ان کی اولاد:۔ (۱) ڈاکٹر شمس الزماں = پٹنہ (۲) چار لڑکیاں • مولوی یٰسین وکیل = بنت فخر الدین (جوربہ) ان سے ایک لڑکا دو لڑکیاں ہیں • ابو الحسن (ہوٹل والے) = زینب عبد الغفور (کبیر پورہ) ان سے امت النساء = کنذھولی (صاحب اولاد ہیں) • عبد الستار ولد رجب علی (کنذھولی) = بنت مولوی صاحب (سانبے وارث علی گنج) عبد الستار صاحب کی اولاد:۔ (۱) عبد الغفار = (۱) کوری بگہ (۲) حمادہ بنت مولوی عبد العزیز (مہونی) (۲) ابو الکلام = بنت ابو محمد (بھٹہ) (۳) لڑکی = وقار (دبلبھی) • عبد الغفار کی اولاد۔ کوری بگہ والی سے ضمیمہ خاتون۔ مہونی والی سے شوکت علی محمد علی، امتیاز، فرزند علی، تنکیلہ، دصیلہ، بانو • ابو الکلام کی اولاد قربان علی، مہتاب، شمشیر، زینت، ردبی.

• مقبول احمد = سائرہ بنت جمن (مہونی)، اولاد:۔ (۱) عبد السلام = صابرہ مہونی (۲) ویادر (۲) عبد الکلام = ام سلمیٰ (نخی) میر غیاث چک، اولاد: شفیق کلام، شمیمہ کلام، شمیم کلام، اعجاز کلام، نیلوفر، ببلو صنوبر • عبد السلام بھی صاحب اولاد ہیں۔

نوٹ:۔ منشی براتی، موضع بوری کی نہایت ہی محترم اور معتدر ہستیوں میں منشی براتی صاحب کا شمار ہوتا ہے وہ اپنے زمانہ کے فی الواقع رئیس اعظم تھے۔ خوش پوش، خوش باش، خاکسار غمگسار اور حد درجہ مہمان نواز تھے۔ کہا جاتا ہے کہ دن اور رات دونوں وقت ریل گاڑی کے اوقات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کھانے کیلئے دستر خوان بچھایا جاتا تھا۔ انتظار کر لیتے کہ شائد کوئی مسافر وارد ہو جائے تو طعام ماحضر میں شریک ہو جائے۔ ان کے صاحبزادے علی ظفر صاحب سے منقول ہے کہ بی بی بیچن منشی براتی کی سگی پھوپھی تھیں اور بی بی صغریٰ کی سوتیلی ساس۔

ماسٹر محمود صاحب: ۔ ماسٹر محمود صاحب منشی براتی صاحب کے داماد تھے۔
بڑے ہی ملنسار اور ہمدرد انسان تھے۔ بی، اے، بی ایل ہونے کے باوجود (وہ بھی پہلے دور کے)
وہ سبھوں سے خاکساری کے ساتھ پیش آتے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ کلکتہ میں گذرا۔ ٹھنٹھنیا
مارکٹ کے پاس قیام تھا۔ جوار کے لوگ برابر آیا جایا کرتے۔ چشمہ کے کاروبار سے ان کو
خاص دلچسپی تھی۔ ننہیال مہونی تھی۔ لگ بھگ سو برس کی عمر میں ابھی حال ہی انتقال
ہوا ہے۔ چنڈی نوانواں ہائی اسکول ۱۹۵۱ء اور بوری پوسٹ آفس .B.O ۱۹۵۵ء
ان ہی کی کوششوں کا ثمرہ ہے۔ اسکول میں عرصہ تک اعزازی سکریٹری اور ہیڈ
ماسٹر کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔

محمد غیاث الدین ولد عبدالوہاب (استھانواں) سے منقول ہے کہ شہاب الدین
.B.O.9 بوری بھٹہ ہی کے ایک درخشندہ تارے ہیں۔ غیاث صاحب ان دنوں
حکومت بہار کے فائنس سروس میں اڈیشنل سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ شہاب الدین کی شادی
ڈاکٹر سید عبدالمجید، ریٹائرڈ پرنسپل کامرس کالج، پٹنہ کی صاحبزادی سے ہوئی ہے۔

موضع بازید پور (کاوا)

شیخپورہ (ضلع مونگیر) سے ایک میل پچھم، تین طرف پہاڑوں سے گھری ہوئی یہ بستی واقع ہے۔ پرانے ریکارڈ اور کھتیان میں اس بستی کا نام "کاوا" درج ہے۔ آثار و قرائن سے ایسا لگتا ہے کہ موریہ خاندان کے عہد سے یہ گاؤں قائم ہے۔ اور یہاں کے لوگ اس وقت سنگ تراشی کے فن سے بخوبی واقف تھے۔ قد آدم بت پتھر تراش کر بنا لیتے اور کاروبار کرتے تھے۔ ابھی بھی کچھ بت اِدھر اُدھر پڑے نظر آتے ہیں۔

حضرت شیخ شعیب بن جلال شیخپوروی کے ہمعصر چار بزرگان دین یہاں آئے تھے۔ ان میں سے دو کے نام یہ ہیں (۱) شاہ کلیم اللہ ظفر عرف "میاں ازغیب" بستی کے دکھن پچھم ان کی درگاہ ہے (۲) شاہ حبیب اللہ حسن کی درگاہ بستی کے اتر پچھم واقع ہے۔ دیگر دو بزرگ گاؤں کے دکھن پورب اور اتر پورب آرام فرما ہیں۔ چاروں بزرگان کے مزار کے آثار ہنوز باقی ہیں۔

ہمایوں کی فوج سے شکست کھانے کے بعد شیر شاہ سوری، شیخپورہ کے قریب بچنہ کنڈا کے پاس ایک گوالے کے یہاں رات بھر کے لئے ٹھہرا تھا۔ روایت ہے کہ گوالن نے کھیر پکا کر تھالی میں شیر شاہ کو (محض ایک اجنبی مسافر سمجھ کر) پیش کیا تھا۔ شیر شاہ گرم گرم کھیر کھانے میں کافی تکلیف اور الجھن میں گرفتار تھا۔ گوالن کواڑ کی آڑ سے دیکھ رہی تھی۔ گھر والوں سے جھٹ سے بول پڑی کہ۔ "ای میا بھی سیرے سا نیر" کھے"۔ مورہ، کہاوت ہے کہ ملک لے ایک اُور سے اور کھیر کھائے چاروں کور سے " شیر شاہ بہار ہی کا باشندہ تھا مگہی بولی سے بخوبی واقف تھا، گوالن کی بولی سے آنکھ کی پرتی کھل گئی۔ فوجی چال میں جو غلطیاں اس نے کی تھیں، گوالن کی بات نے نشاندہی کرادی۔ رات تو جوں توں کاٹی۔ صبح جب روانہ ہونے لگا تو گوالن کو سامنے بلوایا اور

بتایا کہ میں ہی شیر شاہ ہوں۔ گوالن تھر تھر کانپنے لگی کہ شاید اس کی رات والی گستاخی کی کچھ سزا ملے۔ مگر حق شناس بادشاہ نے دلاسا دیا اور کہا کہ میں تمہارا شکر گذار ہوں تم نے میری خاطر کی اور نئی روشنی دکھائی۔ اگر مہم میں کامیاب ہوا تو بتاؤ میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں جو بھی کہوگی مجھے منظور ہوگا۔ اس غریب نے بستی والوں کے آرام کی خاطر عرض کیا "سرکار یہ سامنے والے پہاڑ کو کاٹ کر ایک راستہ بنا دیا جائے تاکہ اس پار گاؤں میں آنے جانے کے لیے سہولت ہوجائے یہی سرکار اگر کردیں تو بہت کرم ہوئے۔ چنانچہ دوسری مہم میں کامیاب ہونے کے بعد جب شیر شاہ ہندوستان کا بادشاہ ہوا تو اپنے سپہ سالار "بایزید خاں" کو روانہ کیا کہ گوالن کی آرزو پوری کردی جائے۔ بچینہ کنڈا کے پاس گوالن کھانڑ اسی واقعہ کی تاریخی یادگار ہے۔

روایتاً سینہ بہ سینہ یہ بات چلی آرہی ہے کہ بایزید خاں جو ایک پٹھان تھا۔ یہ پہاڑ والا گاؤں اس کو بہت پسند آیا اور وہ یہیں آکر مقیم ہوگیا۔ رفتہ رفتہ اس کا نام باینہ پورہ اور پھر بازید پورہ پڑ گیا۔ بزرگانِ دین کی کوششوں سے مقامی لوگ حلقۂ اسلام میں داخل ہوگئے۔ اور کچھ باہر سے یہاں آکر آباد ہوگئے واضح ہو کہ اُسی زمانہ میں شیخپورہ اور حسین آباد جو قریب ہی واقع ہیں۔ اسلامی تہذیب و تمدن اور تعلیم کا گہوارہ تھے۔ شیخپورہ میں اس قدر عالیشان دینی درسگاہ تھی کہ دور دراز ممالک سے لوگ علم کی پیاس بجھانے کے لئے یہیں آتے تھے۔

بستی تقریباً چودہ سو نفوس پر مشتمل ہے جن میں ایک ہزار مسلمان اور چار سو ہنود ہیں۔ گھروں کی تعداد ۲۰۰ ہے۔ حجام دو گھر۔ دھوبی ایک گھر۔ بڑھئی ایک گھر۔ بنیا ایک گھر۔ تیلی ۲ گھر۔ پاسبان ۸ گھر، مسہر ۱۲ گھر شاہ جی ۲ گھر

درزی ایک گھر۔ ووٹروں کی تعداد گیارہ سو ہے۔ الکٹرک لائن کے باعث دھان کوٹنے اور آٹا پیسنے کے کل لگائے گئے ہیں۔ کاشت صرف تین سو بیگہ ہے۔ پڑھے لکھے لوگ بستی میں زیادہ ہیں۔ ہنود میں بھی دو تین میٹرک پاس ہیں۔ زیادہ تر لوگ نوکر پیشہ اور تجار ہیں۔ شہروں میں رہتے ہیں مگر آنا جانا قائم ہے۔ بستی میں سات تالاب ہیں۔ بعض ایسے ہیں کہ کبھی خشک نہیں ہوتے۔ فضا خوشگوار ہے آب و ہوا صحت بخش ہے دن گرم اور رات سرد ہوتی ہے۔

بستی سے باہر بجیم جانب نہایت بلندی پر مسجد واقع ہے۔ جسے منشی غیاث علی اور واعظ الحق وکیل (ہر دو برادران حقیقی) نے ۱۲۸۲ھ میں تعمیر کرائی ہے۔ ان دونوں بھائیوں کا شجرہ ملاحظہ ہو۔

منشی عنایت علی کی صرف ایک بیٹی بی بی زہرہ جن کی شادی فضل امام رمضانپور کوٹھا سے ہوئی۔ واعظ الحق کی صرف ایک بیٹی بی بی صغریٰ جن کی شادی رمضان احمد مختار، کونند سے ہوئی۔ ان سے اولاد:۔ (۱) سبحان الحق وکیل = بنت ناظر (سمدور) (۲) نورالحسن مختار = بنت نور میاں = رمضان پور (لاولد) (۳) غلام مصطفیٰ = بنت عبدالرحمٰن (ہرگانواں) (۴) اختر وکیل = بنت عبدالعزیز (رمضانپور کوٹھا) (۵) عبدالرشید وکیل = بنت حسن خاں ولد بہادر علی خاں (باڑھ) (۶) ایک اور لڑکی

● سبحان الحق وکیل کی اولاد:۔ (۱) فاطمہ = منظور وکیل کونند (۲) میمونہ = محمود وکیل (کونند) (۳) محمودہ = خان بہادر خلیل الرحمٰن جج پٹنہ (ہہنوری) غلام مصطفیٰ کی اولاد۔ (۱) سمیع احمد = بنت غلام مصطفیٰ (ہرگانواں) (۲) جمیل احمد = بنت علیم الدین (کرمور) (۳) نعیمہ = زبیر (میر غیاث چک) (۴) سنجیدہ = عبدالسلام (جانا) (۵) ساجدہ = فیروز (چیاپور) ● اختر وکیل کی اولاد:۔ (۱) محمد اعظم = بنت عبداللہ وکیل (رمضان پور کوٹھا) (۲) محمد اکرم = بلجی (۳) محمد اکبر = حیل کوڑہ (۴) اصغری = عبدالحنان ولد

خانصاحب عبدالرحیم وکیل (ہرگانواں) (۵) حمیدہ = پٹنہ (۶) سعیدہ = محمد ظفر الدین ولد دولار محمد (جانا) (۷) لڑکی = جل کوڑہ ● عبدالرشید وکیل کی اولاد:- (۱) محمد نسیم = بنت ظفر (بوری) (۲) محمد قسیم = لکھنو (۳) محمد جسیم = بنت محمد یوسف (گواسہ شیخپورہ) (۴) کوثر = (گواسہ شیخپورہ) (۵) سنجر = بنت ماسٹر فخرالدین جانا (۶) نیر = نکرہ ● داؤد علی کی اولاد:- (۱) تراب علی (۲) گھنائی (۳) بکھوری ● تراب علی کے لڑکے :- (۱) حسین بخش (۲) ولایت حسین ● حسین بخش سے (۱) عبدالعزیز (۲) محمد عثمان (۳) محمد سلیمان (۴) محمد یٰسین ● ولایت حسین سے (۱) عبدالغنی (۲) محمد اسحٰق ● گھنائی کے لڑکے - (۱) محمد صدیق (۲) امید علی ● محمد صدیق سے مبین وکیل = بنت مقبول مختار ہنوری ● امید علی کے لڑکے محبوب ● بکھوری کے لڑکے - (۱) ولایت حسین مختار (۲) وزیرالدین دفعدار ● ولایت حسین مختار سے (۱) محمد شفیع (۲) محمد ذاکر ● وزیرالدین دفعدار سے ضمیر الدین = ڈیہہ (۲) ابونصر = پنڈ، چروانواں (صاحب اولاد ہیں) ● ضمیر الدین کی اولاد - (۱) صلاح الدین = ملکی چک (۲) ابرار = ملکی چک (۳) اظہار = بھٹہ (۴) الیاس = کندھائی پور (۵) حسیبہ النساء = چروانواں (۶) تہذیب النساء = اکبر پور (۷) فہمیدالنساء = بھٹہ (۸) ساجدہ = بھٹہ۔

قاسم علی (دوسو برس قبل، یہ خاندان مہونی سے بازید پور منتقل ہوا تھا) ان کے چھ لڑکے ہوئے۔ ایک کا نام ریاض علی تھا جن کی شادی بازید پور ہی میں ہوئی۔ ریاض علی کی اولاد:- (۱) حافظ حبیب الرحمٰن = بنت عبداللطیف (ملکی چک) (۲) مولوی عبدالمتین = بنت عبدالغفور (چروانواں) (۳) عبدالقدوس = بنت فدا علی (بازید پور) (۴) محمد ہاشم = بنت عبدالحمید (چروانواں) (۵) شرلعیہ = نظرالدین (چروانواں) (۶) بریقہ = محمد ذاکر (چروانواں) ● حافظ حبیب الرحمٰن کی اولاد - (۱) فخرالدین = بنت ظہیرالدین (منیصپور) (۲) قمرالدین = نعیمہ بنت محمد

ہاشم (بازید پور) (۳) ذاکیہ = حافظ محمد محسن (کندھولی) (۴) صفیہ = اظہار الحق (قیمصپور) عبدالمتین کی اولاد:- (۱) محفوظ عالم = بنت عبدالرؤف (چیروانواں) (۲) مسعود عالم = بنت عبداللہ نواب (ہنسوری) (۳) بنیؔ = محمد ادریس (چیروانواں)
● عبدالقدوس کی اولاد- (۱) سعیدہ = عبدالقدوس (بازید پور) (۲) حمیدہ = ہدایت حسین (جادوپور) (۳) نورجہاں = صدر الدین (جانا) ● محمد ہاشم کی اولاد:- (۱) عبدالودود = بنت عبداللہ (جانا) (۲) محمد مقیم الدین = بنت حاجی سمیع احمد (اندھنا) (۳) محمد مستقیم (۴) شمیمہ = انیس الرحیم ولد عبدالرحیم مہنوی (کابنور) (۵) نعیمہ = قمرالدین (بازید پور) (۶) فہیمہ (۷) وسیمہ ● گوہر علی۔ طاہر علی (ہر دو برادران حقیقی)۔ گوہر علی = چیروانواں۔ اولاد:- (۱) رضا کریم = بنت فضل کریم دفعدار (چیروانواں) (۲) عطا کریم = بنت منشی نصیر الدین (مہونی) ● رضا کریم کی اولاد:- (۱) احسان کریم = بنت محمود مختار (چیروانواں) (۲) تین لڑکیاں۔ یہ خاندان پاکستان چلا گیا ● عطا کریم کی اولاد:- (۱) بچوؔ (۲) للوؔ (۳) جھلوؔ (۴) دجوؔ (۵) دو اور لڑکیاں ● طاہر علی = ہمشیرہ مولوی محمد مصطفیٰ (مہونی)۔ ان کی اولاد (۱) ڈپٹی محمد فرید = بنت گوہر علی (بازید پور) (۲) لڑکی = محمد نظام ولد شہادت حسین (بازید پور) ● ڈپٹی محمد فرید کی اولاد۔ (۱) مختار احسن = بنت قمرالدین (چکندرہ) (۲) نظیر احسن (۳) مجوؔ (۴) شکوؔ (۵) جامی (۶) امینہ (منی) (۷) سونی (۸) دو اور لڑکے

شیخپورہ

شیخپورہ کی تاریخ حضرت مخدوم عالم پناہ حضرت شعیب جلال مینری شیخپوری رح (۶۸۸ھ — ۸۲۴ھ) سے وابستہ ہے۔ حضرت مخدوم کی ولادت اپنے نانیہال موضع

کجانواں میں بارہویں ربیع الثانی دوشنبہ کے دن ۶۸۸ھ کو ہوئی تھی۔ ابھی چھ سات بہاریں آپ نے دیکھی تھیں کہ آپ کے پدر بزرگوار حضرت مخدوم جلال ابن مخدوم ضیاء الدین ابن مخدوم عبد العزیز ابن حضرت امام محمد تاج فقیہ داغ مفارقت دے گئے۔ آپ کے والد کا مزار منیر شریف میں تالاب سے پچھم مخدوم شیخ اسمٰعیل اور حضرت شیخ یحییٰ منیری کے روضہ مبارک سے پچھم طرف واقع ہے۔ آپ کی والدہ بی بی سعد ملکہ عرف بی بی سعیدہ شیخ ابوبکر کی دختر تھیں۔ شیخ ابوبکر، شیخ ابن شیخ اسمٰعیل ابن تاج فقیہ کے صاحبزادے تھے۔ جو موضع کجانواں کے باشندے تھے۔ یہ وہی گاؤں ہے جہاں حضرت امام محمد تاج فقیہ کا پہلا پڑاؤ ہوا تھا۔ اور جہاں ان کے خاندان کے لوگ آباد تھے۔ جناب شاہ امین احمد فردوسی نے اپنے منظوم رسالہ "گل فردوس" میں لکھا ہے کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ جانے کے بعد آپ کے نانا حضرت ابوبکر آپ کو کجانواں لے آئے اور کمال محبت و شفقت سے تعلیم و تربیت فرمانے لگے۔

جب آپ سن جوانی کو پہونچے تو آپ کے نانا کا انتقال ہوگیا۔ جوانی کے ساتھ شوق سیر الی اللہ کا جذبہ بھی جوان ہوا۔ اضطراب عشق میں آپ دانا پور تشریف لائے۔ کبھی کبھی والدہ کی قدمبوسی کو کجانواں (جو باڑھ کے علاقہ میں واقع تھا) چلے جاتے رفتہ رفتہ آپ کی ولایت کا شہرہ ہوگیا۔ ہجوم سے بچنے کے لئے ادھر ادھر عزلت نشین ہونے کے بعد مخدوم الملک شرف الدین بہاری ؒ کے آستانہ عالیہ راجگیر جاکر چلہ کش ہوگئے۔ اس کے بعد وہاں سے نکل کر موضع اکرانواں اور اہیرہ کے خونخوار جنگل میں زاویہ نشیں ہوگئے۔ یہ دونوں گاؤں شیخپورہ سے تقریباً ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہیں اور ان دنوں وہ تمام علاقے جنگل سے بھرے ہوئے تھے۔ وہاں صرف درندے اور خونخوار جانور رہا کرتے تھے۔ عرصہ دراز تک اسی جنگل میں مصروف مجاہدہ رہے کبھی کبھی اکرانواں سے قریب ایک بڑ کے درخت کے نیچے نمودار ہوتے اور پھر بیابان

میں گم ہو جاتے۔

آپ کی والدہ آپ کی جُدائی اور طویل گوشہ نشینی سے بے چین ہو کر انکی تلاش میں منیر شریف سے بہار شریف پہنچیں۔ آپ کو کشف سے والدہ محترمہ کی بے چینی کا حال معلوم ہو گیا۔ چشم زدن میں بہار پہنچے اور پابوس ہوئے۔ والدہ کے سکون قلب کی خاطر آپ ان کو ساتھ لیتے آئے اور شیخپورہ سے تقریباً ۸ میل موضع "تورا" میں ان کو قیام کرنے کی استدعا کی اور وعدہ کیا کہ ہر شب جمعہ کو آپ کی زیارت و دعا خواہی کے لیے آجایا کروں گا۔ دامن کوہ میں جہاں اب شیخپورہ اور ریجی پور واقع ہے ہولناک جنگل اور ویرانہ تھا۔ خوفناک شیر، خونخوار درندوں اور بھیڑیوں کا مسکن تھا۔ آپ اسی جنگل میں پہاڑ پر رہا کرتے تھے۔ قریب میں موضع "کماسی" اور موضع کاوا میں کچھ ملکوں کی آبادی تھی جن کی ہدایت کے لئے حضرت شیخ شمس الدین جو اپنے وقت کے متقی وعالم تھے وہیں سکونت رکھتے تھے۔ ملک حضرت مخدوم شعیب کو اکثر پہاڑ سے اترتے اور موضع تورا کی طرف ہر جمعرات کی شام کو جاتے دیکھتے۔ ایک روز موقعہ پاکر کچھ لوگ مخدوم کے گرد جمع ہو گئے اور درخواست کی کہ ہمارے ہاں تشریف لے چلیں۔ مگر انہوں نے توجہ نہ کی اپنی خلوت گاہ کی طرف چلے گئے۔ اس واقعہ کا تذکرہ لوگوں نے مولانا شمس الدین سے کیا۔ دوسری جمعرات کو جب مخدوم صاحب پہاڑ سے اترے تو مولانا شمس الدین ان کے منتظر تھے۔ مصافحہ و معانقہ سے مستفید ہونے کے بعد ملتجی ہوئے کہ اگر حضور "موضع کماسی" میں قیام فرمائیں تو ان غافلوں کی ہدایت کا سامان ہو جائے۔ مخدوم شعیب رح نے کہا کہ اگر ملک صاحبان اس بات پر راضی ہوں کہ جہاں میرا زاویہ عبادت ہے وہیں آکر وہ لوگ بھی سکونت پذیر ہوں تو میں بھی وہیں اقامت گزیں ہو جاؤں گا۔ مولانا نے سبھوں کو سمجھا بجھا کر مخدوم صاحب کی خدمت میں حاضر کیا اور مخدوم صاحب نے خود ان سے کہا کہ آپ لوگ دامن کوہ میں بودوباش

اختیار کریں۔ خوفناک درندوں کے خوف سے کچھ وہ لوگ تذبذب میں پڑ گئے، لیکن آخرکار سب راضی ہو گئے۔ جس جگہ "صحت کنواں" ہے وہاں پر مخدوم صاحب کا حجرہ بھی تھا سبھوں نے اس کے ارد گرد سکونت اختیار کی۔ مولانا شمس الدین بھی دامن کوہ میں آباد ہو گئے۔ اس آبادی کی بنیاد چونکہ حضرت شیخ شعیبؒ کے مبارک ہاتھوں سے پڑی اسلئے اس کا نام "شیخپورہ" قرار پایا۔ اور اس محلہ کا نام "سکونت محلہ" مشہور ہوا جو اسی نام سے ابتک مشہور ہے۔

اس کے بعد ہی مخدوم الملک بہاری کے تحفہ جات کا واقعہ پیش آیا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ مولانا حضرت آموں جونپوری (جو موضع چرداوان میں آرام فرما ہیں) اپنی کتاب مطلوب المبارک اور تحقیقات المعانی ملفوظہ میں رقمطراز ہیں کہ جس وقت مخدوم الملک بہاریؒ کا وصال ہوا مخدوم شعیب کہیں بیابان میں مصروف مجاہدہ تھے۔ وصال کے وقت مخدوم صاحب نے "خرقہ، دستار، پٹی اور مقراض" (جو خلافت کے علامات خیال کئے جاتے ہیں) حضرت مخدوم مظفر بلخی کے سامنے رکھ کر وصیت فرمائی کہ یہ چیزیں فقیر کی طرف سے برادرم شعیب کے خاص حصہ میں ہیں۔ اس امانت کو کسی طرح ان تک پہنچا دینا۔ اس کے چند ہی دنوں کے بعد مخدوم صاحب کا وصال ہو گیا۔

حضرت مظفر بلخی بھی بمطابق ارشاد مخدوم الملک عدن تشریف لے گئے جاتے وقت یہ امانت اپنے برادر زادہ مخدوم شاہ حسین نوشہ توحید کے سپرد کیا۔ کچھ دنوں تک یہ تبرکات مظفر بلخی کے حجرہ میں طاق پر رکھی رہیں۔ ایک روز خواب میں مخدوم الملک نے فرمایا کہ "باباحسین وہ چیزیں جو مظفر بلخی نے تمہارے حوالہ کی تھیں ابتک نہیں پہنچائیں۔ چونکہ شاہ حسین چلہ کش تھے۔ اس لئے دوسری صبح کو اپنے صاحبزادہ مخدوم شاہ حسن کو وہ امانتیں دیں کہ فوراً مخدوم شعیب کو شیخپورہ جا کر حوالہ کر آئیں۔ ادھر مخدوم شعیب کو بھی کشف سے ساری باتیں معلوم ہو گئی تھیں۔ دونوں ایک دوسرے

کی طرف پیادہ روانہ ہوئے تھے۔ موضع چرا والواں میں بڑ کے درخت کے پاس دونوں کی ملاقات ہوئی۔ اسی وقت سے وہ درخت "مخدوم بڑ" کے نام سے موسوم ہوا، حال ہی میں یہ درخت گر گیا۔ اسی کے قریب ایک "مخدوم کنواں" بھی ہے حضرت آموںؒ جو مخدوم الملک کے خاص مریدوں میں سے تھے اسی کے قریب آرام فرما ہیں۔

بعض کا کہنا ہے کہ ان دونوں بزرگوں کی ملاقات موضع "ایتورہ" میں بڑ کے درخت کے پاس ہوئی تھی۔ وہاں بھی ایک درخت "مخدوم بڑ" کہلاتا ہے۔ حضرت جلال شطاری سے منقول ہے کہ مخدوم حسنؒ اور مخدوم شعیبؒ کی ملاقات موضع شکرانواں "میں ہوئی تھی۔ وہاں بھی ایک درخت" مخدوم بڑ" کے نام سے مشہور ہے۔ واللہ علم بالصواب۔ حضرت مخدوم شعیب جب خلافت و اجازت لے کر موضع شکرانواں سے واپس آئے تو اسی عرصہ میں آپ کی والدہ بی بی سعد ملکہ کا موضع تورا میں انتقال ہو گیا۔ اور وہیں سپرد خاک ہیں۔ مخدوم صاحب کی شادی شیخ فاروقیوں کے خاندان میں موضع بلوری " نزد لکھی سرائے مونگیر میں ہوئی تھی۔ یہ خاندان اس زمانہ میں علم و فضل اور شاہی مناصب کے اعتبار سے بہت سربلند تھا مخدوم صاحب کے چار لڑکے اور دو لڑکیاں ہوئیں (شجرہ دیکھیں) لڑکیوں سے نسل نہیں چلی۔ مخدوم زادگان کی نسل ہنوز چل رہی ہے۔ مخدوم زادگان کی "رسم مکتب" مولانا شمس الدین کے مبارک ہاتھوں انجام پائی۔ اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تعلیم انہوں نے فرمائی۔ مولانا آپ کے خاص مرید ہو گئے تھے۔ یہ رسم جاری رہی کہ شیخپورہ کے مخدوم زادگان کا مکتب ہمیشہ مولانا شمس الدین کی اولاد میں سے کسی عالم سے کرایا جاتا ہے ان دنوں مولانا کے خاندان کے لوگ شیخپورہ میں نہیں ہیں۔ سید جلال شطاری نے اپنے رسالہ فارسی میں سارے واقعات تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ مخدوم شعیب نے بمقام شیخپورہ ۱۳۶ برس کی عمر میں ۸۲۴ھ عصر کے وقت اپنے حجرہ میں ۱۲ ربیع الثانی

سوموار کے دن داعی اجل کو لبیک کہا۔ جامع مسجد سے متصل مزار اقدس ہے۔

مخدوم صاحب کے بعد آٹھ پشت تک مسلسل آپ کی اولاد میں سجادگی رہی۔ مخدوم زادگان خانقاہ شعیبیہ شیخپورہ محلہ بگیہ کی خانقاہ میں مسند سجادگی پر جلوہ افروز رہے۔ سب سے پہلے آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت مخدوم بہاء الدین رح اس کے بعد (۲) آپ کے بھائی مخدوم منصور رح اس کے بعد مخدوم شاہ مظفر ان کے بعد ان کے صاحبزادے مخدوم نظام الدین رح اس کے بعد یکے بعد دیگرے بیٹوں سے خلافت کا سلسلہ یوں چلا۔ شاہ فیروز ولد مخدوم نظام الدین۔ شاہ جلال ولد شاہ فیروز۔ شاہ عبد الفتاح ولد شاہ جلال۔ شاہ نور الدین ولد شاہ عبد الفتاح۔ شاہ محمد آگاہ ولد شاہ نور الدین۔ شاہ تراب علی ولد شاہ محمد آگاہ۔ حضرت شاہ تراب علی سے اولاد ذکور نہیں تھی۔ لڑکیاں تین تھیں۔ ایک بی بی کنیز کبریٰ کی شادی حقیقی بھانجہ شاہ جمال علی بلخی ساکن "کرجرہ" سے ہوئی تھی۔ اس لئے بھانجے کو داماد بنا کر اپنا خلیفہ بنایا ان کے بعد ان کے صاحبزادے شاہ برہان الدین منظر سجادہ نشین ہوئے اس کے بعد آپ کے سب سے بڑے فرزند شاہ شرف الدین احمد اور ان کے بعد آپ کے فرزند رشید سید شاہ نجم الدین احمد فردوسی سجادۂ خلافت پر مسند آرا ہوئے۔

حضرت امام محمد تاج فقیہ

(۱) حضرت مخدوم اسرائیل — (۲) حضرت مخدوم اسمٰعیل رح — (۳) حضرت مخدوم عبد العزیز

حضرت مخدوم یحییٰ منیری = بی بی رضیہ (بنت شہاب الدین پیر جگجوت درگاہ جیٹھولی)

(۱) شیخ جلیل الدین۔ (۲) شیخ شرف الدین احمد مخدوم الملک بہاری رح شادی از دختر علامہ ابو توامہ

(۳) شیخ خلیل الدین (۴) شیخ حبیب الدین

(۱) شیخ جلیل الدین

شاہ کمال الدین۔ بی بی رقیہ۔

(۱) حضرت مخدوم ابراہیم (۲) مخدوم صلاح الدین (۳) مخدوم منہاج الدین

مخدوم ذکی الدین

حضرت مخدوم ضیاء الدین

حضرت مخدوم جلال الدین منیری

حضرت مخدوم شیخ شعیب جلال الدین منیری شیخپوروی

حضرت مخدوم شیخ شعیب جلال الدین منیری شیخپوروی

(۱) مخدوم بہاؤ الدین (۲) مخدوم منصور (۳) مخدوم شاہ مظفر (۴) مخدوم شیخ شمس الدین عرف شاہ سمن رح
(۵) بی بی ناہو (۶) بی بی چھنو۔

(۱) مخدوم خدا بخش (۲) مخدوم نظام الدین

شیخپورہ کے کہسار سے جو چشمۂ ہدایت پھوٹا تھا اس کی لہریں دور دور بیرون ہند تک گئیں۔ تشنگان آب بقا یمن، حجاز، ایران اور افغانستان سے یہاں اپنی پیاس بجھانے آنے لگے۔ ان کے درس و تدریس اور قیام و طعام کے لئے ایک بہت بڑا دارالاقامہ تیار کیا گیا جس میں مدرسہ دیوبند کی طرح ہزاروں طلبا قیام کرتے اور علم دین سے بہرہ ور ہوتے مگر یہ باتیں پرانی ہو گئیں۔ ان درسگاہوں اور اقامت گاہوں کے نام و نشان تک باقی نہیں رہے۔ خدا بخش لائبریری پٹنہ میں اس موضوع پر ایک کتاب نظر سے گذری تھی جس میں تفصیل وار تمام طلبا ر کے نام، مقام اور ملک کے پتے درج تھے۔ اس میں یہ بھی مندرج ہے کہ شیخپورہ کی درسگاہ کے زوال کے بعد یہیں کے ایک محقق نے اسی عنوان کا ایک مدرسہ مظفر پور میں قائم کیا تھا جہاں دور دراز سے لوگ آکر دینی اور دنیوی مرادوں سے اپنا دامن بھرتے تھے۔

مخدوم شعیب رح کی شہرت جب بیرون ہند تک پھیل گئی تو حضرت سید احمد جاجنیری رح کے بڑے لڑکے حضرت سید جان رح کو ان سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا۔ ان دنوں یہ اڈرین میں تھے۔ وہاں سے شیخپورہ کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت شعیب رح کو کشف سے ان کے آنے کی خبر ہو گئی۔ مشائخین کے درمیان محو گفتگو تھے دفعتاً کھڑے ہو کر پیراہن اٹھا کر اپنا سینہ ملنے لگے۔ حاضرین نے دریافت کیا حضور کیا بات ہے۔ فرمایا حضرت رسالت پناہ کے ایک فرزند کی سواری آرہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد حضرت سید جان رح حاضر خدمت ہوئے۔ مخدوم صاحب کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔ تین دنوں تک

خانقاہ مہمان نوازی کا آماجگاہ بنا رہا۔ حضرت موصوف مخدوم صاحب کے کمالات ولایت کے ایسے شیدا ہوئے کہ ان کے مرید ہو گئے۔ یہ وہی حضرت سید جان ہیں جو ضلع مونگیر میں خاندان سادات بادہ گانواں کے بانی ہیں۔

قبل ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت شاہ تراب علی کے اولاد ذکور نہیں تھی۔ اس لئے سلسلہ سجادہ نشینی انکے بھانجہ اور داماد شاہ جمال علی بلخی سے چلا۔

حضرت مخدوم شاہ محمد آگاہ ولد شاہ نور الدین رح

(۱) بی بی علیماً = شاہ ابراہیم علی بلخی (ساکن کرجرہ) (۲) بی بی جین = مخدوم شاہ حسن علی شیخپوروی

(۳) حضرت شاہ تراب علی۔

حضرت بی بی کنیز کبریٰ = حضرت شاہ جمال علی بلخی

(۱) حضرت شاہ جمال علی بلخی = حضرت بی بی کنیز کبریٰ

(سجادگی در ۱۲۴۱ھ میں ہوئی) (وفات ۱۲۷۲ھ)

شاہ مخدوم برہان الدین مظفر = بنت عبد الحسین شعیبی

(۱۲۴۳ — ۱۲۵۰ھ)

(۱) سید شاہ شرف الدین (خلیفہ و جانشیں) = بنت سید کرامت حسین (میرداد (بہار) (B 1284 - 1347 A.H) (۲) حاجی شاہ بدیع الدین احمد (۳) شاہ ظہیر الدین احمد (۴) شاہ وصی الدین احمد بیرسٹر (۵) بی بی صغریٰ (۶) بی بی امام باندی

(۱) سید شاہ شرف الدین = بنت سید کرامت حسین (میرداد، بہار)

(۱) سید شاہ نجم الدین احمد شعیبی (فی الحال سجادہ نشین) (۲) سید شاہ مجید الدین احمد وکیل (۳) بی بی سلمیٰ مرحومہ (۴) بی بی ہاجرہ مرحومہ۔

حضرت مخدوم شعیبؒ کے سجادہ نشین آستانۂ شعیبیہ شیخپورہ کے علاوہ خلافت

ملک کے اندر اور باہر بھی گئی۔ شاہ متین اللہ صاحب لکھن پوری نے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں مخدوم شاہ سجاد احمد (شاہ بھیک رح جن کا مزار لکھن پور میں ہے) کے حالات کا ذکر ہے شاہ صاحب کا تعلق اسی خاندان سے ہے اس میں درج ہے کہ حضرت خدا بخش (شاہ چندن) لکھنؤ کے اولیاؤں میں سے ہیں جو شاہ بھیک، لکھپوری کے خلیفہ اول تھے۔ ان کا مزار بھی لکھن پور میں ہے۔ ان کے بعد شاہ بھیک کے مخدوم زادگان کو خلافت ملی جو ابتک مسلسل جاری ہے۔ اس رسالہ میں شاہ متین اللہ صاحب نے سلسلہ وار دکھلایا ہے کہ لکھن پور میں اجازت خلافت، آستانۂ شعیبیہ فردوسیہ شیخپورہ سے آئی۔ شیخپورہ ہی سے خلافت دیورہ بھی گئی۔ اس کی تصدیق دیورہ کے خانقاہ کمالیہ، برہانیہ فردوسیہ کے سجادہ نشیں شاہ محمد ابراہیم نے بھی کی ہے۔ نیز ان کا بیان ہے کہ مولانا شاہ شہباز محمد بھاگلپوری رح بھی سلسلہ فردوسیہ کے مرید تھے۔ دیورہ کی خانقاہ میں ایک پرانا کرم خوردہ فارسی میں خطام قومہ شاہ معروف شعیبی فردوسی ہنوز محفوظ ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ مخدوم شاہ شعیب جلال رح منیری کے خلفاء میں ایک بزرگ مخدوم شاہ اسحٰق رح تھے۔ ان کے والد خواجہ داوؑد بانی پت سے بہار شریف آئے اور محلہ بیگن آباد میں مقیم ہو گئے۔ شاہ اسحٰق کے صاحبزادے خواجہ شاہ برخوردار اور ان کے صاحبزادے مخدوم شاہ برہان الدین (بندگی خوندمیاں دیوروی) ہیں۔ ان ہی کے نام پر دیورہ کے آستانہ کا نام "خانقاہ کمالیہ برہانیہ" ہے۔ آپ باکمال بزرگ تھے۔ ایک سو سال سے زاید عمر گزار کر سنہ ۹۸۰ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ حضرت شہباز محمد بھاگلپوری، مخدوم شاہ برہان الدین (خوندمیاں) فردوسی شعیبی دیوروی کے خاص مریدوں میں سے تھے۔ دیورہ ہی کے عباسی خاندان سے تھے۔ بھاگلپور (جو ایک مشہور بڑا ضلع تھا۔ مونگیر اسی سے کاٹ کر بنا) جاکر قیام پذیر ہو گئے۔ اسکے علاوہ مخدوم شعیب رح سے خلافت، مونگیر، لکھمنیا، راجگیر، میرداد بہار بھی گئی۔

مخدوم یحییٰ علیؒ نوآبادی صفی پور۔ مخدوم شاہ حسن علی شعیبی فردوسی، شیخپوروی کے مرید اور خلیفہ تھے۔ کرجرہ کے شاہ جمال علی بلخیؒ شاہ یوسف علی شعیبیؒ (خانقاہ شیخپورہ) سے حاصل تھی۔ واضح ہو کہ مخدوم محمد آگاہؒ کے بعد ایک خلیفہ ان کے فرزند شاہ تراب علیؒ ہوئے اور دوسری خلافت شاہ دھومنؒ کو ملی جن سے شاہ یوسف علی کو ملی۔ یوسف سے بیعت اور خلافت شاہ جمال علی کو ملی جو شاہ محمد آگاہ کے نواسے اور شاہ تراب علی کے بھانجے اور داماد تھے (شجرہ ملاحظہ ہو)۔ شاہ حسن علیؒ مخدوم شعیبؒ کی اولاد میں تھے۔ مخدوم الملک بہاریؒ سے خواب میں روحانی تعلیم حاصل ہوئی۔ عظیم آباد پٹنہ میں علم ظاہر و باطن کی تکمیل کی۔ ان دنوں حضرت شاہ منعمؒ پاکباز (جن کی پیدائش بچنہ میں ہوئی تھی) کا اضلاع میں بزرگ فیض رساں کی حیثیت سے شہرہ تھا۔ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مخدوم الملک کی ایما سے شاہ محمد منعمؒ سے بیعت کی اور اپنے وقت کے صاحب کرامت قطب ہوئے۔

حضرت مخدوم شیخ شعیب جلالؒ کے اموں حضرت شاہ محمد عوضؒ موضع بروی ضلع مونگیر میں آسودۂ خواب ہیں۔ آپ کی اولاد اطراف و اکناف میں پھیلی۔ موضع بچنہ ضلع مونگیر میں آپ ہی کے خاندان کے ایک بزرگ حضرت شاہ امین الدین خاندان شعیبیہ کے بانی ہیں اور ان کی اولاد ہنوز وہاں آباد ہے۔

شیخ شعیب جلال شیخپوروی کی تصنیف مناقب الاصفیا جو شہرہ آفاق معتبر ماخذ ہے۔ اس کے اردو ترجمہ کی سعادت سے سید ابو صالح محمد یونس مہانند پور سرفراز ہوئے۔ بیگہ، کسرڈہ، ترجھ، پائی ٹگی، کمنزی، باولی، درگاہ، سکوت، یحییٰ پور وغیرہ اس تاریخی شہر کے مشہور محلے ہیں۔ نواب علی ابراہیم خاں خلیل مصنف گلزار ابراہیم و صحف ابراہیم و خلاصۃ الکلام، شاہ محمد ہاشم بہار شیخپوروی صاحب دیوان، شاہ وزیر حسن مشہور تاریخ گو، شاہ ہادی حسن شاعر، نواب بہار

★ جن شاہ دھومن شعیبی سے مرید و مجاز رکھتے تھے۔ شاہ دھومن شعیبی کو بیعت اور خلافت شاہ محمد آگاہ شعیبی

محمد علی خاں انجم ، حکیم شیخ کبیر الدین نامور مصنف مخزن مفردات (کثیر التصانیف) ۔ شیخ حافظ جمال الدین (بانی مسجد حافظ جمال الدین سیندریہ پٹی (حبیب پور روڈ کلکتہ حال رابندرا سرنی) پروفیسر سید حسن پروفیسر پٹنہ یونیورسٹی (ریٹائرڈ) و سید محمد اسماعیل وکیل بانی مدرسہ اسلامیہ شیخپورہ و حاجی نجابت حسین جج ، اس شہر کے نامور فرزندوں میں ہیں ۔

۔ سری ڈومرسی داس مرار کا بانی ڈی ، ایم ہائی اسکول شیخپورہ ، سری راجو سنگھ ایم ایل اے ، اور سری راما دھین سنگھ بانی شیخپورہ کالج ، نیز سید منظور احسن وکیل کٹھی کول اور سید محمد مرتضیٰ زمیندار مانے ہسپتال اور کالج میں اپنی فیاضانہ عطیات کے باعث علاقہ کے نامور مشاہیر میں شمار ہوتے ہیں ۔ اس شہر میں اسکول کالج ہسپتال کے علاوہ بی ، ڈی ، او آفس ، الیکٹرک آفس ، واٹر سپلائی آفس ، اسٹیٹ بنک ، آف انڈیا ، تین ڈاکخانے ، بڑا ریلوے اسٹیشن ، مویشی ہسپتال ، زچہ خانہ ۔ رجسٹری آفس ، کثرت سے چھوٹی صنعتیں اور تین میل لمبا بازار ایک سینما گھر ، لکڑی کا گولہ ، کوئلہ ڈپو ۔ مدرسہ مخدومیہ شعیبیہ ، لڑکیوں کا مڈل اسکول ، سب موجود ہیں ۔ یہ شہر مخدوم حضرت شعیب جلال ؒ کے سالانہ عرس اور اپنے مخصوص محرم اور دیوالی کے لئے مشہور رہے ۔

موضع پچینہ (ضلع مونگیر)

(از شاہ مقبول احمد، پروفیسر کلکتہ یونیورسٹی)

نواح شیخپورہ میں یہ شرفا کی ایک قدیم بستی ہے۔ یہاں کے لوگوں میں یہ روایت عام ہے کہ بہار کے حکمراں پال خاندان کے آخری راجہ اندرمن دیوپال کا یہاں ایک گڑھ تھا۔ اس کی باقی ماندہ یادگار پتھر کی ایک چکری پچینہ کے پہاڑ پر ہنوز موجود ہے۔ اس راجہ کی شکست، اور اس کے ہاتھ پال خاندان کی حکمرانی کے خاتمہ کے بعد ملک محمد بختیار خلجی نے بہار میں مسلم دور حکومت کا آغاز کیا جو تاریخ میں ۱۱۹۲ء سے ۱۲۵۴ء تک تسلیم کیا جاتا ہے۔ سلطان فیروز شاہ تغلق (۱۳۵۱ء ۱۳۸۸ء) کے عہد حکومت کے برگزیدہ مجاہدین میں سید احمد جاجنیری رح مدفون موضع ندیاواں ضلع مونگیر، سید شاہ شرف الدین رح اور سید شاہ نور رح ہر دو مدفون لکھی سرائے ضلع مونگیر کے ساتھ شاہ باعث الدین اولیا رح کا نام بھی کتب تاریخ میں محفوظ ہے۔ آپ کا مزار پر انوار پچینہ میں نزد بڑا تالاب واقع ہے۔

اس بستی کے متعلق عہد شیر شاہی (۱۵۴۰–۱۵۴۵ء) میں ایک دوسرے واقعہ کو زمانہ نے محفوظ کر لیا ہے۔ مقامی روایات کے علاوہ سرکاری کاغذات میں بھی اس امر کی صراحت ملتی ہے کہ شیر شاہ جب علاقہ پچینہ سے گذر رہا تھا تو اس نے ایک گوالن کے پانی یا دودھ پلانے کے صلے میں حکام شاہی کو حکم دیا تھا کہ پچینہ کے پہاڑ کو کاٹ کر ایک گذرگاہ بنا دی جائے۔ چنانچہ پہاڑ کاٹ کر راستہ بنا دیا گیا جو ہنوز موجود ہے۔ اور گوالن کھانڑ کے نام سے موسوم ہے۔

شیر شاہی عہد کے بعد سرزمین پچینہ کو یہ امتیاز خاص حاصل ہے کہ عہد

جہانگیری میں اس کی خاک سے حضرت منعم پاکبازؒ (۱۰۸۲ھ - ۱۱۸۵ھ) اٹھے تھے۔ اس بستی کے شیوخ فاروقی کے خاندان میں آپ کی نانیہال تھی۔ حضرت موصوف ابوالعلائی سلسلہ کے جلیل القدر بزرگ تھے اور خود بھی منعمیہ سلسلہ کے بانی ہوئے۔ آپ کی تصانیف مکاشفات منعمی (۱۱۱۹ھ) الہامات منعمی (۱۱۲۰ھ) مشاہدات منعمی (۱۱۲۲ھ) دنیائے تصوف کی اہم تصانیف ہیں۔ آپ کا وصال عظیم آباد پٹنہ میں ۱۱۸۵ھ میں ہوا۔ وہیں احاطہ مسجد متین، محلہ بخشی میں آسودہ خواب ہیں۔

نواب واجد علی شاہ والی اودھ کے زمانہ میں اس بستی کے نامور فرزند حکیم شاہ عبدالحق رائق بن شاہ ابوالحسن قادری، علم طب کی تحصیل و تکمیل کے لئے لکھنو گئے تھے۔ یہ اپنے عہد کے نامور طبیب، ادیب اور شاعر تھے۔ "دعوت شیراز" "علاج الابدان"، "تجربات عبدالحق"، فارسی میں آپ کی گرانقدر تصانیف ہیں شاعری میں خواجہ وزیر لکھنوی سے تلمذ تھا۔ ۱۸۹۴ء میں وفات پائی بچینہ میں آسودہ خاک ہیں۔ اسی دور میں بچینہ کے ایک اور بزرگ سید عالی قدر عبداللہ نے ایک کتاب "ترکیب درست"، تصنیف فرمائی۔ ملک امیر حیدر وکیل اور سید ریاضت حسین منصف گورکھپور اسی عہد کے نامور و ذی علم بزرگ ہیں۔ بعد کے صاحبان بچینہ میں حکیم سید عبدالحیٔ ہاتف (۱۸۸۱ - ۱۹۴۱ء) صاحب دیوان، حکیم سید محمد ظہور الحق، (۱۸۶۰ - ۱۹۴۲ء) سید ابوظفر محمد یحییٰ واقف صاحب دیوان درد دل (۱۸۹۸ - ۱۹۲۰ء) شاہ خلیل الرحمٰن عارف (فوت ۱۹۷۱ء) مدیر اخبار رہنما بہار شریف مدینہ بجنور اور جمہور کلکتہ آسمان علم و ادب و صحافت کے آفتاب و ماہتاب گذرے ہیں۔

شیخپورہ سلطان فیروز شاہ تغلق کے عہد میں آباد ہوا۔ اس مقام کو شیخ شعیب بن جلال منیریؒ (۶۸۸ - ۸۲۴ھ) مصنف مناقب الاصفیا کی ذات

گرامی سے نسبت خاص حاصل ہے۔ اس مردم خیز شہر کے گرد نواح کا علاقہ سلاطین خلجی کے زمانہ سے اہل اسلام کا آماجگاہ بن گیا تھا۔ اسی وجہ سے علاقہ شیخپورہ میں (۱) بچینہ کے علاوہ سادات، شیوخ، ملوک کی تاریخی بستیاں اسی زمانہ سے آباد ہو گئی تھیں۔ (۲) بروئی (۳) کنڈا (۴) بیتر ہٹہ (۵) جموارہ (۶) چیندہاری (۷) کنتی کول (۸) ایکساری (۹) فیروزپور مننڈہ (۱۰) مانے (۱۱) حسین آباد، چیواڑہ، رانگرا، بلوری مند تانواں، برگنڈ، بھنورا، اعلیٰ پور، ابنہرہ، بڑہیرہ، بررتہ، ہنوری، سہوڑہ، چکندرہ بنی نگر، ککرڈار، بازید پور، باقرپور بانک، بوری، بہرٹیا، یمی، مشہور و معروف مواضع ہیں۔ اول الذکر بارہ بستیاں سادات کے بارہ گانواں کے نام سے صدیوں سے شہرت رکھتی ہیں۔ خاندانوں کے ایک بستی سے دوسری بستی منتقل ہونے کا سلسلہ آج بھی قائم ہے اور پہلے بھی تھا۔ موضع بروئی سے شاہ تاج الدین صاحب موضع بنڈ منتقل ہوئے۔ بیتر ہٹہ کے سید محمد فیروز صاحب موضع پھلیا جا بسے۔ موضع چیندھاری دچوارہ سے سید عبد الحکیم وغیرہ نے موضع امام نگر کو آباد کیا۔ فیروزپور مننڈہ کے شیخ یار علی موضع چکندرہ میں ۱۸۱۳ء میں سکونت پذیر ہوئے اسی طرح موضع جموارہ کے میر ابرار حسین محلہ یحییٰ پور شیخپورہ میں اقامت گزیں ہوئے۔

تہذیبی اور سماجی اعتبار سے اسی خطہ کی توسیعات میں جنوب و مشرق کے وہ علاقے بھی شامل ہیں جن میں اودین، علی نگر، ہلدی، شاہ نگر، چک مکن، مولا نگر، امرتھ، اڈسار، لوہرہ، مرجا، علی گنج، سکندرہ، دین نگر، آڑھا، سیوے، جمریا، محی الدین نگر ڈانرٹ، استھانواں (نزد چواڑہ) کیتھا، جوبر، چونرٹ درگاہ وغیرہ مشہور بستیاں آباد ہیں۔

اس سرسری تاریخی تذکرہ کے بعد موضع بچینہ کی دیگر تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

۱۹۶۱ء کی مردم شماری کے لحاظ سے یہاں کی کل آبادی ۱۸۷۵ نفوس پر مشتمل ہے اراضی کا رقبہ ۱۵۶۵ ایکڑ ہے۔ تین تالاب اور متعدد کنوئیں۔ ڈاکخانہ ایک، اپر پرائمری اسکول ایک، ہائی اسکول ایک، مسجدیں دو، عیدگاہ ایک، مندر تین، مونگیر بہار شریف ریاستی شاہ راہ پر بستی آباد ہے۔ سڑک کے دونوں جانب۔ آٹھ دکانیں ہیں ایک، آٹا پیسنے اور دھان کوٹنے کا مِل ہے۔ بجلی گاؤں میں آگئی ہے۔ سراری اور شیخپورہ دونوں اسٹیشن سے ریل کا سفر کیا جاتا ہے۔ ٹم ٹم، بس، ٹیکسی سواری کے ذرائع ہیں۔ آبادی کے لحاظ سے مسلمان ۲۵ فی صد ہیں۔ باقی ہنود ہیں۔ برہمن، کائستھ، گوالا، کوئری، کاندو، کہار، کمہار، مالی، نائی، تنبولی، تتوا، بڑھئی، تیلی حلوائی، ملاح، بیلدار، پاسبان، مسہر، چمار، دھوبی، پاسی، سبھی برادریوں کے لوگ آباد ہیں۔ نوکر پیشہ زیادہ تر شہروں میں رہتے ہیں۔ لیکن گھر آتے جاتے رہتے ہیں۔ بستی میں رہنے والے کاشتکاری میں لگے ہوتے ہیں۔

نسب نامہ شاہ امین الدین

(۱) عبد مناف (۲) ابوہاشم (۳) عبدالمطلب (۴) امام ابومسعود (۵) امام ابودین (۶) امام ابوسہیم (۷) امام ابولیث (۸) ابوزبیر (۹) امام ابوصیام (۱۰) امام ابوالقاسم (۱۱) امام ابوالفتح (۱۲) امام ابوبکر (۱۳) امام محمد تاج فقیہ (ہندوستان) آئے۔ ان کے فرزند شیخ عبدالعزیز (۱۵) شیخ جلال منیری (۱۶) مخدوم حضرت شیخ شعیب شیخپوری (۱۷) شاہ مظفر (۱۸) شاہ نظام الدین (۱۹) بندگی شاہ فیروز (۲۰) شاہ فخرالدین جلال (۲۱) شاہ شہاب الدین (۲۲) شاہ غلام مصطفیٰ (۲۳) شاہ شرف الدین کھاکھو بہاری۔ ان کے لڑکے (۲۴) شاہ امین الدین = بی بی رضیہ بنت سید محمد کامیاب پچنہ۔

شاہ امین الدین = بی بی رضیہ بنت سید محمد کامیاب بچہنہ

(۱) شاہ احمد حسین ، ان کی بیٹی امت النساء = شاہ امید علی (۲) شاہ یار علی انکے بیٹے شاہ امید علی ۔ شاہ فضل حسین ۔

شاہ فضل حسین = محل اولیٰ سے بی بی امت النسا زوجہ قاضی سید شمس الدین (اگانواں) لاولد دوسری بیٹی حسنیٰ = بیگہ (شیخپورہ)

(۱) فرزند علی (۲) ارشد علی (۳) خورشید علی (۴) محمود علی (۵) بی بی بدلن ۔

(۱) فرزند علی کی دختر قمر النساء = حکیم سید محمد طٰہٰ (بچہنہ) (۴) محمود علی کے محل اول سے مقصود علی ۔ محل دویم سے آمنہ ، میمونہ ، معصومہ ، معینہ (۵) بی بی بدلن کی اولاد ۔ نثار الحسن ، نور الحسن ، محمد یٰسین ، زہرہ ، حمید النساء ، کنیز فاطمہ ۔ نور الحسن کی اولاد ۔ ولی محمد ، مسعودہ خاتون ، ہاجرہ خاتون ، انجم آراء ، حسن ، سکینہ خاتون ، ہاجرہ خاتون = پروفیسر سید حسن (پٹنہ یونیورسٹی) پسر کنیز فاطمہ ۔

(۱) ماہ طلعت زوجہ شاہ مطیع الرحمٰن (۲) صغیر احمد ہمایون (۳) اکبر (۴) فیض احمد اصغر (۵) فیاض احمد افسر (۶) رفعت زوجہ پروفیسر مظفر اقبال (۷) سرفراز احمد کوثر ۔

شاہ محمد یٰسین کی اولاد :۔ معز الرحمٰن ، ام حبیبہ ، مبینہ خاتون ۔ جلال آراء ۔ مجیب الرحمٰن ، نظر الرحمن ، معینہ خاتون ، ذکیہ خاتون ۔

ام حبیبہ زوجہ قاضی سید عین الحق (اگانواں)

شاہ فضل حسین = بی بی زینت النساء (محل دویم) موضع انبہرہ ضلع مونگیر ۔

(۱) شاہ فضیلت حسین (۲) شاہ امیر الدین (۳) شاہ مہدی حسن (۴) شاہ العنت حسین ۔

(۵) وزیر النساء (۶) حکیم النساء۔

شاہ فضیلت حسین کی اولاد :۔ شاہ شرافت حسین = محل اولی رئیس النساء ان کی دو بیٹیاں :۔ (۱) زبیدہ خاتون زوجہ قاضی ظہیر الدین (اگانواں (۲) عابدہ خاتون زوجہ سید کاظم حسین (صادر گلی پٹنہ)۔ شاہ شرافت حسین = محل دوم کبریٰ خاتون (کنڈا) ان کے بیٹے شاہ زین العابدین۔ ان کی اولاد شکیلہ، آفتاب عالم۔ محل سوم بی بی حسنہ (لاولد)

شاہ امیر الدین = (۱) بی بی براتن (امر تھ) بن سے ایک بیٹی بی بی رسولن بخش حسین (بروئی)
= بی بی شبراتن بنت میر عبدالرحمن (ایکساری)

(۱) حاجی شاہ مختار احمد (۲) شاہ نور احمد (۳) شاہ نصیر الدین (۴) جمیل النساء (۵) وکیل النساء (۶) شکور النساء۔

(۱) شاہ مختار احمد = بی بی عزیز النساء بنت شیخ الطاف حسین منینڈہ مقیم جکبندرہ

(۱) شاہ مقبول احمد = بی بی طیبہ خاتون بنت سید نور الہدیٰ (باقر پور بانک) (۲) طاہرہ خاتون = سید (پروفیسر مولانا آزاد کالج کلکتہ یونیورسٹی) (انور حسین ابن سید امانت حسین (ترجھا شیخپورہ)

(۱) شہناز خاتون = شاہ حبیب الرحمٰن (بچنہ) (۲) شائستہ خاتون = سید نیاز احمد (کنڈا) (۳) (۳) توصیف احمد (فوت ۹ دن بعد) (۴) زینت خاتون = شاہ اشرف حسن (انبیر بہار) (۵) ڈاکٹر شاہ تحسین احمد (۶) فردوس جہاں خاتون۔
(ایم، بی، بی، ایس،)

طاہرہ خاتون بنت حاجی شاہ مختار احمد کی اولاد۔ انظار حسین، بلقیس،

نفیسہ، انصار حسین انجینیر جرمنی ، اظہار (فوت ایک سال بعد)

شہناز خاتون = شاہ حبیب الرحمٰن کی اولاد :۔ (۱) ساجد الرحمٰن (۲) عاطف الرحمٰن (۳) صوفیہ خاتون ۔

شائستہ خاتون = سید نیاز احمد ابن سید ابو ہاشم کی اولاد۔ اعجاز احمد

زینت خاتون = شاہ اشرف حسین ابن شاہ سید حسن کی اولاد ۔ (۱) نور العین (۲) عامر حسن (۳) شیبا (۴) دیبا ۔

شاہ نور احمد ولد شاہ امیر الدین = مانے کی اولاد۔ صغریٰ = شرف الہدیٰ (بروئی) محفوظ احمد (فوت بعمر ۱۲ سال)

شاہ نصیر الدین = بردی کی اولاد۔ مہر النساء = جواڑہ ۔ فہیم الدین = جموارہ ظفیر الدین (فوت)

جمیل النساء = تجلی حسین (مینیڈ لاولد) وکیل النساء = شاہ محمد حنیف (ترچھا سنجنورہ) کی اولاد ۔ محمد سلیم ، محمد علیم ، محمد حلیم ، سعیدہ ، عبیدہ ، زبیدہ ، معیدہ • شکور النساء = امیر الدین (چکندرہ) • شاہ مہدی حسین ولد شاہ فضل حسین = توصیفہ خاتون ۔ ابنہرہ کی اولاد (۱) شاہ ہادی حسن (۲) حاجی شاہ احمد حسین (۳) شاہ محمد عیسیٰ ، رئیس النساء ، امام باندی ، امت النساء ، سائرہ ★ شاہ ہادی حسن کی زوجہ جیبہ (ابنہرہ) ان کے لڑکے شاہ جامی حسین = جیبہ (امرتھ) ان کے تین بیٹے :۔ (۱) شاہ مطیع الرحمٰن (پروفیسر سید حسن ، پٹنہ کے داماد) (۲) اطیع الرحمٰن = شمیمہ (بانک) (۳) حبیب الرحمٰن (پروفیسر شاہ مقبول احمد کے داماد) ★ شاہ مطیع الرحمٰن کی اولاد :۔ تسنیم احمد ، طارق احمد ، فاطمہ ، صالحہ ، فیروز ★ شاہ اطیع الرحمٰن کی اولاد :۔ شاہینہ ، شاہدہ ، ندیم ، جاوید ، خالد حسین ★ حاجی شاہ احمد حسین = جمالی چک ، اولاد :۔ امام باندی = موڑھی ۔ اولاد ۔ شرف النساء

حیدرخانم ★ شاہ محمد حسین = (جالی چک) کی اولاد :- فضل حسین (فوت) اجمل حسین
آمنہ، راحت، دلآرا، سائرہ، گلشن، جگنو ★ شاہ عمر جمال شیبی بی، اے، بی ایڈ =
= (سیوے) اولاد :- ابوغزالی، ابومصعب، ابوبکر، حفیظہ، مہ جبیں، مہ لقا
★ شاہ محمد عیسٰی = (پتر ہٹہ) اولاد - شاہ محمد جنید. عارفہ، صبحہ، آصفہ، محمد قریش
محمد ادریس ★ خورشیدی بیگم = سید عبدالملک (شاہ پور) اولاد - سید افتخار احمد
رشدہ، بشریٰ، عذرا، نظرہ، ناصرہ ● افتخار احمد = (مہانند پور) اولاد -
شبانہ، رشدہ = سید امین الحق ناشاد - (بہار شریف) اولاد - ہمایون، ماجد
راشد، شیریں، حامد: اختری = یکیاری، انوری = بڈوسر، انظری = میرنگر
● علیم اللہ مقیم پچنہ - اولاد - واصف - ثاقب - زاہد - مسرت، شبنم امام باندی =
سید محمد شریف (کنڈا) اولاد - ابوظفر، حسن آراء، محمد یونس، صفیہ خاتون -
شاہ الفت حسین = جوارہ (لاولد) بی بی حکیم النساء = سید ظہور الحق (بارہ دری)
بہار ساکن پچنہ) :- اولاد :- [1] مناظر الحق، مظاہر الحق، ضیاء الحق، فہمیدہ بانو،
سائرہ بانو، نعیمہ بانو، امینہ بانو ● مناظر الحق = گیلانی اولاد - معظم، فہمیدہ
بانو = گیا اولاد - عاصم، شاہنواز، چندا، سائرہ = معین الدین چکندرہ
اولاد :- احتشام، امتیاز - وزیر النساء کی اولاد (۱) ابوالحسن، ان کا لڑکا کلیم
(۲) بشیر الحسن ان کا لڑکا نجم الحسن (۳) فصیح النساء = بنڈ - انکی اولاد - حبیب الحسن
مجیب الحسن، حسن عسکری، B.S.C ان کا لڑکا راغب حسن عسکری، ثاقب عسکری -
ایک لڑکی، نسیم الحسن

شاہ احمد حسین کی بیٹی - بی بی امت النساء زوجہ شاہ امید علی پچنہ
اولاد ولی النساء = شاہ ابوالحسن قادری (ہنوا) اولاد :- حکیم شاہ عبدالحق (نامی طبیب
ومصنف - خواجہ عبدالغنی نواب بہادر ڈھاکہ انکے یہاں بغرض علاج دو بار پچنہ آئے تھے

(۱) حکیم سید محمد ظہور الحق عرف حکیم طہٰ = قمر النساء (شیخپورہ) انکی اولاد زیب النساء، خیر النساء، شہود الحق = بارہ دری اولاد -

اور ماہ دو ماہ قیام فرمایا تھا) حکیم صاحب کے محل اول سے بیٹی عزیز النساء ان کے
بیٹے حکیم شاہ نیظر الحق۔ محل دویم بی بی اسیرن بچپنہ سے تمیز بانو، کنیز بانو، حسن بانو،
سراج الحق، حکیم شاہ منہاج الحق۔ تمیز بانو = شاہ لطیف حسین (دہنوا) اولاد
شاہ خلیل الرحمٰن عارف، جمیل الرحمٰن، فضل الرحمٰن، آمنہ، میمونہ، سکینہ، کنیز بانو =
بھاگلپور اولاد۔ وصی احمد، ولی احمد، نجمہ، نسیمہ، سراج الحق = ننند نانواں۔
اولاد۔ شاہ محمود الحق = ترچھا۔ ان کی اولاد: قدسیہ، صابرہ، عاصمہ، فخر الحسن
انوار الحسن، چاند، سدو۔ شاہ خلیل الرحمٰن = ہلدی۔ اولاد:۔ حامد قادری
ایم، اے، ڈاکٹر زاہد بی، ایس، سی۔ ایم، بی، بی، ایس۔ طیبہ = سید بدیع الرحمٰن (ہلدی)

<u>شجرہ حکیم سید عبد الحئی ہاتف</u> ۔ نانا شیخ نادر علی (میاں مقیم بچپنہ) ان کے
لڑکے:۔ عنایت علی، بی بی ببرد، بی بی صالحہ، دو اور لڑکیاں۔ عنایت علی کی اولاد
نیاز علی (بھتو) یاد علی، صاحبزادی۔ نیاز علی کی اولاد۔ اصغر علی، بی بی حفیظن، بی بی
انیس، بی بی مریم۔ بی بی انیس = میر ولایت حسین ان کا لڑکا محمد وزیر۔ بی بی مریم =
زوجہ ثانی میر ولایت حسین۔ ان کی اولاد۔ (۱) بی بی شہیدن (۲) حکیم سید عبد الحئی
ہاتف (مشہور شاعر) (بی بی خدیجہ محل اولی۔ ان کی اولاد۔ حکیم فخر الدین جن سے
نادرہ، سلطانہ، سید فیض ہاتف۔ نادرہ سلطانہ کی اولاد۔ رونق عظیم، آرزو انجمن۔
عندلیب احمد، فیض ہاتف کی اولاد۔ پرویز علی ہاتف، شبنم فیروزہ (سیماب پروین)
صبا نسرین۔

<u>میر نوازش حسین</u> (مینڈہ) کے بیٹے عبد الکریم = بنت حافظ سید لطافت حسین
(بچپنہ) اولاد:۔ منظور اللہ، فضل اللہ، رفیق اللہ، عبد الخالق۔ منظور اللہ کی اولاد
ابوظفر محمد یحییٰ واقف بہاری (مشہور شاعر) ابو المظفر وکیل۔ سید احمد، ابو صالح
محمد عارف، حافظ لطافت حسین داروغہ مقیم بچپنہ کے بیٹے داروغہ عبد الباسط ان کے

بیٹے غلام نبی، ماسٹر عبدالواسع، دختر شیخ یار علی، انکے بیٹے مبارک علی انکے بیٹے محمد سلیمان انکے بیٹے
محمد شعیب ان کے بیٹے محمد نعمان دو لڑکیاں۔ سید انور علی بیمچھتین۔ مقیم پچپنہ اولاد
ضمیر الدین، تمیز الدین، بی بی براتو سید ضمیر الدین محل اولیٰ اولاد۔ معین الدین، ۔
محی الدین، توحیدہ۔ محل دویم:۔ اولاد:۔ مجیب الدین، حکیم معز الدین، حافظ
سید نجم الدین، شرف الدین دختر سید مجیب الدین اولاد۔ حالی، بی اے، بی ایل وکیل
دو لڑکیاں۔ حکیم سید معز الدین اولاد شجاع الدین دو لڑکیاں۔ حافظ نجم الدین
اولاد شبو، خیرو، صفرو لڑکیاں۔ سید تمیز الدین اولاد احسان الدین اولاد مہر النساء
سید عالی قدر عبداللہ مصنف ترکیب درست۔ اولاد ارادن، فاطمہ، مریم، عبدالرحمٰن
عرف نظیر، عبدالسبحان۔ بی بی ارادن کی بیٹی دجیہن انکی بیٹی، شہر بانو۔ فاطمہ
اولاد، خدیجہ، فضہ۔ خدیجہ زوجہ دلدار حسین۔ اولاد مبین الدین، قمر النساء۔
مبین الدین اولاد معین الدین، محسنہ، حسینہ، نور جہاں، حسین۔ قمر النساء۔
زوجہ سید محمد اسحاق مختار، اولاد خیر النساء، نظیر الاسلام، مظہر الاسلام ۔
عبدالرحمٰن عرف نظر۔ محل اول۔ عبدالحیٔ ہیڈ ماسٹر۔ محل دوئم عزیز الرحمٰن،
حبیب الرحمٰن۔ سید عبدالحیٔ اولاد حسن عسکری گارڈ، جہاں آراء، سید ریاضت
حسین منصف گورکھپور۔ اولاد سید محمد ان کے بیٹے عبدالاحد۔ طیبہ زوجہ شجاع
الدین۔ عبدالسبحان محل اول اولاد سمیع احمد، وصی احمد، آمنہ، حسنہ، محل دوئم
اولاد۔ محمد عادل، حبو۔ سمیع احمد اولاد محمد ولی۔ وصی احمد محل اول۔ اسلم، بھولا
محل دوئم ضیاالدین لڑکی۔

ملک امیر حیدر وکیل۔ اولاد عبدالعظیم وکیل، محمد نعیم ناظر، محمد منعم مختار
عبدالحلیم وکیل، عبدالکریم وکیل، محمد اسمٰعیل وکیل، بی بی اقبال النساء
محمد نعیم ناظر اولاد۔ سلطان منظر، دختر۔ ماسٹر سلطان منظر اولاد:۔

راغب منظر، ثاقب منظر، غالب منظر، دختر۔ عبدالکریم وکیل = دختر ڈپٹی علاء الحق اوگانواں۔ اولاد عبدالودود داحسان، انعام الحق، شہود الحق، صابرہ، صیغرہ، ماسٹر عبدالودود احسن بی، اے :۔ اولاد۔ رضیہ خاتون ۔ داروغہ انعام الحق کے لڑکے پروفیسر کلام حیدری، مشہور ادیب وافسانہ نگار وصحافی (رسالہ آہنگ گیا، اخبار مورچہ گیا) کلام حیدری ان کی ایک لڑکی محمد اسمٰعیل وکیل اولاد عبدالسلام وکیل پٹنہ، عبدالمنان وکیل پورینہ، شمس العالم ،ابوالکلام ڈسٹرکٹ جج پٹنہ) ملک علی بخش رانکڑ اولاد۔ حاجی علی نظیر، حاجی علی کبیر (مشہور زمینداراں) حاجی علی کبیر۔ ملک عبدالرشید، ملک عبدالسلام، ملک عبدالرشید لڑکا ملک معیزالدین: ملک عبدالسلام اولاد ابوالکلام، خیرالانام، ابوالکلام محل اول بی بی جمراتن، محل دویم مجاہد الاسلام، ضیار مسعود، لڑکیاں ۔خیرالانام شادی استھانواں اولاد۔ ایک لڑکا تین لڑکیاں داماد ثاقب منظر۔

میر نجابت حسین محل اول ۔ بیٹے میر عبدالغنی ۔ اولاد محمد نور، غفورًا زوجہ نظیر الحق پوسٹ ماسٹر، بی بی کنیز محل دویم عبدالرحمن عرف نظیر۔ نظیر الحق پوسٹ ماسٹر ظہیر الحسن، ظفر الحق ۔ محمد آفاق، عبدالودود، دختر محل دویم زوجہ بی بی صغرہ اولاد وحیدن، محبوب حسین ۔ وحیدن اولاد مشتاق احمد ۔ محمد یعقوب ہیڈ مولوی سید مشتاق احمد اولاد انوار الحق ۔ فضل الرحمٰن ۔ محبوب حسین اولاد محمد مصطفٰے ساجدہ۔ ساجدہ زوجہ نظام الدین، اولاد قیام الدین ۔ امتیاز الدین ۔شمس الدین ریاض الدین ۔

موضع چکندرہ

شیوخ بارہ گواں میں چکندرہ کا شمار ممتاز بستیوں میں ہوتا ہے۔ یہ بستی بہت قدیم زمانہ سے دامن کوہ میں آباد ہے۔ شیخورہ سے چوارٹہ کی طرف جو سڑک جاتی ہے تقریباً دو میل کے بعد اسی سے ایک خام سڑک پچھم دکھن جانب چکندرہ کو گئی ہے۔ یہاں کی مجموعی آبادی ڈیڑھ ہزار نفوس پر مشتمل ہے جن میں تقریباً چالیس فیصدی مسلمان ہیں۔ اکثریت کا پیشہ کاشتکاری ہے۔ باقی صنعت و حرفت، تجارت اور نوکری سے لگے ہوئے ہیں یہاں کے قدیم باشندوں میں مولوی توحید اور نور صاحب کا خاندان کافی سر برآوردہ اور معتبر رہے۔ توحید تین بھائی تھے۔ ان کی دو شادیاں ہوئیں۔ پہلے محل سے۔ (۱) محمد نور ادریسر (۲) منجھلے مختار (۳) ڈاکٹر محمد یعقوب، تینوں کی شادیاں چچیری بہنوں سے ہوئیں۔ دوسرے محل سے قمر الدین وکیل • نور ادریسر کی شادی ہمشیرہ کلیم الدین سے ہوئی

• ڈاکٹر محمد یعقوب = عائشہ اولاد۔ (۱) محمد ایوب = ذکیہ خاتون بنت ڈاکٹر مجیب الرحمٰن مہونی (ان سے اولاد۔ جاوید صدیقی، شاہین محمد ایوب کی دوسری شادی از روشن آراد بنت ابوبکر چکندرہ • حسیب = بنت حکیم ذاکو (میر غیاث چک) صاحب اولاد ہیں • مجیبہ = بشیر الدین مہونی (صاحب اولاد ہیں، پاکستان چلے گئے) نسیمہ = عبدالحسیب کوڑی بیگہ (صاحب اولاد ہیں) • شمیمہ = محمد سمیع ولد حکیم ذاکو (میر غیاث چک • ابوظفر، ابونصر، ابوالخیر، ابوبکر، صالح، عائشہ (سب بھائی بہن حقیقی ہیں) ابوظفر کی پہلی شادی از قمر النساء بنت سالو مہونی۔ ان سے ایک لڑکی۔ دوسری شادی سہوڑہ ان سے ایک بیٹا تین بیٹیاں • ابونصر = رقیبہ بنت عبدالشکور پتھکار مہونی۔ اولاد (۱) محمد شعیب = بنت ابوعبیدہ وکیل مہونی (۲) جمیلہ = شعیب چڑھوا لواں (۳) تین اور لڑکے • ابوالخیر = آسیہ بنت عبدالحنان مہونی (پاکستان چلے گئے) ابوبکر = رضیہ بنت عبدالحنان مہونی۔ اولاد

روشن آرا ۔ (۲) چاند = بنت ابوظفر چکندرہ) ● صالح = سہوڑہ۔ ان سے تین لڑکے ● سلیم = رابعہ بنت محمد یٰسین مہرنی ۔ اولاد۔ اختری ۔ انوری، سلیم کی اور بھی شادیاں ہوئیں ● کلیم الدین نے بھی کئی شادیاں کیں ● قمرالدین وکیل = بنت نثار ادگانوان ۔ اولاد چار لڑکے ۲ لڑکیاں ● ان کے علاوہ غلام رسول اور محمد عاشق بھی کافی مشہور ہیں۔

۱۸۱۳ء میں شیخ یار علی (منیڈہ) کا ایک الگ خاندان چکندرہ جاکر آباد ہوا۔ شیخ یار علی کی شادی شیخ نادر علی (میاں مقیم بچینہ) کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ یار علی غریب بسر ہونے کے باعث سسرال میں مقیم ہو گئے۔ مالی دشواری اور خانگی اختلاف کی بنا پر یار علی کے بڑے لڑکے امام علی نے نواب حسین آباد کے بھائی موضع چکندرہ میں ۱۸۱۷ء میں ٹھیکہ داری حاصل کی، وہاں ان کو فروغ نصیب ہوا۔ اس وجہ سے مینڈہ یا بچینہ کے بجائے ان کا خاندان چکندرہ میں آباد ہو گیا، فی الحال چکندرہ میں یار علی کے خاندان کی چھٹی پشت ہے ● شیخ یار علی = بنت شیخ نادر علی کی اولاد۔ امام علی، مبارک علی، بخف علی، قادر علی، فقیر علی، نصیب النساء، مہتاب علی، شیخ منگن ● امام علی = امیر النساء (سیف اللہ چک ملکی) اولاد ۔ بی بی زہرہ بھوڑن = مولوی الطاف حسین (منسڈہ) ان کی اولاد۔ حاجی منیر الدین = کٹنی کول ۔ نظیر الدین = جموارہ، امیر الدین = بچینہ، قمر النساء = منسڈہ، فضیلت النساء = جوارڈہ، صدیقہ خاتون = ابہرہ، عزیز النساء = بچینہ ● حاجی منیر الدین کی اولاد ۔ ضمیر الدین پٹکاہ، حافظ بشیر الدین، بی بی نثار، بی بی کبریٰ ● نظیر الدین کی اولاد۔ ظفیر الدین، خلیل الدین، محمد یوسف، بی بی انیس، بی بی کلثوم ● امیر الدین کی اولاد۔ معین الدین، مبین الدین، امین الدین، جبو، سلمو ● فضیلت النساء کی اولاد۔ رشید الدین، فرید الدین ● صدیقہ خاتون کی اولاد عظیم الدین، نظام الدین خاتون، حمیدن، خدیجہ، جمیلہ، بی بی نصیب النساء = شفاعت علی (مینڈہ) کی اولاد۔ مولوی الطاف حسین (بھانجہ و داماد شیخ امام علی چکندرہ) ●

TARIKH-I-BARAH-GAWAN

(HISTORY OF 12 VILLAGES AND THEIR SUBURBS)

[From Bihar Sharif (Nalanda) to Shaikhpura (Monghyr)]

DR. MOJIBUR RAHMAN M. A. Ph. D., W. B. E. S.,

Prof. CALCUTTA UNIVERSITY

Price—Rs. 10-00